practice ministries™

Dads and Kids Together in God's Word.™

practiceministries.org

Practice Ministries

پریکٹس منسٹریز بائبل سٹڈی نصاب

مسیحی اپالوجیٹکس

اور

تفہیمِ بائبل مُقدس

فہرست

سیکشن (اول): بائبل مُقدس کے اسباق کا خلاصہ

سیکشن (دوم): بائبل مُقدس کے اسباق

سیکشن (سوئم): تفہیمِ بائبل مُقدس جوابات

سیکشن اوّل

بائبل مُقدس کے اسباق کا خلاصہ

اپالو جیٹکس (اعتذاریات)

سبق نمبر 1۔ مسیحی اپالوجیٹکس کا تعارف

بلکہ مسیح کو خداوند جان کر اپنے دلوں میں مقدس سمجھو اور جو کوئی تم سے تمہاری امید کی وجہ دریافت کرے اسکو جواب دینے کے لئے ہر وقت مُستعد رہو مگر حِلم اور خوف کے ساتھ 1 پطرس 3 آج کا سبق بیان کرتا ہے کہ مسیحت سے متعلق حقائق کو کسطرح شروع کیا جائے تا کہ مسیحت کی سچائیاں بہتر انداز سے جانی جاسکیں۔

سبق نمبر 2 مسیحت کے متعلق سچائی

جب وہ اپنی بھیڑوں کو باہر نکال چکتا ہے تو اُنکے آگے آگے چلتا ہے اور بھیڑیں اسکے پیچھے پیچھے ہو لیتی ہیں۔ کیونکہ وہ اسکی آواز پہچانتی ہیں۔ مگر وہ غیروں کی آواز نہیں پہچانتیں۔ یوحنا 4-5/10

خدا کے متعلق جاننا اور خدا کو جاننے میں بہت زیادہ فرق ہے۔ آج ہم مسیحت کی سچائیوں کو پیش کرنے سے متعلق مسائل کو کھولیں گے۔

بچوں کو یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ خدا کو جانا جا سکتا ہے۔

تفہیم بائبل مُقدس:۔ سبق نمبر 3۔ یہ شہادت کہ خدا موجود ہے۔

کیونکہ جو کچھ خدا کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ اُنکے باطن میں ظاہر ہے۔ اس لئے کہ خدا نے اُسکو اُن پر ظاہر کر دیا۔ کیونکہ اُسکی اَن دیکھی صفتیں یعنی اسکی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعے سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہے۔

یہاں تک کہ اُنکو کچھ عذر باقی نہیں۔ رومیوں 19-20/1

آج ہم اُن نشانوں کہ دیکھیں گے جو ہمیں بتاتے ہیں کہ خدا حقیقتاً موجود ہے۔

تفہیم بائبل مُقدس بچوں کوان تمام نشانیوں کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔جوخدا کی موجودگی سے متعلق ہیں۔

سبق نمبر4۔ کیا یسوع مسیح ہے۔

عبرانیوں. 19-20/1

اگلے زمانہ میں خدانے باپ دادا سے حِصہ اورطرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کرکے۔اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا۔

آج ہم وہ دعوے اوراُنکی سچائیوں کی حقیقت کو دیکھیں گے۔جو یسوع نے اپنے بارے میں کئے۔

تفہیم بائبل مُقدس بچوں کو مسیح کے دعوؤں اورانکی سچائی کو سیکھنے میں مدد دیتی ہے۔

تفہیمِ بائبل بچوں کو مسیح کے دعوؤں اورانکی سچائی کو سیکھنے میں مدد دیتی ہے۔

سبق نمبر5 ۔قیامت المسیح

1 کرنتھیوں20/15 ۰لیکن فی الواقع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔

۰آج ہم یسوع کے جی اُٹھنے کی شہادت کو جانیں گے۔

تفہیمِ بائبل مُقدس بچوں کو قیامت المسیح پرنظرِ ثانی ڈالنے میں مدددیتی ہے۔

سبق نمبر6۔قیامت المسیح کو بیان کرنا۔

متی 16-20/28اورگیارہ شاگردگلیل کےاس پہاڑ پر گئے جو یسوع نے اُن کے لئے مقرر کیا تھا۔اوراُنہوں نے اُسے دیکھ کرسجدہ کیا مگربعض نے شک کیا۔یسوع نے پاس آکراُن سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اورزمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔پس تُم جا کرسب قوموں کو شاگرد بناؤ اوراُنکو باپ اور بیٹے اوررُوح اُلقُدس کے نام سے بپتسمہ دو۔اوراُنکو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پرعمل کریں جن کا میں نے تُم کو حکم دیا اوردیکھو میں دُنیا کے آخرتک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔

اس بات کی وضاحت کرنے کے لئے کہ ایسٹرکی پہلی صبح قبر کیوں خالی تھی بہت سے نظریات پیش کئے گئے ہیں۔ہم اِن نظریات کو جانیں گےاور پھر بات چیت کریں گے کہ یہ کیوں غلط ہیں۔

تفہیمِ بائبل مُقدس بچوں کی مدد کرے گی کہ وہ قیامت المسیح کو بیان کرسکیں۔

سبق نمبر7۔ سبق1-4 کا اعادہ

1پطرس 3/15 بلکہ مسیح کو خداوند جان کراپنے دلوں میں مُقدس سمجھواور جو کوئی تُم سے تمہاری امید کی وجہ دریافت کرےاُسکو جواب دینے کے لئے ہروقت مستعد رہو مگر حلم اورخوف کے ساتھ۔

خلاصہ: مسیحی اعتذاریات کا تعارف۔ مسیحیت کی سچائیاں لوگوں کو بتانا۔ ہم کسطرح جانتے ہیں کہ یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے؟

قیامت المسیح کی شہادت۔

تفہیمِ بائبل مُقدس بچوں کی سبق 1-4 کے اعادہ میں مدد کرتی ہے۔

سبق نمبر 10 کیا بائبل مُقدس جو کچھ کہتی ہے درست ہے؟

2 پطرس 16:1 کیونکہ جب ہم نے تمہیں اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آمد سے واقف کیا تھا تو دغابازی کی گھڑی ہوئی کہانیوں کی پیروی نہیں کی تھی بلکہ خود اُسکی عظمت کو دیکھا تھا۔

آج ہم اس معقول شہادت کو دیکھیں کہ بائبل مُقدس آج بھی وہی ہے جیسے اسکا آغاز تھا۔

بائبل مُقدس کو جاننا۔ بچوں کو یہ جاننے میں مدد دیتی ہے کہ بائبل مُقدس میں کوئی تبدیلی نہیں۔

سبق نمبر 8۔ کیا بائبل مُقدس جو کہتی ہے درست ہے۔؟

2 تمتھیس 3: 14 ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے۔

تعلیم اور الزام اور اِصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے۔

بائبل مُقدس میں حیران کر دینے والے دعوے اور معقول شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ بائبل مُقدس جو کہتی ہے سچ ہے۔

بائبل مُقدس کو جاننا بچوں کو معاونت مہیا کرتی ہے۔ کہ وہ جان سکیں کہ بائبل مُقدس جو کہتی ہے سچ ہے

سبق نمبر 9۔ کیا بائبل مُقدس جو کہتی ہے وہ سچ ہے۔ پیشن گوئی کی تکمیل

یسعیاہ 40:3-5 پُکارنے والے آواز بیابان میں خداوندِ کریم کی راہ دُرست کرو۔ صحرا میں ہمارے خدا کے لئے شاہراہ ہموار کرو۔ ہر ایک نشیب اُونچا کیا جائے۔ اور تمام پہاڑ اور ہر ایک ٹیلا پست کیا جائے۔ اور ایک ٹیڑھی چیز سیدھی اور ہر ایک راہ ہموار کی جائے۔ اور خداوند کریم کا جلال آشکار ہوگا اور تمام بشر اُسکو دیکھے گا کیونکہ خداوند کریم نے اپنے منہ سے فرمایا۔

آج ہم پرانے عہد نامہ کی بہت سی پیشنگوئیوں کو جانیں گے۔ جو مسیح یسوع کی شخصیت میں درست ثابت ہوتی ہیں۔

تفہیم بائبل مُقدس:۔

بچوں کو بائبلی پیشنگوئی کو جاننے میں مدد دیتی ہے۔

سبق نمبر 11 سبق 8-10 کا اعادہ۔

2 تمتھیس 16:3 ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے۔ تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے۔ یہ شہادت کہ بائبل مُقدس سچی ہے۔ پیشنگوئی کی تکمیل۔ کل اور آج کی بائبل مُقدس کا موازنہ۔

تکمیل بائبل مُقدس۔سبق 8-10 کا اعادہ پیش کرتی ہے۔

سبق نمبر۔ 12 کیا صرف یسوع ہی خدا تک جانے کا راستہ ہے؟

اعمال 12:4 اور کسی دُوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جسکے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں۔

آج ہم مسیحت اور دوسرے مذاہب میں اہم فرق کو دیکھیں گے۔

تفہیم بائبل مُقدس: بچوں کو یہ جاننے میں مدد دیتی ہے کہ کیوں صرف یسوع ہی خدا تک جانے کا راستہ ہے۔

اور اس طرح یسوع سے شخصی تعلق کو قائم کرنا سیکھیں۔

سبق نمبر 13 بائبلی مسیحی کیا ایمان رکھتے ہیں؟

یوحنا 3- 16 کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشد یا تا کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

آج ہم بائبلی مسیحی کے ایمان کے تمام بنیادی عقائد کو جانیں گے بائبلی مسیحی یسوع مسیح کے متعلق تثلیث کے متعلق۔انسان کی ابدی زندگی۔گناہ۔نجات اور نجات حاصل کرنے کے متعلق کیا ایمان رکھتا ہے۔

تفہیم بائبل مُقدس: بچوں کو بائبلی مسیحت کے بنیادی عقائد کا اعادہ کرنے میں مدد دیتی ہے

سبق نمبر 14 یہودیت اور بائبلی مسحیت میں فرق۔

رومیوں 12:6-13 کیونکہ یہودیوں اور یونانیوں میں کچھ فرق نہیں۔اس لئے کہ وہی سب کا خداوند ہے اور اپنے سب دعا کرنے والوں کے لئے فیاض ہے۔کیونکہ جو کوئی خداوند کا نام لیگا نجات پائے گا۔

جہاں یہودیت اور مسحیت میں بہت سی باتیں مشترک ہیں وہاں چند بڑے اختلافات بھی موجود ہیں۔

تفہیم بائبل مُقدس یہودیت میں اختلافات کا اعادہ فراہم کرتی ہے۔

سبق نمبر 15 اسلام اور بائبلی مسحیت میں فرق۔

متی 11:28-30 ’اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔میں تم کو آرام دوں گا۔میرا جوا اپنے اوپر اٹھا لو اور مجھ سے سیکھو۔کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن۔تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی‘

اسلام پرانے عہد نامہ اور مسحیت کے عناصر کو ملاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ سچائی ہے۔تاہم بہت سی جگہوں پر یہ بائبل مُقدس کی تعلیم سے مختلف ہے۔ہم دیکھیں گے کہ کہاں سے یہ مشترک باتیں ختم ہوئی اور اختلاف شروع ہوتا ہے۔

تفہیم بائبل مُقدس: اسلام اور بائبلی مسیحت میں فرق

کلیسوں 2:8-10 ' خبردار کوئی شخص تم کو اُس فیلسوفی اور لاحاصل فریب سے شکار نہ کرے جو انسانوں کی روایت اور دنیوی ابتدائی باتوں کے موافق ہیں نہ کہ مسیح کے موافق '

آج ہم ہندومت اور بائبلی مسحیت میں فرق کو جانیں گے۔

تفہیمِ بائبل مُقدس: ہندومت اور بائبلی مسحیت میں فرق کو واضع کرتی ہے۔

سبق نمبر 17 مورمن اور بائبلی مسیحت میں فرق

یوحنا 1:1' ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔

آج ہم مورمن عقیدے کو جانیں گے اور مورمن اور بائبلی مسحیت میں فرق کو دیکھیں گے۔

تفہیمِ بائبل مُقدس مورمن اور بائبلی مسحیت کے فرق کو واضع کرتی ہے۔

سبق نمبر 18 یہواہ کے گواہ [یہواہ وِٹنس] اور بائبلی مسحیت میں فرق۔

یوحنا 20-28' توما نے جواب میں اُس سے کہا اے میرے خداوند اے میرے خدا '

آج یہواہ کے گواہوں کی تعلیم کو دیکھیں گے اور اگر چہ وہ اپنے آپ کو سچے مسیحی کہتے ہیں پھر بھی کیوں انکی تعلیمات بائبلی مسحیت سے مختلف ہیں۔

تفہیمِ بائبل مقدُس: یہواہ کے گواہوں اور بائبلی مسحیت میں فرق کو واضع کرتی ہے۔

سبق نمبر 19 مسیحی سائنس اور بائبلی مسحیت میں فرق

2 کرنتھیوں 4:4 ' یعنی اُن بے ایمانوں کے واسطے جن کی عقلوں کو اس جہان کے خدا نے اندھا کر دیا ہے تا کہ مسیح جو خدا کی صورت ہے اس کے جلال کی خوشخبری کی روشنی ان پر نہ پڑے '

آج ہم دیکھیں گے کہ کیونکہ مسیحی سائنس نہ تو مسیحی ہے نہ ہی سائنسی۔

تفہیمِ بائبل مُقدس مسیحی سائنس اور بائبلی مسحیت میں فرق کا اعادہ کرتی ہے۔

سبق نمبر 20 دنیاوی مذاہب

یوحنا کی انجیل 14:4 ' راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔'

آپ نے پچھلے چند اسباق میں کیا سیکھا ہے؟

تفہیمِ بائبل مُقدس مسیحت اور دنیاوی مذاہب اور مسیحی عقائد کے فرق کو واضع کرتی ہے۔

سبق نمبر 21 نئے دور اور بائبلی مسحیت میں فرق

واعظ 1:9-10 ’ جو ہوا وہی پھر ہوگا اور جو چیزیں بن چکی وہی ہے جو بنائی جائیگی اور دنیا میں کوئی چیز نئی نہیں۔ کیا کوئی چیز ایسی ہے جسکی بابت کہا جاتا ہے کہ دیکھو یہ تو نئی ہے وہ تو سابق میں ہم سے پیشتر کے زمانوں میں موجود تھی ‘

نیا دور کیا ہے۔ کچھ یہ کچھ وہ۔ لیکن ایک بات یقینی ہے کہ کچھ بھی نیا نہیں ہے۔

تفہیمِ بائبل مُقدس:۔ نئے دور اور بائبلی مسیحت کے فرق کی نظر ثانی کرتی ہے۔

سبق نمبر 22۔ تخلیق بمقابلہ ارتقاء (حصہ اول)

یوحنا کی انجیل 12:3۔ جب میں نے تم سے زمین کی باتیں کہیں اور تم نے یقین نہیں کیا۔ تو اگر میں تم سے آسمان کی باتیں کہوں تو کیونکر یقین کرو گے۔

آج ہم تخلیق بمقابلہ نظریہ ارتقاء کی سچائی کی معقول شہادت کو پیش کرنے کے لئے ایک سلسلے کا آغاز کریں گے۔

تفہیمِ بائبل مُقدس۔ بچوں کو کائنات کی تخلیق اور زمین پر زندگی کے متعلق بائبل مُقدس کی سچائیوں کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔

سبق نمبر 23۔ تخلیق بمقابلہ ارتقاء (حصہ دوم)

1 کرنتھیوں 33:14 " کیونکہ خدا ابتری کا نہیں بلکہ امن کا بانی ہے"۔

مشہور خیال ہے کہ نظریہ ارتقاء سائنس کی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ آج ہم اس معقول شہادت کو دیکھیں گے جو یہ بیان کرتی ہے کہ زندگی کے آغاز اور تخلیق کی حقیقت کے متعلق سائنسی انکشافات بائبل مُقدس میں بیان کردہ شہادتوں سے مختلف نہیں بلکہ اس سے متعلق ہیں۔

تفہیم بائبل مُقدس۔ بچوں کو یہ سیکھنے میں مدد دیتی ہے۔ کہ زندگی کے آغاز کے متعلق بائبل مُقدس کی سچائیوں اور سائنسی تحقیقات میں کوئی اختلاف نہیں۔

سبق نمبر 24۔ تخلیق بمقابلہ ارتقاء (حصہ سوم)

شہادت کا سیلاب

2 پطرس 6.5.3 خدا کے کلام کے ذریعہ سے آسمان قدیم سے موجود ہیں اور زمین پانی میں سے بنی اور پانی میں قائم ہے۔ ان کے ذریعہ سے اس زمانہ کی دنیا ڈوب کر ہلاک ہوئی۔

آج ہم وہ معقول شہادت پیش کریں گے جو سیلاب کے ذریعے سے بائبل مُقدس نے پیش کی۔

تفہیم بائبل مُقدس بچوں کو نوح کے طوفان کی حقیقت کی وضاحت میں مدد دیتی ہے۔

سبق نمبر 25 تخلیق بمقابلہ ارتقاء

" آپکا چچا بندر نہ تھا۔

پیدائش 25.1۔اور خدا نے جنگلی جانوروں اور چوپایوں کو اُنکی جنس کے موافق اور زمین کے رینگنے والے جانداروں کو انکی موافقت کے مطابق بنایا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔

آج ہم بات کریں گے کہ کیوں آپ اور آپ کے چچا بندر کی بدلی ہوئی شکل نہیں ہے۔

تفہیمِ بائبل مُقدس سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ کسطرح انسان بندر کی بدلی ہوئی شکل نہیں ہے۔

شکرگزاری کا خصوصی سبق

زبور۔2.1:105 "خدُاوند کا شکر کرو۔اس کے نام سے دعا کرو۔قوموں میں اسکے کاموں کا بیان کرو۔اس کی تعریف میں گاؤ۔اسکی مدح سرائی کرو۔اس کے تمام عجائب کا چرچا کرو۔"

آج ہم اپنی برکتوں کا حساب کریں گے اور پھر کچھ کریں گے۔شکرگزاری کریں۔

تفہیمِ بائبل مُقدس بچوں کو نئے انداز میں شکرگزاری کرنا سکھاتی ہے۔

کرسمس کا خصوصی سبق

لوقا کی انجیل۔31:1 اور دیکھ تو حاملہ ہوگی۔اور تیرا بیٹا ہوگا اس کا نام یسوع رکھنا۔

آج ہم بڑے دِن کی کہانی کو نئے انداز میں سیکھیں گے۔شروع سے آخر تک

تفہیمِ بائبل مُقدس بچوں کو کرسمس کے حقیقی معانی سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔

ایسٹر کا خصوصی سبق

یوحنا کی انجیل۔12:3. کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

اس سبق میں ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع کے ساتھ کیا ہوا۔خدا کے اکلوتے بیٹے کے ساتھ اس کے گرفتار ہونے کے دنوں سے لے کر اس کے میرے اور آپکی خاطر صلیب پر نجات کے کام کے دن تک۔

تفہیمِ بائبل مُقدس بچوں کو یسوع کی قربانی کی اہمیت کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔

دعا کا خصوصی سبق۔

2 تواریخ7-14 تب اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے ہیں خاکسار بنکر دعا کریں اور میرے دیدار کے طالب ہوں۔اور اپنی بُری راہوں سے پھریں تو میں آسمان پر سے سُنکر انکا گناہ معاف کرونگا اور انکے ملک کو بحال کروں گا

ہم آج سیکھنے کی بجائے ایک کام کریں گے۔ہم اپنے سبق کا وقت خدا کے حضور دعا میں گزاریں گے جس نے ہمیں خلق کیا اور محفوظ رکھا تاکہ ہم اپنے ملک کے لوگوں کو خدا کے پاس لا سکیں۔

تفہیمِ بائبل مُقدس بچوں کواپنے ملک کےلوگوں کے لئے دعا کی دعوت دیتی ہے۔

گواہی کا وقت

یوحنا کی انجیل 25:9 ایک بات جانتا ہوں کہ میں اندھا تھا اب بِینا ہوں۔

یسوع مسیح کسطرح آپکی زندگی میں آیا اپنی زندگی کی یہ گواہی دینا بعض اوقات مشکل لگتا ہے۔شاید آپ خوفزدہ ہوں کہ آپ گواہی دینے میں ناکام ہوسکتے ہیں آپ کے پاس الفاظ نہ ہوں۔لیکن جب یسوع کی گواہی آپ کے اندر ہوگی۔اورآپ کی گواہی کسی شخص کی زندگی میں یسوع مسیح کی خوشخبری کا جنم لے سکتی ہے۔

تفہیم بائبل مُقدس آپ کوگواہی کے خیالات تجاویز اور بنیادی نکات مہیا کرتی ہے۔

سبق نمبر 1 مسیحی اپالوجیٹکس کا تعارف

آج کے سبق کی سنہلی آیت:

1 پطرس 15:3 ' بلکہ مسیح کوخداوندجان کر اپنے دلوں میں مُقدس سمجھواور جوکوئی تم سےتمہاری امید کی وجہ دریافت کے اسکوجواب دینے کے لئے ہروقت مُستعد رہومگر حِلم اورخوف کےساتھ'

سبق کا مقصد:مسیحت کی سچائی کوپیش کرنا سیکھنا

زیرِغورسوال:۔

مسیحت کی سچائی پرآپ کیوں یقین رکھتے ہیں؟

مسیحی اپالوجیٹکس کا تعارف

' بلکہ مسیح کوخداوندجان کر اپنے دلوں میں مُقدس سمجھواور جوکوئی تم سےتمہاری امید کی وجہ دریافت کےاسکوجواب دینے کے لئے ہروقت مُستعد رہومگر حِلم اورخوف کےساتھ'

سوال۔اپالوجیٹکس کیا ہے؟

اپالوجیٹکس وضاحت کرنے کا ایک طریقہ ہے کہ آپ کیا یقین رکھتے ہیں اور کیوں یقین کرتے ہیں؟

اپالوجیٹکس حقائق کوپیش کرنے کاایک طریقہ ہےتا کہ سچائی کوجانا جاسکے۔

سوال۔مسیحی اپالوجیٹکس کیا ہے؟

مسیحی اپالوجیٹکس مسیحت کے متعلق حقائق کوپیش کرنا ہےتا کہ مسیحت کی سچائیوں کوجانا جاسکے۔

سوال۔مسیحت کی سچائی کوپیش کرنے کاعلم آپ کوکیسے فائدہ دیتا ہے؟

مسیحیت کی سچائی کو پیش کرنے کا علم:

*مسیحیت کی سچائی کو سمجھنے اور جاننے میں آپ کی مدد کرتا ہے۔

*مسیحیت کی سچائی کو دوسروں کو بتانے میں آپکی مدد کرتا ہے۔

* آپکو مسیحی ایمان میں اعتماد بخشتا ہے کیونکہ مسیحیت کی بنیاد معقول، عقلی شہادت پر ہے۔

مسیحیت کے متعلق سچائی کو سمجھنا۔

یوحنا کی انجیل 4:14 راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ مسیحیت کی سچائی اور مسیحیت کے متعلق سچائی کو سمجھنے کے لئے ہمیں چند اصطلاحات کو جاننے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہمارے مطالعہ کے دوران جب یہ اصطلاحات ہماری گفت وشنید میں آتی ہیں ہماری وضاحت ویسی ہی ہونی چاہیے۔

مسیحی اور مسیحیت:

سوال: مسیحی کون ہے؟ ایک مسیحی وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی کے دروازے کو یسوع مسیح کے لئے کھول دیا ہے اور اُسے نجات دہندہ قبول کرتے ہوئے دل میں آنے کی دعوت دی ہے۔

ایک مسیحی کو مکمل یقین اور اعتماد ہوتا ہے کہ خدا کے گھرانے کا حصہ بننے کا واحد راستہ یسوع کے کفارے کو ماننا ہے۔

سوال: مسیحیت کیا ہے؟

مسیحیت ایک مسیحی کی رہنمائی ہے جس میں اسے رُوح القدس سے تقویت ملتی ہے اور وہ یسوع کی تعلیم کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔

مسیحیت کے متعلق دو باتوں کو یادرکھنا ضروری ہے۔

* آپ مسیحیت کو کر نہیں سکتے۔ آپ کا پیدائش کا تجربہ ثانوی حیثیت نہیں رکھتا۔ حقیقت میں پیدا ہونے کے عمل سے گزرے بغیر مسیحی نہیں ہو سکتے۔

* آپ مسیحیت میں شمولیت اختیار نہیں کر سکتے۔

مثال کے طور پر آپ بوائے سکاوٹ میں شامل ہوتے ہیں اور بینڈ کے رکن بن جاتے ہیں لیکن کسی طرح میں یا کسی تنظیم میں شمولیت سے آپ مسیحی نہیں بن سکتے۔

مسیحیت مسیحی بننے سے آتی ہے۔

سچائی کے متعلق سچائی۔

یوحنا-8-31-32 اگر تم میرے کلام پر قائم ہو گے تو حقیقت میں میرے شاگرد ٹھہرو گے اور سچائی سے واقف ہو نگے اور سچائی

تمکو آزاد کریگی۔

سوال۔ جب ہم کہتے ہیں کہ اس بات میں سچائی ہے اسکا کیا مطلب ہے۔؟

جو سچ ہے وہ حقیقت ہے اور حقائق قابلِ اعتبار اور بالکل درست ہوتے ہیں۔

سوال۔ سچائی کیا ہے؟ سچائی جھوٹ کا متضاد ہے۔ سچائی وہ راستہ ہے جسکے ذریعے معلوم ہوتا کہ حقیقتاً کچھ موجود ہے۔

سچائی کے متعلق اور سچائی کی نوعیت کے متعلق سمجھنے کے لئے درج ذیل اصولوں کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔

* سچائی کو جانا جاسکتا ہے۔ چونکہ سچائی کو کسی حد تک جاننا انسان کے بس میں ہے۔

* سچائی خالص ہے دوسرے لفظوں میں حقیقی راستہ ایک ہی ہے۔ مثال کے طور پر ٹریفک اشارے پر ایک ہی وقت میں سبز اور لال بتی نہیں روشن ہو سکتی۔

* جو کچھ سچ ہے وہ ہمیشہ کے لئے سچ ہے جیسے کہ ۲ جمع ۲ ہمیشہ ۴ ہی ہوتا ہے۔

* جو کچھ سچ ہے تمام لوگوں کے لئے تمام جگہوں پر تمام وقتوں کے لئے سچ ہی ہے۔

* اس میں فرق ہے کہ سچ ہے اسکو لوگ کیسے سچ لیتے ہیں جیسے کہ ایک وقت تھا کہ لوگ سوچتے تھے کہ زمین ہموار ہے۔ لیکن اس سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی کہ زمین ہمیشہ سے ہی گول ہے۔

* اس سے فرق پڑ سکتا ہے کہ کیا سچ ہے اور لوگ کیا چاہتے ہیں کہ سچ ہو جیسے کہ یسوع خدا ہے۔ وہ مذہبی لوگ جو مسیحی نہیں ہیں وہ اس کو ماننا نہیں چاہتے کہ یسوع خدا ہے۔

* حقائق حقائق ہی ہوتے ہیں اس سے فرق نہیں پڑتا کہ لوگ اس کو کسطرح اس پر یا اس کے بارے میں یقین کرتے ہیں۔

* سچائی ہمیشہ باطل کے متضاد ہے۔

* جو بھی چیز سچائی کے اُلٹ ہے غلط / جھوٹ ہے۔

سوال: چونکہ سچائی کا اُلٹ جھوٹ ہے اور اگر خدا کے متعلق مسیحی نظریہ درست ہے تو خدا کے متعلق دوسرے تمام مخالف خیالات / نظریات کیا ہیں خدا کے خلاف تمام خیالات جھوٹے ہیں۔ اس لیے اگر مسیحی خیال درست ہے ہم اس کے متعلق یقینی رویہ رکھ سکتے ہیں کہ:

* بائبل مُقدس کا خدا وجود رکھتا ہے۔

* یسوع خدا کا ابدی بیٹا ہے۔ موعودہ مسیح جس کے متعلق بائبل مُقدس بتاتی ہے۔

* بائبل مُقدس حق ہے۔

* خدا کے ساتھ شخصی تعلق قائم کرنے کے لئے یسوع واحد راستہ ہے۔

ہر کوئی ماننا چاہتا ہے کہ جو اس کا عقیدہ ہے درست ہے۔ خاص کر جب یہ خدا کے متعلق ہو۔
اگلے چند اسباق میں ہم معقول، عقلی شہادت سے مسیحت کی حقیقت کو مانیں گے۔

سبق نمبر 2 مسیحت کے متعلق حقیقت

آج کی سنہلی آیت۔

کلسیوں 15:1 ' وہ ان دیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔'

سبق کا مقصد۔ سیکھنا شروع کرنا کہ مسیحت کی حقیقت کو کیسے پیش کیا جائے۔

گفتگو کا سوال:

مجھے خدا کے متعلق کچھ بتائیں۔ اُسے جاننے کے لئے بہترین طریقہ کیا ہے؟

مسیحت کے متعلق حقیقت

یوحنا کی انجیل 10:1-5 "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی دروازہ سے بھیڑ خانہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اور کسی طرف سے چڑھ جاتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے لیکن جو دروازہ سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے اسکے لئے دربان دروازہ کھول دیتا ہے اور بھیڑیں اسکی آواز سنتی ہیں اور وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام بلا کر باہر لے جاتا ہے۔ جب وہ اپنی سب بھیڑوں کو باہر نکال چکتا ہے۔"

سوال۔ یہ حوالہ آپ کو چرواہے کے متعلق کیا بتاتا ہے؟ چرواہا اپنی بھیڑوں کو نام بنام جانتا ہے۔

سوال۔ بھیڑیں اپنے چرواہے کو کیسے جانتی ہیں؟

بھیڑیں اپنے چرواہے کو نانتی اور اس کی آواز پہچانتی ہیں۔

سوال۔ ہم کسطرح خدا کے بارے جان سکتے ہیں؟ اور خدا کو شخصی طور پر جانتے ہیں؟

یسوع کے وسیلہ ہم خدا کو جانتے ہیں اور اسی طرح ہم خدا کو شخصی طور پر جانتے ہیں۔

خدا نے اچھے چرواہے مسیح یسوع کے ذریعے اپنے آپکو ہم پر ظاہر کر دیا ہے۔ کلسیوں 15:1 "وہ ان دیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔"

سوال۔ یہ ایمان رکھنا کہ یسوع مسیح ہے اور یسوع کو بطور مسیح ماننے کے عقیدے میں کیا فرق ہے؟

یہ ایمان رکھنا کہ یسوع مسیح ہے یہ تسلیم کرنا ہے کہ یسوع مسیح دنیا کا نجات دہندہ ہے۔ یسوع مسیح پر ایمان، یسوع پر اس کے کفارے پر اور ہمیشہ کی زندگی دینے پر اعتماد کرنا ہے۔

مسیحت کی سچائی کے بارے لوگوں کو بتانا اگر آپ مانتے ہیں تو یہ آپ کے لئے مفید ہوسکتا ہے لیکن کسی شخص کو آپ یہ ایمان دے

سکیں کہ یسوع ہی مسیح ہے (خدا کا برگزیدہ جو انسان کا خدا کے ساتھ ملاپ کروائے گا) اس اُمید کے ساتھ کہ وہ شخص (عورت ہو یا مرد) مسیح کو اپنا نجات دہندہ مانے۔

یسوع مسیح پر ایمان رکھنے کو سمجھنے کے لئے ایک مثال سود مند ہے۔

آپ کو اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ پائلٹ آپکو ایک جگہ سے دوسری جگہ بحفاظت پہنچادے گا۔

یہ اور بات ہے کہ آپ واقعتاً جہاز میں سوار ہوتے ہیں اور جہاز اُڑانے کے لئے اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ جہاز پر سوار ہونے اور پائلٹ پر اعتماد کہ وہ آپکو وہاں پہنچائے گا جہاں آپ جا رہے ہیں ایسا ہی ایمان، اعتماد مسیحی بننے کے لئے بھی ضروری ہے۔

یوحنا 16:3 کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا تا کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

جب آپ کو مسیحت کی سچائی کو پیش کرنا ہے اس کے لئے چند باتیں جاننا اور یاد رکھنا ضروری ہیں۔

* مسیحی سچائی کو پیش کرنا ایسے ہی ہے جیسے کسی کو پانی کا گلاس دینا۔ آپ اس کو صرف گلاس دے سکتے ہیں۔ یہ اس شخص پر منحصر ہے کہ وہ پانی پیتا ہے یا نہیں۔

* ہم یسوع کا بطورِ نجات دہندہ کے لوگوں کو صرف بتا سکتے ہیں۔ یسوع پر ایمان لانا ہر شخص کی اپنی منشا پر ہے۔ حتیٰ کہ خدا بھی لوگوں کو ان کی مرضی کے خلاف مجبور نہیں کرتا کہ وہ اِسے قبول کریں۔

* جب آپ لوگوں کو مسیحی سچائی بتاتے ہیں ان میں سے کچھ لوگ یسوع کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند کے طور پر قبول کرلیں گے اور اس پر تکیہ کریں گے۔ بائبل مُقدس کہتی ہے گلتیوں 9:4 "ہم نیک کام کرنے میں ہمت نہ ہاریں کیونکہ اگر بے دل نہ ہوں گے تو عین وقت پر کاٹیں گے"۔

* کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کلام قبول نہیں کرتے۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے یوحنا 40:5 "پھر بھی تم زندگی پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے"۔

مسیحی ایمان پر اعتقاد کرنا

زبور 5:71 " کیونکہ اے خداوند خدا! تُو ہی میری امید ہے۔ لڑکپن سے میرا توکل تجھ ہی پر ہے"۔

مسیحی سچائی کی بنیاد معقول، عقلی شہادت پر ہے۔ مسیحی سچائی کی شہادت قائم رہتی ہے حتیٰ کہ آپ مسیحت کے متعلق شکوک و شبہات کا شکار ہوں یا آپ سے ایسے سوالات پوچھے جائیں جن کا آپ جواب نہ دے سکتے ہوں۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے 1 کرنتھیوں 14:2 " مگر نفسانی آدمی خدا کے رُوح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اسکے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ

انہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں"۔
سوال۔ کچھ لوگ مسیحت کی سچائی کو کیوں قبول نہیں کرتے؟ کچھ لوگوں کو ٹھیک طور سے سکھایا نہیں جاتا۔ کچھ لوگ ہیں جن کو کبھی خدا کے بارے میں بتایا ہی نہیں گیا۔ کچھ ایسے ہیں جو قبول کرنا ہی نہیں چاہتے۔
ہمارا صرف اتنا کام ہے کہ ہم لوگوں کو پانی کا گلاس دیں۔ رُوح القدس کا کام ہے وہ انکو اسے پینے کے لئے قائل کرے۔ اور ایک ہتھیار جس کے زریعے رُوح القدس لوگوں کو مسیحت کی سچائی کو جاننے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ وہ انجیل مُقدس کی مناسب اور پرتاثیر وضاحت کے لئے منتخب کرتا ہے۔ اور ہوسکتا ہے کہ وہ شخص آپ ہوں۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے۔
2 تمتھیس 2:24-26 اور مناسب نہیں کہ خداوند کا بندہ جھگڑا کرے بلکہ سب کے ساتھ نرمی کرے اور تعلیم دینے کے لائق اور بُردبار ہو۔ اور مخالفوں کو حلیمی سے تادیب کرے۔ شاید خدا انہیں توبہ کی توفیق بخشے تاکہ وہ حق کو پہنچانیں اور خداوند کے بندے کے ہاتھ سے خدا کی مرضی کے اسیر ہوکر ابلیس کے پھندے سے چھوٹیں۔
سوال۔ ہمیں کس طریقے سے لوگوں کو مسیحت کی سچائی پہچانی چاہیے؟
ہمیں حلیمی اور تحمل کے ساتھ تعلیم و تربیت کرنی چاہیے۔
سوال۔ اس آیت کے مطابق لوگ کسطرح ہماری تعلیم کے زریعے مسیحت کی سچائی کو جان پائیں گے؟
خدا ہی ہے جو تمہیں سچائی کے علم کی طرف راغب کرے گا۔
بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے پاس مسیحت کے متعلق بہت سے سوالات ہوتے ہیں جن کے جوابات دینا آسان نہیں ہوتا۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ کوئی خاص سوال جسکا جواب آپ کے لئے مشکل ہو اسکا مطلب یہ نہیں کہ اسکا جواب موجود ہی نہیں۔
بائبل مُقدس فرماتی ہے۔ استثناء 29:29 "غیب کا مالک تو خداوند یا ہمارا خدا ہی ہے پر جو باتیں ظاہر کی گئی ہیں وہ ہمیشہ تک ہمارے اور ہماری اولاد کے لئے ہیں"۔
سوال۔ ہمارے پاس ہر سوال کا جواب کیوں نہیں ہوتا؟
ہمارے پاس ہر سوال کا جواب اس لئے نہیں ہوتا کیونکہ خدا نے مکمل طور پر ہر بات ہم پر ظاہر نہیں کی۔ ہمارا علم کامل نہیں۔
ہمارے ایمان کی ٹھوس بنیاد کے لئے کافی شہادت موجود ہے۔ یسوع مسیح کی بنیاد شہادت پر ہے اور یہ شہادت سچی ہے۔ یسوع نے کہا "راہ حق اور زندگی میں ہوں۔" یوحنا 14:4 کیونکہ مسیحی ایمان سچا ہے۔ لوگ اس ایمان کو دیکھتے ہیں اور اس پر مشکل سے مشکل سوالات کرتے ہیں اور مسیحی سچائی پر حرف نہیں آسکتا۔
اگلے چند اسباق میں ہم یہ منطقی، معقول شہادت پیش کریں گے کہ
* خدا موجود ہے۔

*یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔

* کلام مُقدس (بائبل) سچائی کی کتاب ہے۔

سبق نمبر 3 نشانیاں یا بے نشان

شہادت کہ خدا موجود ہے۔

دوہرائی کا کام۔سوالات اور یاد کرنے کی آیت۔

آج کی سنہلی آیت۔

رومیوں 1:19-20 " کیونکہ جو کچھ خدا کی نسبت معلوم ہوسکتا ہے وہ اُنکے باطن میں ظاہر ہے اس لئے کہ خدا نے اسکوان پر ظاہر کر دیا۔کیونکہ اس کی ان دیکھی صفتیں یعنی اسکی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے زریعہ سے معلوم ہوکر صاف نظر آتی ہیں یہاں تک کہ کچھ عذر باقی نہیں۔

سبق کا مقصد۔معقول شہادت پیش کرنا کہ خدا موجود ہے۔

بات چیت کا سوال۔

اس صبح آپ نے ناشتے میں کیا لیا؟ کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں جو آپ نے کھایا؟ کسطرح ثابت کریں گے؟

تعارف۔

سوال۔کیا خدا وجود رکھتا ہے؟

ہاں۔

سوال۔کیا آپ اسے ثابت کر سکتے ہیں؟

ہاں۔نہیں۔شائد۔میں نہیں جانتا/جانتی

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ خدا وجود نہیں رکھتا۔لیکن یہ کہنا کہ کوئی خدا نہیں اس کا مطلب ہے کہ آپ کے پاس اس بارے میں پورا علم ہے کہ خدا وجود نہیں رکھتا۔اور اگر آپ کے پاس علم کُل ہے ٹھیک۔پھر تو آپ خدا ہوئے۔اس لئے اگر آپ کے پاس تمام علم ہے یہ کہنے کے لئے کہ کوئی خدا نہیں (جس کا یہی مطلب ہے کہ آپ خدا ہیں) اور چونکہ میں آپ کے وجود کو دیکھ سکتا ہیں تو پھر آپ کا یہ بیان کہ کوئی خدا نہیں مبالغہ خیز بات ہے۔اس لئے خدا کی موجودگی سچ ہے۔

ہم نے اپنے پچھلے سبق میں سیکھا کہ کسی بھی چیز کی اور خدا کی سچائی کو کسی حد تک ناننا ممکن ہے۔چونکہ خدا کی موجودگی سچ ہے اور یہ معقول بات ہے کہ خدا کے متعلق سچائی کو جانا جا سکتا ہے تب یہ مناسب بات ہے کہ اس میں شہادت پائی جاتی ہے کہ خدا وجود رکھتا ہے۔اس سے پہلے کہ ہم اس شہادت کی طرف بڑھیں کہ خدا وجود رکھتا ہے آپ کو اس اہم نقطے کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔

خدا کو سائنسی طور پر ثابت کرنا ممکن نہیں۔

سوال۔ خدا کو سائنسی طور پر کیوں ثابت نہیں کیا جا سکتا؟

کیونکہ کسی بھی چیز کو سائنسی طور پر ثابت کرنے کے لئے مناسب حالات اور شرائط کی ضرورت ہوتی ہے۔ سائنسی ثبوت قابلِ مشائدہ قابلِ اعادہ اور قابلِ پیمائش ہونو چاہیے۔ اس کے لئے ایک مثال درج زیل ہے۔

سوال۔ کیا آپ نے کبھی ایک پاؤنڈ محبت دیکھی ہے یا ایک فٹ عدل یا ایک اونس سچائی دیکھی ہے؟

نہیں۔

سوال۔ کیا محبت، عدل اور سچائی کا وجود ہے؟

یقیناً۔ لیکن محبت، عدل، اور سچائی سائنسی مقداروں میں قابلِ پیمائش نہیں ہیں اور نہ ہی خدا۔

ہمیں شہادت فراہم کرنے کے لئے دوسرے طریقے ڈھونڈنے چاہیں۔

سوال۔ دوبارہ بات چیت کے سوال پر غور کریں۔ کیا آپ سائنسی طور پر ثابت کر سکتے ہیں کہ آپ نے ناشتے میں کیا لیا؟

نہیں۔

سوال۔ چونکہ آپ سائنسی طور پر یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ آپ نے ناشتے میں کیا کھایا؟ آپ اس کے لئے کیا شہادت دیں گے؟

جب خدا کی موجودگی کی بات آتی ہے۔ خدا کو سائنسی طور پر ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

سوال۔ کیا خدا موجود ہے اس کے لئے بہترین شہادت کیا ہوگی؟

عینی شاہد کا بیان۔ اس بیان کو سنیں

خروج 19:16-19۔ جب تیسرا دن آیا تو صبح ہوتے ہی بادل گرجنے اور بجلی چمکنے لگی اور پہاڑ پر کالی گھٹا چھا گئی اور قرنا کی آواز بہت بلند ہوئی اور سب لوگ ڈیروں میں کانپ گئے۔ اور موسیٰ کو خیمہ سے باہر لایا گیا کہ خدا اسے ملے اور وہ پہاڑ سے نیچے آ کھڑے ہوئے۔ اور کوہِ سیاہ اوپر سے نیچے تک دھواں سے بھر گیا کیونکہ خداوند شعلہ میں ہو کر اترا اور دھواں تنور کے دھویں کی طرح اوپر کو اُٹھ رہا تھا اور وہ سارا پہاڑ زور سے ہل رہا تھا اور جب قرنا کی آواز نہایت ہی بلند ہوتی گئی تو موسیٰ بولنے لگا اور خدا نے آواز کے زریعے سے اسے جواب دیا۔

خروج۔ 20-1-3 "اور خدا نے سب باتیں فرمائیں کہ خداوند تیرا خدا جو تجھے مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا میں ہوں۔ میرے حضور تو غیر معبود کو نہ ماننا"۔

گرج اور چمک گھرے بادل اور دھواں پہاڑ کا بُری طرح ہل جانا اور قرنا کی بلند آواز میں خدا بولا ہزاروں اسرائیلی جنھوں نے اپنے اپنے درمیان اس دن خدا کی موجودگی اور طاقت کو دیکھا ان کے پاس خدا کی موجودگی پر یقین کرنے کے لئے وجہ موجود

تھی۔اسرائیلیوں نے اپنی آنکھوں سے خدا کی موجودگی کی شہادت کو دیکھا۔

سوال۔آج کے متعلق کیا ہے؟ آج خدا کو پہاڑ کی چوٹی پر دیکھنا کیسا ہے؟ آپ کیا کہیں گے اگر کسی نے آپ سے خدا کی موجودگی کے متعلق دریافت کیا ہو؟

مسیحی اپالوجیٹکس کا تعارف

رومیوں:1-19-20 " کیونکہ جو کچھ خدا کی نسبت معلوم ہوسکتا ہے وہ انکے باطن میں ظاہر ہے۔اس لئے کہ خدا نے اسکو ان پر ظاہر کر دیا کیونکہ اس کی اندیکھی صفتیں یعنی اسکی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعہ سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں یہاں تک کہ انکو کچھ عذر باقی نہیں"۔

سوال۔خدا نے اپنے آپکو جاننا آسان بنا دیا ہےاس کے متعلق بائبل مُقدس کیا کہتی ہے؟

اپنی تخلیق کے ذریعے بائبل مُقدس فرماتی ہے کہ آپکو صرف اپنے اردگرد دیکھنا ہےاور پھر کوئی عذر نہیں کہ آپ خدا کی موجودگی کا یقین نہ کریں۔اس لئے آئیں ہم اپنے اردگرد کا مشاہدہ کریں اور خدا کی موجودگی سے متعلق نشانات/ شہادتیں دیکھیں۔

کائنات کی ترتیب:

زبور19:1-4 " آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہےاور فضا اسکی دستکاری دکھاتی ہے۔دن سے دن بات کرتا ہےاور رات کو رات حکمت سکھاتی ہے۔نہ بولنا ہے نہ کلام نہ انکی آواز سنائی دیتی ہے اسکے سُر ساری زمین پر اور انکا کلام دنیا کی انتہا تک پہنچتا ہے"۔

سوال۔خدا کی موجودگی کے ثبوت کے لئے آپ کائنات میں سے اسکی کیا شہادت دے سکتے ہیں؟

کائنات کی ترتیب:

* کائنات ان سرگرمیوں سے بھری پڑی ہے جو واقعات کا سلسلہ بناتی ہیں۔سیارے ستاروں کے گرد گردش کرتے ہیں، چاند سیاروں کے گرد کرتے ہیں۔دم دار ستارے خلا میں ایک ترتیب میں ہیں۔ستارے بنتے ہیں ستارے ٹوٹتے ہیں۔

*اس لئے کائنات کا ایک سبب ہے۔اسکی ابتداء۔

* آخر کار ہم اس ہستی تک پہنچ جاتے ہیں جو ابتداء میں موجود تھی۔جس کو ہم خدا کہتے ہیں۔

زمین کا نمونہ۔

امثال 8:25-29 "میں پہاڑوں کے قائم کئے جانے سے پہلے اور ٹیلوں سے پہلے خلق ہوئی جبکہ اس نے ابھی نہ زمین کو بنایا تھا نہ میدانوں کو اور نہ زمین کی خاک کی ابتداء تھی۔جب اس نے آسمان کو قائم کیا میں وہیں تھی۔جب اس نے سمندر کی سطح پر دائرہ کھینچا جب اس نے اوپر افلاک کو استوار کیا اور گہراؤ کے سوتے مضبوط ہو گئے جب اس نے سمندر کی حد ٹھہرائی تا کہ پانی اس

کے حکم کو نہ توڑے"۔
سوال۔زمین کے متعلق وہ کونسی شہادت ہے جو بتاتی ہے کہ خدا موجود ہے؟
زمین کا نمونہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ ایک با مقصد نمونہ ہے۔
* پانی کی نرالی خصوصیات زندگی کو ممکن بناتی ہیں۔
* زمین کا حجم فضا کو ممکن کرتا ہے۔اور اگر زمین بہت بڑی بھی ہوتو بھی فضا زندگی کو برقرار رکھنے کے قابل نہ ہوگی۔
* چونکہ سورج کا زمین سے فاصلہ ایسا ہے کہ نہ تو یہ سیارہ بہت زیادہ گرم ہے اور نہ ہی بہت زیادہ سرد۔اس پر زندگی کا وجود ممکن ہے۔
زبور 10:46
"خاموش ہو جاؤ اور جان لو کہ میں خدا ہوں۔میں قوموں کے درمیان سر بلند ہونگا میں ساری زمین پر سر بلند ہونگا۔"
سوال۔لوگوں کے عقیدے کے مطابق وہ کونسی شہادت ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ خدا موجود ہے؟
خدا پر کائناتی ایمان۔
جیسا کہ محققین تمام دنیا زمانہ قدیم سے جدید تک کے تمام لوگوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔انہوں نے تمام لوگوں کے گروہوں میں ایک بات مشترک پائی ہے۔خدا پر ایمان اور قدیم روایات بھی ایک عظیم خدا کی نشاندہی کرتی ہیں۔
سوال۔خدا کی چند ایک خصوصیات بیان کریں؟
محبت۔عدل۔سچائی۔خالق
خدا نے یہ خصوصیات بندوں میں ڈالی ہیں
* خدا محبت ہے۔1 یوحنا 12:4 " ہم محبت کرتے ہیں کیونکہ خدا محبت کرتا ہے۔"
* اور وہی صداقت سے جہاں کی عدالت کرے گا وہ راستی سے قوموں کا انصاف کرے گا۔زبور:9-10
ہمارا معاشرہ انصاف کا تقاضا کرتا ہے کیونکہ خدا انصاف پسند کرتا ہے۔
* تیرے کلام کا خلاصہ سچائی ہے زبور 140:119
"ہم سچ میں جینا چاہتے ہیں کیونکہ خدا سچائی ہے۔"
* "اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا"۔پیدائش 27:1
ہم میں چیزوں کو بنانے تخلیق کرنے کی خواہش پائی جاتی ہے کیونکہ خدا ہم میں تخلیق کرنے کی خواہش اور قابلیت کو رکھتا ہے۔
چونکہ خدا نے انسان میں اپنی بہت سی خصوصیات رکھی ہیں اس لئے انسان آدم وحوا کی اولاد سے لے کر آج تک خدا کے طالب

ہیں۔

پیدائش 26:4 "اُس وقت سے لوگ یہواہ کا نام لے کر دعا کرنے لگے"۔

اخلاقی قوانین/شریعت

ہوسیع 9:14 " کیونکہ خداوند کی راہیں راست ہیں اور صادق ان میں چلیں گے"۔

* آج تک کوئی ثقافت بھی قوانین کے بغیر پروان نہیں چڑھی۔ کچھ قوانین تقریباً تمام کائنات میں ایک جیسے ہیں مثال کے طور پر قتل کے خلاف قوانین، بچوں پر تشدد۔

*اگر اخلاقی قوانین موجود ہیں جو تمام ادوار میں تمام ثقافتوں میں رائج رہے تو پھر کوئی ہے جس نے پہلا اخلاقی قانون لوگوں کو دیا۔اخلاقی شریعت دینے والا خدا ہے۔

زندگی کی تخلیق

پیدائش 21:1"اور خدا نے بڑے بڑے دریائی جانوروں کو اور ہر قسم کے جانداروں کو جو پانی سے بکثرت پیدا ہوئے تھے اُنکی جنس کے موافق اور ہر قسم کے پرندوں کو انکی جنس کے موافق پیدا کیا۔"

سوال۔زندگی کی کونسی ایسی شہادت ہے جو خدا کی موجودگی کا ثبوت ہے؟

اپنے اردگرد کا مطالعہ کریں۔

مالیکیول ایٹموں کے بنے ہوتے ہیں۔ایک عام پروٹین مالیکیول تقریبا تین ہزار ایٹموں کے ملنے سے بنتا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تین ہزار ایٹم ایک دوسرے سے ٹکرائے اور اتفاقی طور پر یہ مالیکیول ((2.02x10(23) وجود میں آیا۔ حتٰی کہ اگر ایٹموں کو ایک جار میں ڈال کر روشنی رفتار سے ہلایا جائے تو ان ایٹموں کے آپس میں ٹکرا کر ترتیب پانے کا زیادہ موقع ہوتا ہے۔

زندگی کو ممکن بنانے کے لئے جس پروٹین مالیکیول کی ضرورت ہوتی اس کو حاصل کرنے کے لئے (234)10 عربوں سال لگ جائیں گے۔

*بہترین اندازے کے مطابق زمین 6-5 عربوں سال پہلے وجود میں آئی (قابل یقین شہادت کے مطابق اس کے وجود میں آئے ہوئے اس سے کم عرصہ ہوا ہے) زمین جتنی بھی پرانی ہے ایک بات بڑی واضع ہے جبکہ ایک مالیکیول کے لئے وقت کافی نہیں ہے۔کتنا کم وقت ہوگا عربوں مالیکیولوں کے لئے کہ ان سے اتفاقاً زندگی شروع ہو۔

* بچے پر غور کریں جب وہ ماں کے رحم میں تشکیل پا رہا ہوتا ہے۔بچے کے بڑھنے میں ہر خلیہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔عربوں خلیے جانتے ہیں کہ انہیں کیا کرنا ہے۔اور بدن کا کونسا عضو بنتا ہے۔اعصابی خلیے پہلے بنتے ہیں کیونکہ تمام دوسرے خلیوں کو انکا کام

بتانا اعصابی خلیوں کا کام ہے۔ بناوٹ یا موقع ؟

*زیادہ عرصہ نہیں گزرا یہ یقین کیا جاتا تھا کہ بغیر کسی سبب کے زندگی ایک دم وجود میں آ سکتی ہے۔ لیکن لوئیس پاسچر کے تجربات سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی صرف زندگی ہی سے وجود میں آتی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ صرف ایک زہین (غیر معمولی) زندگی ہی زندگی کو تخلیق کر سکتی ہے۔ جیسا کہ کائنات میں پہلے واقعہ میں ایک سبب تھا۔ پہلی زندگی کا ایک خالق تھا: خدا!

خلاصہ

سوال۔ اگر کوئی آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ خدا پر کیوں ایمان رکھتے ہیں تو اس کو آپ کیا شہادت دیں گے؟

۔ بناوٹ یا قدرت کی تخلیق۔ کائنات کی ترتیب۔ تمام لوگوں میں خدا کا کائناتی ایمان۔ اخلاقی شریعت، زندگی کا کائناتی وجود۔

کائنات، تاریخ اور زندگی کے تمام اشارے معقول شہادت پیش کرتے ہیں کہ خدا موجود ہے۔

یادرکھیں ہوسکتا ہے کہ انفرادی طور پر یہ اشارے خدا کی موجودگی کو ثابت نہ کرتے ہوں۔ جب آپ ان تمام اشاروں کو اکٹھا کرتے ہیں تو خدا کی موجودگی کو ثابت کرنے کے لئے آپکی شہادت پُر زور ہو جاتی ہے۔

سوال۔ لیکن کیا ان اشاروں کے علاوہ بھی کچھ اور ہے؟

کیا کوئی حتمی ثبوت ہے کہ خدا موجود ہے؟

ہاں۔ اس ثبوت کے لئے ہم اگلے تین اسباق پر غور کریں گے۔

سبق نمبر 4 کیا یسوع مسیح خدا ہے؟ (حصہ اوّل)

آج کی سنہلی آیت متی کی انجیل 26:63-64

سبق کا مقصد۔ معقول شہادت پیش کرنا کہ یسوع مسیح خدا ہے۔

نظر ثانی

اگر کوئی آپ سے یہ پوچھے کہ آپ خدا پر کیوں ایمان رکھتے ہیں تو اس کے لئے آپ اسے کیا شہادت دیں گے؟

*فطرت کی تخلیق یا بناوٹ۔

* کائنات کی ترتیب۔

*تمام لوگوں کا خدا پر کائناتی ایمان۔

*اخلاقی شریعت کا کائناتی وجود۔

*زندگی خود ایک ثبوت ہے۔

سوال۔ لیکن اشاروں کے علاوہ بھی کچھ اور موجود ہے؟

کیا خدا کی موجودگی کا کوئی حتمی ثبوت ہے؟

ہاں۔

تعارف: چالیس سالوں میں یہ سب سے ٹھنڈے دن تھے۔ برف پر سے ہوا کے جھونکے اُٹھ رہے تھے۔ انگیٹھی میں آگ جلانے کے بعد میں آرام سے اپنی بڑی کرسی پر بیٹھ گیا، سوچا "یہ ایک شاندار زندگی ہے"۔ اور لمبی تان کر سو گیا۔ یہ کرسمس کا موقع تھا۔

ایک دھماکہ دار آواز نے مجھے جگا دیا۔ میں نے پھر سے سو جانا چاہا کیونکہ مجھے یاد نہ تھا کہ کلیرنس جارج بیلی کو بچاتے ہوئے دیکھنا تھا۔ تب میں ایک اور دھماکہ دار آواز سُنی۔ میں اُٹھ گیا اور اپنے کمرے میں بڑی کھڑکی کی طرف چل پڑا جہاں سے آواز آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

میں نے کھڑکی سے باہر سرد حیران کن زمین کو دیکھا۔ ہوا سے بادل چھٹ گئے تھے اور ایک بڑا روشن پورا چاند برف کے سفید کمبل پر چمک رکھا تھا۔ حتیٰ کہ پرانا کھلیان بھی برف کے تودے کی پوشاک پہنے چاند کی روشنی میں دمکتا ہوا بہت خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ اور میں نے چاند کی روشنی میں برف پر دو چھوٹے پرندوں کو کودتے دیکھا۔ اچانک وہ اڑتے ہوئے کھڑکی میں آئے اور دھماکہ دار آواز کے ساتھ ہمارے گھر کے سامنے کے حصّے میں گر پڑے۔

میں نے سوچا "بچارے آج کی رات اپنے آپ سے کئی محفوظ جگہ نہ پاسکیں گے۔ اگر انہوں نے پوری رات باہر گزاری وہ سردی سے مر جائیں گے۔ انہیں مدد کی ضرورت ہے۔ لیکن میں کیا کر سکتا ہوں؟"

تب مجھے ایک پُرانا کھلیان یاد آیا۔ کبھی یہ مستقل طور پر کام کی جگہ تھا مگر اب اس میں صرف باغ کی چیزیں پڑی ہیں۔ اس میں ہیٹر ہے۔ میں اس میں اگر چند بیج اور پانی رکھ دوں تو وہ پرندے ٹھیک رہیں گے۔ اس لئے میں برف پر سے پاؤں گھسیٹتا ہوا کھلیان تک پہنچا۔ لالٹین اور ہیٹر جلائے اور تب دروازے کھلے چھوڑ دیے۔ تب میں گھر کے سامنے والے حصّے کی طرف واپس پاؤں گھسیٹتا ہوا چلا گیا۔

پرندے وہاں گرم ہونے کی کوشش میں اچھل کود رہے تھے۔ میں نے انہیں گھر کی اس طرف اڑانے کی کوشش کی جہاں سے مجھے امید تھی کہ وہ کھلیان سے آتی ہوئی روشنی کو دیکھ کر اس کی طرف اڑ جائیں گے۔ لیکن وہ صرف چند قدم اڑے اور برف پر بیٹھ گئے۔ ایک بار میں نے انہیں اڑایا لیکن وہ صرف چند قدم اڑے۔

قبر۔

یوحنا کی انجیل 42-38:19 "ان باتوں کے بعد ارمتیہ کے رہنے والے یوسف نے جو یسوع کا شاگرد تھا (لیکن یہودیوں

کے ڈر سے خفیہ طور پر) پیلاطس سے اجازت چاہی کہ یسوع کی لاش لے جائے۔ پیلاطُس نے اجازت دی۔ پس وہ آ کر اسکی لاش لے گیا اور نیکدیمس بھی آیا۔ جو پہلے یسوع کے پاس رات کہ گیا تھا اور پچاس سیر کے قریب مُر اور عُود ملا ہوا لایا۔ پس انہوں نے یسوع کی لاش لے کر اُسے سوتی کپڑے میں خوشبودار چیزوں کے ساتھ کفنایا جس طرح کہ یہودیوں میں دفن کرنے کا دستور ہے اور جس جگہ وہ مصلوب ہوا وہاں ایک باغ تھا اور اس باغ میں ایک نئی قبر تھی۔

جیسا کہ یہ یہودی رواج تھا یسوع کے بدن کو لمبے کپڑے میں لپیٹ کر اس کی تہوں میں تقریباً پچھتر سے سو پاؤنڈ تک مصالہ جات چھڑکے گئے۔ سر کے لئے ایک کپڑا استعمال ہوتا تھا۔ یوسف اور نیکدیمس نے یسوع کے بدن کو تیار کرنے کے بعد قبر میں رکھا۔ قبر کے مُنہ پر ایک بڑا پتھر رکھا گیا۔ پتھر کا وزن تقریباً دو ٹن تک تھا اور قبر کے داخلے کے دہانے کے اس راستے پر رکھا گیا تھا جو غالباً صرف چار یا پانچ فٹ اونچا تھا۔ تب قبر پر مُہر لگائی گئی۔ غالباً ایک رسی کو پتھر کے گرد پھیلایا گیا اور رسی کے ہر کونے پر چکنی مٹی سے جوڑا گیا۔

قبر پر نگہبان

متی کی انجیل 27:62-66 "دوسرے دن جو تیاری کا دن تھا سردار کاہنوں اور فریسیوں نے پیلاطس کے پاس جمع ہو کر کہا خداوند ہمیں یاد ہے کہ اُس دھوکے باز نے جیتے جی کہا تھا میں تین دن کے بعد جی اُٹھوں گا۔ پس حکم دے کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کی جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے شاگرد اسے چُرا لے جائیں اور لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا اور یہ پچھلا دھوکا پہلے سے بھی بُرا ہو۔ پیلاطس نے ان سے کہا تمہارے پاس پہرے والے ہیں جاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے اُسکی نگہبانی کرو۔ پس وہ پہرے والوں کو ساتھ لے کر گئے اور پتھر پر مُہر کر کے قبر کی نگہبانی کی۔

سوال نمبر۱۔ جب یسوع پر عطر ڈالا گیا تو وہ کس کے گھر پر موجود تھا؟

جواب۔ شمعون کوڑھی کے گھر پر موجود تھے۔

سوال نمبر۲۔ بارہ شاگردوں میں سے کون سے شاگرد نے یسوع کو پکڑوایا تھا؟

جواب۔ یہوداہ اسکریوتی نے

سوال ۳۔ یسوع مسیح کے ساتھ طباق میں کس نے ہاتھ ڈالا تھا؟

جواب۔ یہوداہ اسکریوتی نے

سوال۴۔ پطرس نے کتنی بار یُسوع کا انکار کیا؟

جواب۔ تین مرتبہ

سوال۵۔ یسوع اور اُس کے شاگرد کس باغ میں دعا کرنے گئے تھے اس باغ کا نام بتائیں؟

جواب۔ گتسمنی باغ

سوال۶۔ گتسمنی باغ میں یسوع نے کیا دعا کی تھی؟

جواب۔ گتسمنی باغ میں یسوع نے یہ دعا کی تھی کہ اگر ہو سکے تو اے باپ یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ لیکن پھر بھی میری مرضی پوری نہ ہو بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔

سوال۷۔ یسوع نے گتسمنی باغ میں کتنی بار دعا کی؟

جواب۔ تین بار

سوال۸۔ یسوع دعا کر کے جب شاگردوں کے پاس آئے تھے تو شاگرد کیا کر رہے تھے؟

جواب۔ سب شاگرد سو رہے تھے۔

سوال ۹۔ شاگردوں کو سوتے دیکھ کر یسوع نے کیا کہا؟

جواب۔ شاگردوں کو سوتے دیکھ کر یسوع نے کہا اب سوتے رہو اور آرام کرو۔

سوال۱۰۔ یسوع کے ساتھیوں میں سے تلوار چلا کر کس کا کان اڑایا تھا؟

جواب۔ سردار کاہن کے نوکر کا۔

سوال۱۱۔ یسوع اگر باپ سے منت کرتا تو کتنے تُمن سے زیادہ فرشتے یسوع کے پاس آموجود ہوتے؟

جواب۔ بارہ ٹمن سے زیادہ۔

سوال۱۲۔ یسوع کو پکڑوانے کے بعد سب سے پہلے کس کے سامنے پیش کیا گیا؟

جواب۔ کائفا نام سردار کاہن۔

سوال۱۳۔ یسوع نے کہا میں خدا کے مقدِس کو ڈھا سکتا ہوں اور یسوع نے کتنے دنوں میں بنانے کا کہا؟

جواب۔ تین دن۔

سوال۱۴۔ فقی فریسی یسو کو باندھ کر کس حاکم کے پاس لے کر گئے تھے؟

جواب۔ پیلاطس۔

سوال۱۵۔ یہوداہ اسکریوتی نے یسوع کو پکڑوانے کے کتنے پیسے لئے تھے؟

جواب۔ ۳۰ روپے۔

سوال۱۶۔ یسوع کو پکڑوانے کے بعد یہوداہ اسکریوتی نے کیا کیا؟

جواب۔ رشوت کے پیسے مُقدس میں پھینکے اور اپنے آپ کو پھانسی دے دی۔

سوال۱۷۔ عیدِ فسح کے موقع پر کونسے قیدی کو رہا کیا گیا؟

جواب۔ براباہ نام مشہور قیدی کو۔

سوال۱۸۔ یسوع کو صلیب دینے سے پہلے کونسا تاج پہنایا گیا؟

جواب۔ کانٹوں کا تاج۔

سوال۱۹۔ یسوع پر کیا الزام لگایا گیا؟

جواب۔ یسوع پر یہ الزام لگایا گیا یہ یہودیوں کا بادشاہ یسوع ہے۔

سوال۲۰۔ تیسرے پہرے کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کیا کہا؟

جواب۔ ایلی، ایلی لما شبقتنی اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تُو نے مجھے کُیوں چھوڑ دیا۔

سوال۲۱۔ جب یسوع نے چلا کر جان دے دی تو کیا ہوا؟

جواب۔ جب یسوع نے چلا کر جان دے دی تو مُقدس کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ دو ٹکڑے ہو گیا اور زمین لرزی اور چٹانیں تڑک گئیں۔

سوال۲۲۔ پیلاطُس سے یسوع کی لاش کس نے مانگی تھی؟

جواب۔ یُوسف نے

سوال ۲۳۔ سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹتے وقت کون کون قبر پر گیا؟

جواب۔ مریم مگدلینی اور دوسری مریم۔

سوال ۲۴۔ جب فرشتہ آسمان سے اُترا تو کیا ہوا تھا؟

جواب۔ ایک بڑا بھونچال آیا تھا۔

سوال ۲۵۔ فرشتے نے عورتوں سے کیا کہا تھا؟

جواب۔ تم ڈرو نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔

قبر

یوحنا کی انجیل ۱۹: ۳۸۔۴۲ ان باتوں کے بعد ارمیتہ کے رہنے والے یوسف نے جو یسوع کا شاگرد تھا (لیکن یہودیوں کے ڈر سے خفیہ طور پر) پیلاطُس سے اجازت چاہی کہ یسوع کی لاش لیجائے۔ پیلاطُس نے اجازت دی۔ پس وہ آکر اسکی لاش لے گیا اور نیکدیمس بھی آیا۔ جو پہلے یسوع کے پاس رات کو گیا تھا اور پچاس سیر کے قریب مُر اور عود ملا ہوا لایا پس انہوں نے یسوع کی لاش لے کر اُسے سوتی کپڑے میں خوشبودار چیزوں کے ساتھ کفنایا جس طرح کہ یہودیوں میں دفن کرنے کا دستور ہے۔ اور جس جگہ وہ مصلوب ہوا وہاں ایک باغ تھا اور اس باغ میں ایک نئی قبر تھی۔ جیسا کہ یہ یہودی رواج تھا یسوع کے بدن کو لمبے کپڑے میں لپیٹ کر اس کی تہوں میں تقریباً پچھتر سے سو پاؤنڈ تک مصالہ جات چھڑکے گئے۔ سر کے لئے ایک الگ کپڑا استعمال ہوتا تھا۔ یوسف اور نیکدیمس نے یسوع کے بدن کو تیار کرنے کے بعد قبر میں رکھا، قبر کے منہ پر ایک بڑا پتھر رکھا گیا۔ پتھر کا وزن تقریباً دو ٹن تک تھا اور قبر کے داخلے کے دہانے کے اس راستے پر رکھا گیا تھا جو غالباً صرف چار یا پانچ فٹ اونچا تھا۔ تب قبر پر مہر لگائی گئی غالباً ایک رسی کو پتھر کے گرد پھیلایا گیا اور رسی کے ہر کونے کو چکنی مٹی سے جوڑا گیا۔

قبر پر نگہبان

متی کی انجیل ۲۷: ۶۲۔۶۶ "دوسرے دن جو تیاری کا دن تھا سردار کاہن اور فریسیوں نے پیلاطُس کے پاس جمع ہر کر کہا خداوند ہمیں یاد ہے کہ اُس دھوکے باز نے جیتے جی کہا تھا کہ میں تین دن بعد جی اٹھوں گا۔ پس حکم دے کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کی جائے کہیں ایسا نہ کہ اس کے شاگرد اسے چُرا لے جائیں اور لوگوں سے کہ دیں کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا اور یہ پچھلا دھوکا پہلے سے بھی بُرا ہو۔ پیلاطس نے ان سے کہا تمہارے پاس پہرے والے ہیں جاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے اُسکی نگہبانی کرو۔ پس وہ پہرے والوں کو ساتھ لیکر گئے اور پتھر پر مہر کر کے قبر کی نگہبانی کی"۔

غالباً چار سے پانچ رومی نگہبانوں کا دستہ قبر کی نگہبانی کے لیے تعینات کیا گیا تھا۔ رومی فوج سخت نظم وضبط رکھتی تھی اور سزا کے خوف

سے وہ اپنی ڈیوٹی کو بغیر کسی غلطی کے کرنے پر مجبور تھے۔ بہت سے جرائم تھے جن کی وجہ سے ایک رومی نگہبان کو سزائے موت ہو سکتی تھی ایک وجہ ڈیوٹی کے دوران سو جانا اور دوسری وجہ بغیر اجازت اپنی جگہ چھوڑ دینا تھی۔

جی اٹھنا

متی ۲۸: ۱-۷ اور یوحنا ۲۰: ۱-۷ "اور سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹتے وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اترا اور پاس آ کر پتھر کو لڑھکا دیا اور اس پر بیٹھ گیا۔ اُسکی صورت بجلی کی مانند تھی اور اسکی پوشاک برف کی مانند سفید تھی اور اس کے ڈر سے نگہبان کانپ اٹھے اور مُردہ سے ہو گئے فرشتہ نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اٹھا ہے۔ آؤ یہ جگہ دیکھو جہاں خداوند پڑا تھا"
ہفتہ کے پہلے دن مریم مگدلینی ایسے تڑکے کہ ابھی اندھیرہ ہی تھا قبر پر آئی اور پتھر کو قبر سے ہٹا ہوا دیکھا پس وہ شمعون پطرس اور اس دوسرے شاگرد کے پاس جسے یسوع عزیز رکھتا تھا دوڑی ہوئی گئی اور ان سے کہا کہ خداوند کو قبر سے نکال لے گئے اور ہمیں معلوم نہیں کہ اسے کہاں رکھا ہے۔ پس پطرس اور وہ دوسرا شاگرد نکل کر قبر کی طرف چلے اور دونوں ساتھ ساتھ دوڑے مگر وہ دوسرا شاگرد پطرس سے آگے بڑھ کر قبر پر پہلے پہنچا اور اس نے قبر کے اندر جا کر دیکھا کہ سوتی کپڑے پڑے ہیں اور وہ رومال جو اس کے سر سے بندھا ہوا تھا سوتی کپڑوں کے ساتھ نہیں۔ بلکہ لپٹا ہوا ایک جگہ الگ پڑا ہے"۔
سوال: اگر اس پہلی ایسٹر کی صبح آپ قبر کے اندر جھانکتے تو کیا دیکھتے؟
کچھ بھی نہیں۔ سوائے چند ریشمی کپڑوں کے وہیں جہاں وہ پڑے تھے۔ ایک یا دو فرشتے
سوال: وہ کونسی چیز ہے جو آپ نہ دیکھیں گے؟
یسوع کا بدن
سوال: کیوں؟
کیونکہ وہ جی اُٹھا ہے جیسا اس نے کہا تھا۔
بہت سے لوگوں کے لیے یسوع کے جی اٹھنے کے بارے جو کچھ بائبل مُقدس فرماتی ہے ثبوت کے طور پر کافی ہے کہ وہ حقیقتاً جی اٹھا اور یسوع وہ ہے جو یہ کہتا ہے وہ ہے! لیکن بہت سے لوگ نہ تو اس پر یقین کرتے ہیں جو بائبل مُقدس فرماتی ہے اور نہ اس پر یقین کرنا چاہتے ہیں۔
اپنے اگلے سبق میں آج ہم وہ تمام چیزیں استعمال کریں گے جن کے متعلق ہم نے آج ان شکوک کے جوابات کے لیے بات کی

کہ یسوع کا جی اٹھنا حقیقی ہے۔

سبق نمبر ۶۔ کیا یسوع خدا ہے (حصہ سوئم)

ان نظریات کا جواب جو بیان کرتے ہیں کہ یسوع نہیں جی اٹھا

آج کی سنہلی آیت

متی ۲۸: ۱۲۔۲۰ " اور گیارہ شاگرد گلیل کے اس پہاڑ پر گئے جو یسوع نے انکے لیے مقرر کیا تھا اور انہوں نے اسے دیکھ کر سجدہ کیا مگر بعض نے شک کیا۔ یسوع نے پاس آ کر اُن سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انکو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو اور انکو یہ تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جنکا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور میں دنیا کہ آخر تک ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں۔

سبق کا مقصد: ان مجوزہ نظریات کو مسترد کرنا جو یہ بیان کرتے ہیں کہ یسوع نہیں جی اٹھا۔

نظر ثانی: بہت سے لوگوں کے لیے یسوع کے جی اٹھنے کا یہی ثبوت کافی ہے جو بائبل مُقدس فرماتی ہے کہ مسیح حقیقتاً مرُدوں میں سے جی اٹھا ہے اور یسوع وہ ہے جو کہتا ہے کہ وہ ہے۔ لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں جو یقین نہیں کرتے جو بائبل مُقدس فرماتی ہے یا وہ اس کا یقین کرنا نہیں چاہتے جو بائبل مُقدس فرماتی ہے۔

تعارف

سوال: آپ کیا سمجھتے ہیں کچھ لوگوں کے لیے اس حقیقت کو قبول کرنا کہ یسوع مسیح جی اٹھا ہے کیوں مشکل ہے؟

کچھ لوگ اس حقیقت کو کہ یسوع مسیح مردوں میں سے جی اٹھا ہے قبول نہیں کر سکتے یا نہیں کریں گے۔

وہ کہتے ہیں" بائبل مُقدس کے فرمانے سے بڑھکر اسکی مزید وضاحت ہونی چاہیے۔ جب تک اسکا ثبوت نہ ملے میں یقین نہیں کروں گا۔

پہلی ایسٹر کی صبح قبر خالی کیوں تھی اس کی وضاحت کے لیے بہت سے نظریات پیش کیے گئے ہیں۔ آیئے سنتے ہیں کہ جو یہ لوگ کہتے ہیں اور پھر انہیں بتائیں کہ وہ کسطرح غلط ہیں۔

مسیح کا جی اٹھنا

1 کرنتھیوں ۱۵: ۳۔۷ "چنانچہ میں نے سب سے پہلے تم کو وہی بات پہنچا دی جو مجھے پہنچی تھی کہ مسیح کتاب مُقدس کے

مطابق ہمارے گناہوں کے لیے مُوا اور دفن ہوا اور تیسرے دن کتابِ مُقدس کے مطابق جی اٹھا اور کیفا کو اور اُسکے بعد اُن بارہ کو دکھائی دیا پھر پانچ سو سے زائد بھائیوں کو ایک ساتھ دکھائی دیا جن میں سے اکثر اب تک موجود ہیں اور بعض سو گئے ہیں۔ پھر یعقوب کو دکھائی دیا، پھر سب رسولوں کو"۔

قبر کے متعلق باطل نظریہ۔

یہ نظریہ بیان کرتا ہے کہ مریم غلط قبر پر گئی تھی۔ آیئے بائبل مُقدس میں سے پہلی ایسٹر کی صبح کے واقعہ پر نظرِ ثانی ڈالیں۔

یوحنا ۲۰: ۱-۳ " ہفتہ کے پہلے دن مریم مگدلینی ایسے تڑکے کہ ابھی اندھیرا ہی تھا قبر پر آئی اور پتھر کو قبر سے ہٹا ہوا دیکھا۔ پس وہ شمعون پطرس اور اس دوسرے شاگرد کے پاس جسے یسوع عزیز رکھتا تھا دوڑتی ہوئی گئی اور ان سے کہا کہ خداوند کو قبر سے نکال لے گئے اور ہمیں معلوم نہیں کہ اُسے کہاں رکھ دیا۔ پس پطرس اور وہ دوسرا شاگرد نکل کر قبر کی طرف چلے"

سوال: مریم کے غلط قبر پر چلے جانے کا نظریہ کسطرح غلط ہے؟

- اگر ایسا ہے تو اسکا مطلب ہے کہ پطرس اور یوحنا بھی جو ٹھیک اِسی قبر کی طرف دوڑے گئے تھے وہ بھی غلط قبر تھی
- رُومی سپاہی بھی اِسی قبر پر تھے۔ اسکا مطلب ہے وہ بھی غلط قبر پر پہرہ دے رہے تھے۔
- اور اگر کوئی غلط قبر تھی تو یہودی مذہبی رہنماؤں نے درست قبر کے بنانے میں اس پر پہرہ لگانے میں وقت ضائع نہ کیا۔

بیہوش ہو جانے کا نظریہ

اس نظریے کے مطابق حقیقت میں یسوع مرا نہیں تھا بلکہ صرف تھکاوٹ اور زیادہ خون کے بہہ جانے کی وجہ سے بیہوش ہوا تھا۔ وہ کچھ دیر بعد ہوش میں آ گیا اور قبر کو چھوڑ دیا۔

آیئے مصلوبیت کے منظر کو ایک بار پھر دیکھیں۔

یوحنا ۱۹: ۳۳-۳۵ "لیکن جب انہوں نے یسوع کے پاس آ کر دیکھا کہ وہ مر چکا ہے تو اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں، مگر اُن میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اُسکی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے خون اور پانی بہہ نکلا۔ جس نے یہ دیکھا اُسی نے گواہی دی ہے اور اسکی گواہی سچی ہے"

سوال: یسوع صلیب پر نہیں موا۔ یہ نظریہ غلط کیسے ہے؟

- مصلوبیت کے مقام پر ہر ایک کو یقین تھا کہ یسوع مر چکا ہے تھا حتیٰ کہ ایک سپاہی قریب گیا اور اس نے یہ دیکھنے کے لیے وہ واقعی ہی مر چکا تھا اسکی پسلی میں نیزہ مارا اس کے علاوہ اگر وہ نہ مرا ہوتا تو سپاہی اسے کبھی بھی صلیب سے نہ اتارتے۔
- مار کھانے، صلیب دئے جانے اور سو پاؤنڈ کے مصالحہ جات والے کپڑے میں لپیٹے جانے کے بعد کیا یسوع میں اتنی

قوت تھی کہ وہ اپنے آپ کو کھول لے، دروازے کے راستے ۴-۵ فٹ نیچے اترے اور اس کے دوٹن کے پتھر کو سرکائے جو قبر کے منہ پر رکھا گیا تھا؟

نظریہ: اس کے شاگرد بدن چُرا لے گئے۔

اس نظریے کے مطابق شاگرد کس طریقے سے قبر پر پہنچ گئے اور اسکا بدن چرا لے گئے۔

آ یئے بائبل مُقدس کے اس حوالے کو دیکھیں جو مصلوبیت سے متعلق ہے۔

یوحنا ۲۰:۱۹ "پھر اسی دن جو ہفتہ کا پہلا دن تھا شام کے وقت جب وہاں کے دروازے جہاں شاگرد تھے یہودیوں کے ڈر سے بند تھے یسوع آ کر بیچ میں کھڑا ہوا اور اُن سے کہا تمہاری سلامتی ہو!"

سوال: یہ نظریہ کہ اسکے شاگرد اُسکا بدن چُرا لے گئے کسطرح غلط ہے؟

- یسوع کے مرنے کے تین دن بعد، شاگرد ابھی تک کمرے میں بند تھے۔ ایک جگہ جمع تھے اور خوفزدہ تھے کہ یہودی سپاہی اب ان کے ساتھ کیا کریں گے۔
- جو رومی سپاہی وہاں موجود تھے ان کے بارے میں کیا خیال ہے۔ کیا یہ خوفزدہ شاگردان تربیت یافتہ جنگجو سپاہیوں کے گروہ کا مقابلہ کر کے اور اس کا بدن چُرا کر لے جا سکتے تھے؟

<u>نظریہ: رومی یا یہودی حکمرانوں نے اس کی لاش کو وہاں سے ہٹایا</u>

سوال: یہ نظریہ کیسے غلط ہے؟

- ان کے پاس لاش نہ تھی اگر حکمرانوں کے پاس لاش ہوتی وہ اس خبر کو فوراً پھیلا دیتے۔ اس سے مسیحت مزید پھلنے کی بجائے وہیں دب کر رہ جاتی۔

بائبل مُقدس کے اس حوالے پر غور کریں۔

متی ۲۸:۱۱-۱۵ "جب وہ جا رہی تھیں تو دیکھو پہرے والوں میں سے بعض نے شہر میں آ کر تمام ماجرہ سردار کاہنوں سے بیان کیا اور انہوں نے بزرگوں کے ساتھ جمع ہو کر مشورہ کیا اور سپاہیوں کو بہت سا روپیہ دے کر کہا یہ کہہ دینا کہ رات کو جب ہم سو رہے تھے اس کے شاگرد آ کر اُسے چرا لے گئے۔ اور اگر یہ بات حاکم کے کان تک پہنچی تو ہم اسے سمجھا کر تمکو خطرہ سے بچا لینگے۔ پس انہوں نے روپیہ لیکر جیسا سکھایا گیا تھا ویسا ہی کیا اور یہ بات آج تک یہودیوں میں مشہور ہے۔ یہودی حکمرانوں نے کبھی یسوع کے بدن کو نہ نکالا کیونکہ وہ انکے پاس نہ تھا۔

یسوع مسیح کے جی اٹھنے کی مزید شہادت:

سوال: جو کپڑے یسوع کے دفن کے وقت پہنائے گئے تھے وہ کہاں تھے؟

- وہ کپڑے وہیں قبر میں ویسے ہی پڑے تھے۔

سوال: قانونی عدالت کے مطابق قابل یقین شہادت کونسی ہے؟

- عینی شاہد کا بیان:۔

- یسوع 40 دن تک 10 مختلف مواقعوں پر بہت سے مختلف گواہوں پر ظاہر ہوا اور پھر کسی نے نہیں کہا کہ وہ اس کے بعد ظاہر ہوا ہو۔

- پولس رسول لکھتا ہے کہ یسوع ایک وقت 500 سے زائد لوگوں پر ظاہر ہوا۔ اور ان میں سے زیادہ تر لوگ اس وقت زندہ تھے جب پولس رسول نے یہ لکھا۔ اگر یسوع کا ظاہر ہونا سچ نہ ہوتا وہ لوگ آسانی سے پولس کی اس بات کا انکار کر سکتے تھے۔

سوال: یسوع کے جی اٹھنے سے پہلے اور اس کے بعد شاگردوں کا کیا رویہ تھا؟

- یسوع کے جی اٹھنے سے پہلے یسوع کو جب گتسمنی باغ میں گرفتار کیا گیا اس کے تمام شاگرد بھاگ گئے۔ پطرس نے یسوع کا تین بار انکار کیا کہ وہ اسے نہیں جانتا۔

- مصلوبیت کے بعد شاگرد چھپ گئے اور مایوس ہو کر اپنی زندگیاں بچانے کی کوشش میں گھر چلے گئے۔

سوال: اگر یسوع نہیں جی اٹھا تھا۔ تو کیا بات تھی کہ خوفزدہ شاگرد جو ڈر کر دروازے بند کر کے کمرے میں بیٹھ گئے تھے مسیح کے جی اٹھنے کا پیغام دلیری کے ساتھ سنانے لگ گئے۔ یہ تبدیلی کیسے آئی؟

- یسوع کے جی اٹھنے کی سچائی کے علاوہ اور کوئی وضاحت نہیں ہے۔ یسوع کے جی اٹھنے نے انہیں حوصلہ دیا اور دلیری بخشی۔

سوال: اگر آپ اس حقیقت سے واقف ہوں کہ وہ واقعہ حقیقی نہ تھا تو کیا آپ اس کے لیے مرنے کو تیار ہوں گے اور یہ کہتے رہیں گے کہ اسکا جی اُٹھنا حقیقی ہے؟

- نہیں اور نہ ہی شاگرد ایسا کرتے یہاں تک کہ 12 شاگردوں میں سے 11 اپنے اس ایمان کے باعث کہ یسوع خدا ہے شہید کیے گئے۔ کیا وہ اس بات کے لیے مرے جس کے متعلق وہ جانتے تھے کہ اس میں کوئی حقیقت نہیں؟

خلاصہ:

- وہ کپڑے جو دفن کے وقت یسوع کو پہنائے گئے تھے وہ قبر میں خالی پڑے تھے۔
- سپاہی جا چکے تھے
- شاگرد تبدیل ہو گئے تھے۔

آپ نے یہ شہادت سنی۔ کیا آپ یقین کرتے ہیں کہ یسوع مُردوں میں سے جی اٹھا ہے؟ یا آپ توما کی مانند ہیں جس کو یسوع

نے کہا۔تب اُس نے توما سے کہا اپنی انگلی پاس لا کر میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا کر میری پسلی میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھ۔توما نے جواب میں اس سے کہا اے میرے خداوند! اے میرے خدا! یوحنا ۲۰: ۲۷۔۲۸

اگر آپ ایمان رکھتے ہیں تب آپ کے لیے اور (میرے لیے) ہمارے جی اٹھے منجی کا یہ پیغام ہے کہ ہم اسکی خوشخبری کو دنیا تک پہنچائیں۔

متی ۲۸: ۱۹۔۲۰ "پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُنکو باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔اور انکو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں"

سبق نمبر ۷ اسباق ۱۔۷ کا اعادہ

آج کے سبق کے لیے آیت۔

1 پطرس ۳: ۱۵ "بلکہ مسیح کو خداوند جان کر اپنے دلوں میں مُقدس سمجھو اور جو کوئی تم سے تمہاری امید کی وجہ دریافت کرے اُسکو جواب دینے کے لیے ہر وقت مستعد رہو مگر حلم اور خوف کے ساتھ"

سبق کا مقصد: اس بات کا اعادہ کرنا کہ مسیحی سچائی کو کسطرح پیش کیا جائے۔

<u>سبق نمبر ۱ کا اعادہ:۔</u>

مسیحی اپالوجیٹکس کا تعارف:

سوال: مسیحی اپالوجیٹکس کیا ہے؟

۔ سادہ لفظوں میں مسیحی اپالوجیٹکس مسیحت کے متعلق حقائق کو پیش کرنا ہے تا کہ مسیحت کی سچائی اور اس کے متعلق سچائی سے واقفیت ہو سکے۔

سوال: جب ہم کسی بات کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ سچ ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

۔ جو کچھ سچ (درست) ہے وہ حقیقت ہے اور حقائق قابل اعتبار اور بالکل درست ہوتے ہیں۔

چونکہ درست کا متضاد غلط ہے اور اگر خدا کے متعلق مسیحی خیال درست ہے۔تب خدا کے متعلق تمام متضاد خیالات غلط ہیں۔

اس طرح ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ:

۔ خدا موجود ہے۔

۔ یسوع خدا کا ابدی بیٹا ہے۔موعودہ مسیح جس کے متعلق بائبل مُقدس بیان کرتی ہے۔

۔ بائبل مُقدس سچی ہے

۔ خدا کے ساتھ شخصی تعلق قائم کرنے کے لیے یسوع ہی واحد راستہ ہے۔

سبق نمبر۲ کا اعادہ:۔

مسیحیت کی سچائی لوگوں کو بتانا

سوال: ہم خدا کو کیسے جان سکتے ہیں اور کیسے خدا کو شخصی طور پر جاننے کا تجربہ کرتے ہیں۔؟

۔ یسوع مسیح کے وسیلہ سے۔

سوال: اس ایمان میں کہ یسوع خدا ہے اور یسوع کو خدا کے طور پر ماننے میں کیا فرق ہے؟

۔ یہ ایمان کہ یسوع خدا ہے یہ تسلیم کرنا ہے کہ یسوع مسیح دنیا کا نجات دہندہ ہے۔ یسوع مسیح پر ایمان یہ ہے کہ اپنے گناہوں کی معافی کے لیے یسوع پر مکمل اعتبار اور اعتماد رکھنا اور اسے اپنی زندگی میں دعوت دینا ہے۔ اس طرح خدا آپ کو اپنے خاندان کا حصہ بنا لیتا ہے۔

۲ تمیتھیس ۲: ۲۴۔۲۶ " اور مناسب نہیں کہ خداوند کا بندہ جھگڑا کرے بلکہ سب کے ساتھ نرمی کرے اور تعلیم دینے کے لائق اور بردبار ہو اور مخالفوں کو حلیمی سے تادیب کرے۔ شاید خدا انہیں توبہ کی توفیق بخشے تاکہ وہ حق کو پہچانیں اور خداوند کے بندہ کے ہاتھ سے خدا کی مرضی کے اسیر ہو کر ابلیس کے پھندے سے چھوٹیں۔

سوال: مسیحت کی سچائی کے متعلق ہمیں لوگوں کو کس طریقے سے بتانا چاہیے؟

۔ دلیلوں سے نہیں بلکہ حلیمی کے ساتھ تعلیم و تربیت کے ذریعے۔

سوال: جو آیت ہم نے ابھی پڑھی ہے کیا بتاتی ہے کہ لوگ کسطرح ہمارے سکھانے سے مسیحی سچائی کو جان لیں گے؟

۔ خدا ہی ہے جو ان کی سچائی کے علم کی طرف رہنمائی کرے گا۔

سبق نمبر۳ کا اعادہ:۔

ہم کس طرح جانتے ہیں کہ ایک خدا ہے؟

کسی بھی چیز کے متعلق اور خدا کے متعلق کچھ نہ کچھ جاننا ممکن ہے۔ چونکہ خدا کے متعلق سچائی کو جانا جا سکتا ہے اور چونکہ خدا کی موجودگی کا ممکن ہونا درست ہے اس لیے خدا کی موجودگی کی شہادت مناسب ہے

سوال: کیا خدا کو سائنسی طور پر ثابت کرنا ممکن ہے؟

۔ نہیں۔ سائنسی ثبوت کو قابل مشاہدہ، قابل دوہرائی اور قابل پیمائش ہونا چاہیے۔

سوال: کیا آپ نے کبھی ایک پاؤنڈ محبت، ایک فٹ انصاف اور ایک اونس سچائی کو دیکھا ہے؟

۔ نہیں۔

سوال: کیا محبت، انصاف اور سچائی کا وجود ہے؟

۔ یقیناً لیکن محبت، انصاف اور سچائی کو سائنسی مقداروں میں ماپا نہیں جا سکتا۔ اور نہ ہی خدا کو ہمیں شہادت فراہم کرنے کے لیے۔ دوسرے طریقے تلاش کرنے ہوں گے۔

سوال: جب خدا کی موجودگی کی بات ہوتی ہے اور چونکہ خدا کو سائنسی طور پر ثابت نہیں کیا جا سکتا پھر ہمیں اسے کیسے کرنا چاہیے؟

۔ کائنات میں موجود نشانیوں کے ذریعے۔

سوال: اگر آپ سے پوچھا جائے کہ آپ خدا پر کیوں یقین رکھتے ہیں تو آپ کائنات کے کونسے نشانات سے بیان کریں؟

۔ کائنات کی ترتیب

۔ زمین کی بناوٹ

۔ کائنات کے تمام انسانوں کا خدا پر ایمان

۔ کائنات میں اخلاقی شریعت کا وجود

۔ زندگی بذات خود

قدرت، تاریخ اور زندگی سے یہ تمام نشانات اس معقول شہادت کی نشاندہی کرتے ہیں کہ خدا موجود ہے۔ اگرچہ ان میں سے انفرادی طور پر نشانات خدا کی موجودگی کو ثابت کرنے کے لیے ناکافی لگتے ہیں لیکن جب نشانات کو اکٹھا کیا جائے تو خدا کی موجودگی کے لیے گواہی شاندار بن جاتی ہے۔

سوال: یہ ثابت کرنے کے لیے کہ خدا موجود ہے؟ سب سے بہترین شہادت یا نشانی کونسی ہے

۔ یسوع مسیح کی شخصیت

<u>سبق نمبر ۴ کا اعادہ:۔</u>

کیا یسوع مسیح خدا ہے؟

سوال: اگر خدا انسان سے گفتگو کرنا چاہتا تو اس کے لیے کونسا راستہ بہترین تھا؟

۔ انسان بنے اور ہمارے درمیان رہے۔

سوال: کیا خدا نے ایسا کیا؟

۔ ہاں۔ خدا نے ایسا ہی کیا۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے۔

عبرانیوں ۱:۱۔۲ "اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا جسے اس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جسکے وسیلہ سے اس نے عالم بھی

پیدا کیے"

سوال: مسیحت دوسرے تمام مذاہب سے کسطرح مختلف ہے؟

۔ مسیحت مذہب نہیں ہے۔ مذہب خدا کو خوش کرنے کی ایک سعی ہے اور اس طریقے سے جنت کو حاصل کرنا ہے۔ جبکہ مسیحت مسیح کے ساتھ ایک تعلق کا نام ہے۔

سوال: یسوع نے اپنے متعلق تین دعوے کیے کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کیا ہیں؟

۔ یسوع نے خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا۔

۔ یسوع نے خدا کے برابر ہونے کا دعویٰ کیا

۔ یسوع نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔

ان دعووَں کے لیے یسوع نے ہمیں یقین کرنے کے دو انتخابات دیے ہیں۔

1۔ اس کے دعوے جھوٹے ہیں

2۔ اس کے دعوے سچے ہیں

اگر یسوع کے دعوے جھوٹے ہیں:

1۔ یسوع جانتا تھا کہ اس کے دعوے جھوٹے ہیں اور وہ جھوٹ بول رہا تھا۔

2۔ یسوع صرف اپنے آپ کو خدا سمجھ رہا تھا اس کا مطلب ہے کہ وہ جنونی تھا

اگر یسوع کے دعوے سچے ہیں تب:

یسوع وہ ہے جو یہ کہتا ہے وہ ہے۔ وہ خدا ہے۔

سوال: اگر ایسا معاملہ ہے تو آپ کے پاس کون سے دو انتخابات ہیں؟

1۔ اُسے نجات دہندہ اور خداوند قبول کر لیں

2۔ اُسے رد کر دیں اور خوسی سے حالات کو قبول کر لیں

<u>سبق نمبر ۵ کا اعادہ:</u>

کیا یسوع حقیقتاً مُردوں میں سے جی اٹھا ہے؟

سوال: یسوع کا مُردوں میں سے جی اٹھنا کیوں اتنا اہم ہے۔

۔ کیونکہ مسیحت کی بنیاد ہی مسیح یسوع کے مُردوں میں سے جی اٹھنے پر ہے۔

بہت سے موقعوں پر یسوع نے کہا کہ وہ مارا جائے گا۔

اور پھر اُس نے دعویٰ کیا کہ وہ تین دن بعد مرُ دوں میں سے جی اٹھے گا۔ اگر یسوع نے یہ کہا کہ وہ مرُ دوں میں سے جی اٹھے گا اور حقیقت میں وہ نہ جی اٹھتا تو اس کی تمام تعلیمات اور جو اس نے دعوے کیے سب بے کار ہوتے۔ اسکا مرُ دوں میں جی اٹھنا اس سچائی کا ثبوت ہے کہ یسوع وہ ہے جو کہتا ہے وہ ہے: خدا کا بیٹا

سوال: ہم کیسے جانیں کہ مسیح یسوع مرُ دوں میں سے جی اٹھا ہے؟

- خدا کے کلام پاک میں بہت سے عینی شاہدوں کی گواہیاں موجود ہیں

آیئے ان گواہیوں پر غور کریں

قبر

یوحنا کی انجیل ۱۹: ۳۸-۴۲ جیسا کہ یہودی دستور تھا لاش کو لمبے ریشمی کپڑوں میں لپیٹا جاتا تھا اور اس کی تہوں میں تقریباً 75 پونڈ سے لے کر 100 پونڈ تک خوشبوئیں/مصالحہ جات چھڑکے جاتے تھے۔ سر کے لیے ایک علیحدہ کپڑا ہوتا تھا۔ یوسف اور نیکدیمس نے یسوع کی لاش کو تیار کرنے کے بعد قبر میں رکھا اور قبر کے منہ پر ایک پتھر رکھا گیا اور جو پتھر استعمال ہوتا تھا وہ تقریباً دوٹن وزنی ہوتا اور قبر کے منہ کے سوراخ میں رکھا جاتا تھا جو غالباً چار یا پانچ فٹ اونچا تھا۔ تب قبر پر مہر لگائی گئی۔ غالباً ایک رسی کو پتھر کے گرد پھیلا کر اسے چکنی مٹی سے جوڑ دیا گیا۔

<u>قبر پر پہرے دار:۔</u>

متی ۲۷: ۶۲-۶۶

قبر کی رکھوالی کے لیے غالباً 5-4 رومی سپاہیوں کو تعینات کیا گیا۔ رومی فوج بہت سخت نظم و ضبط کی پابند تھی اور سزا کے خوف سے سپاہی بغیر کسی غلطی کے اپنی ڈیوٹی کرنے پر مجبور تھے۔ بہت سے اسباب ہو سکتے تھے جن کی وجہ سے رومی سپاہی کو سزائے موت ہو سکتی تھی۔ جن میں سے ایک وجہ ڈیوٹی پر سو جانا اور دوسری وجہ بغیر اجازت کے اپنی جگہ سے ہلنا یا اسے چھوڑ دینا تھی۔

<u>یسوع کا جی اٹھنا</u>

متی ۲۸: ۱-۷ اور یوحنا ۲۰: ۶-۷

سوال: اگر آپ پہلی ایسٹر کی صبح قبر میں جھانکتے تو کیا پاتے؟

- کچھ بھی نہیں سوائے چند ریشمی کپڑوں کے جو وہیں پڑے تھے جہاں وہ تھے۔ ایک یا دو فرشتے

سوال: وہ کونسی ایک چیز ہے جو آپ نہ دیکھتے؟

- یسوع کا بدن

سوال: کیوں

۔ کیونکہ وہ جی اٹھا۔جیسا کہ اس نے کہا تھا۔

سبق نمبر ۶ کا اعادہ:۔

جی اٹھنے کی شہادت:۔

سوال: یسوع کی مصلوبیت کے واقعات کے دوران شاگردوں کا کیا رویہ تھا؟

۔ مصلوبیت سے پہلے جب یسوع کو گتسمنی باغ میں گرفتار کیا اسکے سب شاگرد بھاگ گئے۔

۔ پطرس نے یسوع کا تین بار انکار کیا۔

۔ مصلوبیت کے بعد شاگرد چھپ گئے اور مایوسی سے اپنی جان بچانے کی فکر میں گھر بیٹھ گئے۔

سوال: یسوع کے جی اٹھنے کے بعد شاگردوں نے رویہ میں کیا تبدیلی آئی؟

۔ شاگرد تبدیل ہو گئے۔بزدل خوفزدہ بند کمروں میں بیٹھے ہوئے شاگرد اب یسوع کے جی اٹھنے کی خوشخبری کو دلیری سے سُنا رہے تھے۔ یسوع کے جی اٹھنے کی سچائی کو وضاحت اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں

سوال: یسوع کے جی اٹھنے کی حتمی گواہی کیا ہے؟

۔ قبر میں کپڑے ویسے ہی پڑے تھے

۔ یسوع 40 دن تک کم از کم 10 گروہوں کو دکھائی دیا جس میں سے 500 لوگوں کا ایک گروہ تھا۔

سبق نمبر ۸۔کیا بائبل مُقدس کی تعلیم سچی ہے۔

آج کی سنہلی آیت۔

۲تمیتھیس ۳:۱۶ " ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لیے فائدہ مند بھی ہے"۔

سبق کا مقصد

معقول شہادت پیش کرنا کہ بائبل مُقدس خدا کا کلام ہے اور بائبل مُقدس کی تعلیم سچی ہے۔

نظر ثانی:۔

سوال: سچائی کیا ہے؟۔

۔ سچ باطل کا الٹ ہے۔سچائی کسی چیز کی حقیقی حالت ہے۔

تعارف:۔

بائبل مقدس:۔ کتابوں میں سب سے زیادہ بکنے والی کتاب ہے۔ جہاں جہاں بائبل مُقدس پہنچتی ہے تمام نسلوں اور قوموں سے لوگ اسے قبول کرتے ہیں۔ بادشاہ ہو یا غلام، امیر ہو یا غریب، پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ تمام قسم کے لوگوں نے بائبل مُقدس کے پڑھنے اور سننے سے اپنی زندگیاں تبدیل کی ہیں۔

سوال: آپ کا کیا خیال ہے ایسا کیوں ہے؟

- بائبل مُقدس میں حیران کن دعوے پائے جاتے ہیں۔
- ۲ تمتھیس ۳۔۱۶ "ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کیلیے فائدہ مند بھی ہے"

بائبل مُقدس خدا کا کلام ہے جو خدا نے خود لکھوانا چاہا۔

- امثال ۳۰:۵ " خدا کا ہر سخن پاک ہے"

خدا کہتا ہے کہ اسکا کلام تمام سچائی کا معیار ہے

- زبور ۱۱۹:۱۶۰۔ "تیرے کلام کا خلاصہ سچائی ہے۔

"تیری صداقت کے کل احکام ابدی ہیں"۔

بائبل مُقدس فرماتی ہے کہ خدا کا کلام نہ صرف اس وقت سچا تھا جب اسکو لکھا گیا بلکہ یہ آج بھی سچا ہے اور ابد تک سچا ہے۔

بائبل مُقدس دعویٰ کرتی ہے کہ اس میں آپ پا سکتے ہیں:

- اپنی موجودہ روحانی حالت کے متعلق سچائی۔ رومیوں ۳:۲۳
- خدا نے جو کچھ آپ کے لیے کیا ہے اس سچائی کو یوحنا ۳:۱۶
- اس سچائی کو کہ اپنے بچاؤ(نجات) کے لیے آپ کو کیا کرنا چاہیے۔ رومیوں ۱۰:۹
- اس سچائی کو کہ آپ کیسے زندگی گزاریں اور کیسے خدا کی پرستش کریں۔ رومیوں ۱۲:۱۔۲

ہاں۔ بڑے دعوے لیکن اگر خدا کے دعوے سچے ہیں تو ہم جان جاتے ہیں کہ خدا موجود ہے کہ یسوع خدا کا ابدی بیٹا ہے اور آپ کی زندی کا ایک مقصد اور مطلب ہے۔

سوال: کیا کوئی معقول شہادت موجود ہے جس سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ بائبل مُقدس کے دعوے سچے ہیں؟

- بہت سی شہادتیں ہیں: بائبل مُقدس کی ترتیب و طریقہ۔ علم قدیم کی تحقیقات، بائبل مُقدس میں موجود سائنسی معلومات کی سچائی، شخصی گواہی پیشنگوئیوں کی تکمیل۔

بائبل مُقدس کی تعلیم کے سچ ہونے کے متعلق شہادت

بائبل مُقدس کا مرتب کیا جانا

۲ تمیتھس ۱۶:۳

بائبل مُقدس کے متعلق تین حیران کن نکات کو دیکھیں

۱۔ چالیس سے زیادہ مصنفوں نے بائبل مُقدس کے لکھنے میں حصہ لیا۔ بائبل مُقدس آدمیوں نے خدا کے پاک روح کی ہدایت سے لکھی ان کے دعوے یا تو سچ ہیں یا غلط۔ اگر ان کے دعوے غلط ہیں تو یہ آدمی جھوٹ بول رہے تھے یا جنونی تھے۔ پھر بھی پوری بائبل مُقدس بہترین ضابطہ اخلاق پیش کرتی ہے جو آج تک کسی اور نے نہیں دیا۔ کیا یہ جنونی انسان کر سکتے تھے؟

۲۔ بائبل مُقدس پندرہ سو 1500 سال سے زیادہ عرصہ میں لکھی گئی۔ لیکن پھر بھی بائبل مُقدس کی تعلیم آج کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔ یہ محض اتفاق نہیں۔ اگر ان میں سے چند آدمی آج بھی ہوتے۔ درحقیقت جب وہ آدمی لکھ رہے تھے ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ ان کے اس کام کو ایسے اکٹھا کیا جائے گا۔ جیسے آج بائبل مُقدس ہمارے ہاتھ میں ہے۔ بائبل مُقدس میں کہیں پر بھی یہ شہادت نہیں کہ اس کے لکھاری جھوٹ لکھ رہے تھے یا حالیہ وقعات کو ملا کو معلومات پہنچا رہے تھے۔

۔ اگرچہ بائبل مُقدس پندرہ سو سالوں میں 40 مختلف لوگوں نے لکھی بائبل مُقدس کا ایک ہی مرکزی پیغام ہے: بنی نوع انسان کی نجات کے لیے خدا کا محبت بھرا منصوبہ

سوال: یہ سب کیسے ہوا؟

۔ اس کے لیے ایک ہی مناسب جواب ہے۔ جو کچھ خدا مجھ سے اور آپ سے گفتگو/ کلام کرنا چاہتا تھا اُس نے لکھاریوں پر مختلف ادوار میں ظاہر کر دیا

بائبل مُقدس فرماتی ہے ۲ پطرس ۱:۲۱ " کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے"

ایک بات واضح ہے کہ بائبل مُقدس کا ماخذ خدا ہے نہ کہ انسان۔ خدا نے ہر لکھاری کو استعمال کیا لیکن کیا لکھنا تھا خدا نے ان کی رہنمائی کی۔

آرکیالوجی:۔ (آثارِ قدیمہ کا علم)

امثال ۵:۳۰ "خدا کا ہر سخن پاک ہے"

بائبل مُقدس تاریخ کی درست معلومات سے بھری پڑی ہے۔ آج تک کوئی علم آثار قدیمہ کی دریافت بائبل مُقدس کو غلط ثابت نہ کر سکی۔ ماہرین آثار قدیمہ بائبل مُقدس کی رہنمائی میں حیران کن دریافتیں کرتے ہیں۔ قدیم شہر تعمیر کیے گئے اور اسی جگہ پھر

آباد کیے گئے۔اس طرح ہموار سطحیں باقی رہ جاتی ہیں اوراسی طرح ماہرینِ آثارقدیمہ ان نشانات سے جوانہیں ملتے ہیں تاریخ کااندازہ لگاتے ہیں اوپری سطحیں دورجدید کے آثار کا بتاتی ہیں جبکہ نچلی سطحیں قدیم آثار کی نشاندہی کرتی ہیں۔ مثال کے طور پرآج بہت سے گرجا گھر اور سکول کی عمارات ایسی ہیں جن کے نام انکے بانیوں کے نام پر ہیں۔ اکثراوقات جب عمارات کو مخصوص کیا جاتا تو اس عمارات کے بانی کے اعزاز میں اسکے نام اورتاریخ کے ساتھ ایک تختی عمارات میں لگائی جاتی۔ان قدیم شہروں میں یہی ہوتا تھا۔بعض اوقات عمارت کے بنیاد کے پتھر پر بانی کے احترام میں نام کنندہ ہوتے تھے۔بادشاہوں نے ہیکل کے دروازوں پراپنے نام کنندہ کیے ہوتے۔ان تمام شہادتوں کو اکٹھا کرتے ہوئے اور انکا قریبی مقامات کے ساتھ موازنہ کرکے ماہرین آثارِقدیمہ ہمیں بہتراندازہ دے سکتے ہیں کہ کس نے کب کیا کیا۔

ماہرین آثارِقدیمہ گھروں، کاروباری لین دین، کتابی اور دوسری معلومات کو اکٹھا کرتے اوراس کی مدد سے اس شہراوراسکی تہذیب کی ترقی کا اندازہ کرسکتے ہیں۔درحقیقت آثارقدیمہ کا ایک مقام ایک شہر کی تاریخ کا ایک بڑا اباب ہے۔

سوال: علم آثارقدیمہ بائبل مُقدس کی سچائی کوثابت کرنے کے لیے کس طرح معقول شہادت پیش کرتا ہے؟

- آثارقدیمہ کی دریافتیں:

☆ بائبل مُقدس میں واقعات کی سچائی کوثابت کرتی ہے۔

☆ بائبل مُقدس کی کہانیوں میں موجودافراداور مقامات کے پس منظر کی معلومات فراہم کرتی ہے۔

مثال کے طور پر سلیمان بادشاہ کے ان شہروں اورطویلوں جن کواس نے تعمیر کروایا تھا کی تباہی ان معلومات سے سلیمان بادشاہ کی اس شان وشوکت کے درست ہونے کا پتہ چلتا ہے جو بائبل مُقدس بیان کرتی ہے۔ یا ابرہام کی کہانی اوراس کے کنعان کی سرزمین کی طرف سفر کو ہی لیجئے۔آثارقدیمہ سے ابرہام کے آبائی علاقہ اُر کے متعلق بہت سی معلومات ملی ہے۔اُر بہت زیادہ ترقی یافتہ شہر تھا۔اس لیے ابرہام کے یہ بڑے ایمان کی بات تھی کہ اس نے ایسے ترقی یافتہ ملک کو ایک انجانی سرزمین کے لیے چھوڑ دیا۔

اگرچہ علمِ آثارقدیمہ کی شہادتیں بائبل مُقدس کی سچائی کو بیان نہیں کرتیں لیکن یہ ہمارے علم کو گہرائی بخشتی ہیں اور بائبل مُقدس کے واقعات اور کہانیوں کی حقیقت کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو شاید ابہام پیدا ہوتا۔

سائنسی درستی

زبور ۱۹:۱-۴ "آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے اور فضا اس کی دستکاری دکھاتی ہے۔دن سے دن بات کرتا ہےاوررات کو رات حکمت سکھاتی ہے، نہ بولنا نہ کلام نہ اُنکی آواز سنائی دیتی ہے انکا سُر ساری زمین پراورانکا کلام دنیا کی انتہا تک پہنچا ہے۔ اس نے آفتاب کے لیے اُن میں خیمہ لگایا ہے"۔

جدید سائنس کے بہت سے اصول جنہیں سائنس نے ثابت کیا سینکڑوں ہزاروں سال پہلے سے ہی بائبل مُقدس میں قدرت کے حقائق کے طور پر موجود تھے۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ جب یہ حقائق لکھے گئے یہ اکثر زمانے کے تقاضوں کے خلاف تھے۔ جیسے کہ

زمین گول ہے۔(یسعیاہ ۴۰:۲۲)

فضا کی گردش (واعظ ۱:۶)

زندگی کے عوامل میں خون کی اہمیت۔

زمین میں کششِ ثقل کے میدان کی موجودگی (ایوب ۲۶:۷)

اگر چہ یہ تمام حقائق تکنیکی زبان میں نہیں لکھے گئے جیسا کہ آج ہم جانتے ہیں پھر بھی یہ تمام بیانات آج کے سائنسی حقائق کی مطابقت میں ہیں

ذاتی تجربہ:

زبور ۱۲۱:۱۔۲ "میں اپنی آنکھیں پہاڑوں کی طرف اٹھاؤنگا۔میری کمک کہاں سے آئیگی؟ میری کمک خداوند سے ہے جس نے آسمان اور زمین کو بنایا"۔

ذاتی گواہی کسی بھی شہادت کی طرح معقول اور قابل قبول ہے۔کروڑوں لوگوں نے ذاتی گواہی سے سیکھا ہے کہ:

- بائبل مُقدس کے وعدے سچے ہیں
- اسکی نصیحت اعلیٰ ہے۔
- اسکے احکام اور پابندیاں دانشمندانہ ہیں
- اسکا نجات کا پیغام آج کے لیے بھی ہے اور مستقبل کے لیے بھی۔

سبق نمبر ۹ " کیا میں آپ کو نہیں جانتا /جانتی؟"

کیا بائبل مُقدس سچ کہتی ہے؟ (حصہ دوئم)

آج کی سنہلی آیت۔

یرمیاہ ۲۸:۹ "وہ نبی جو سلامتی کی خبر دیتا ہے جب اُس نبی کا کلام پورا ہو جائے تو معلوم ہوگا کہ فی الحقیقت خداوند نے اُسے بھیجا ہے۔"

سبق کا مقصد

تکمیل شدہ پیشنگوئیوں کے ذریعہ سے معقول شہادت پیش کرنا کہ بائبل مُقدس خدا کا کلام ہے اور بائبل مُقدس سچی کتاب ہے۔

زیر بحث سوال

اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کو مستقبل میں جانیں تو آپ کیا کریں گے؟

تعارف:۔

مسیح اسرائیل کا موعودہ (وعدہ کیا گیا) نجات دہندہ۔مسح شدہ۔مسیح عمانوایل خدا کا بیٹا۔کیا وہ آیا ہے؟ اور اگر وہ آیا ہے تو ہم کسطرح جانیں گے؟ یقیناً اس کے لیے شواہد ہونے چاہیں۔

اس سبق میں ہم ان تمام شواہد کو دیکھیں گے جو ہمیں مسیح کے متعلق آگاہی دیتے ہیں تاکہ ہم اُسے پہچان سکیں۔خصوصاً ہم پرانے عہد نامہ کی ان تمام پیشنگوئیوں کو دیکھیں گے جو تمام کی تمام ایک شخص۔یسوع مسیح میں پوری ہوئی ہیں۔

کیا میں آپ کو نہیں جانتا/جانتی؟

یسعیاہ ۴۰:۳۔۵

"پکارنے والے کی آواز!بیابان میں خداوند کی راہ درست کرو۔صحرا میں ہمارے خدا کے لیے شاہراہ ہموار کرو۔ہر ایک نشیب اونچا کیا جائے اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلا پست کیا جائے اور ہر ایک ٹیڑھی چیز سیدھی اور ہر ایک ناہموار جگہ ہموار کی جائے اور خدا کا جلال آشکارا ہوگا اور بشر اسکو دیکھیگا کیونکہ خداوند نے اپنے مُنہ سے فرمایا ہے"۔

سوال: پیشن گوئی کیا ہے؟

- پیشنگوئی خدا کی طرف سے پیغام ہے یا یہ کہنا کہ مستقبل میں کیا ہوگا۔

سوال: خدا نے لوگوں (ایلیاہ،یسعیاہ،یرمیاہ۔۔۔۔) کو اپنا پیغام لے جانے کے لیے چُنا جن کو پیغمبر یا نبی کہا جاتا ہے اور اس نے انکو ان لوگوں کی طرف بھیجا جن کو وہ پیغام پہنچانا چاہتا تھا۔

سوال: ہمیں کیسے معلوم ہو کہ مخصوص پیشنگوئی خدا کی طرف سے ہے؟

- بائبل مُقدس فرماتی ہے یرمیاہ ۲۸:۹

"وہ نبی جو سلامتی کی خبر دیتا ہے جب اُس نبی کا کلام پورا ہو جائے تو معلوم ہوگا کہ فی الحقیقت خداوند نے اسے بھیجا ہے'۔

بائبل مُقدس کی ہر پیشنگوئی یا کلام پورا ہوا ہے جب اس کے پورے ہونے کا وقت آ گیا ہے۔بعض واقعات ابھی وقوع پذیر نہیں ہوئے لیکن وہ ضرور وقت پر پورے ہوں گے۔

آیئے مسیح کے متعلق چند مخصوص پیشنگوئیوں کو دیکھیں۔

اُس کے آنے کا وعدہ ہم اُسکو کیسے پہچانیں گے۔ اُس کی پیدائش اُس کی موت اور اُسکا جی اٹھنا، ہم دیکھیں گے کہ یسوع کسطرح ان پیشنگوئیوں کو پورا کرتا ہے۔

آنے والے مسیح کے متعلق پیشنگوئی

ملاکی ۳:۱ " دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجونگا اور وہ میرے آگے راہ درست کرے گا اور خداوند جسکے تم طالب ہو نا گہان اپنی ہیکل میں آ موجود ہوگا، ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزومند ہو آئیگا رب الافواج فرماتا ہے"۔

یہ آیت مبارکہ بیان کرتی ہے کہ مسیح آئے گا جب تک کہ ہیکل قائم ہے۔ یہ جاننا دلچسپی سے خالی نہیں کہ وہ ہیکل جسکا ذکر اس آیت مبارکہ میں کیا گیا ہے 70 عیسوی میں تباہ کی گئی تھی اور ابھی تک دوبارہ تعمیر نہیں کی گئی۔ اسکا مطلب ہے کہ مسیح کو 70 عیسوی سے پہلے آنا تھا:

اِس پیشنگوئی کا پورا ہونا۔ لوقا ۲:۲۱۔۳۲

"جب آٹھ دن پورے ہوئے اور اُسکے ختنہ کا وقت آیا تو اس کا نام یسوع رکھا گیا جو فرشتہ نے اسکے رحم میں پڑنے سے پہلے رکھا تھا۔ پھر جب موسیٰ کی شریعت کے موافق انکے پاک ہونے کے دن پورے ہو گئے تو وہ اُسکو یروشیلم میں لائے تا کہ خداوند کے آگے حاضر کریں۔ (جیسا کہ خداوند کی شریعت میں لکھا ہے کہ ہر ایک پہلوٹھا خداوند کے لیے مُقدس ٹھہریگا "اور خداوند کی شریعت کے اس قول کے موافق قربانی کریں کہ قُمریوں کا ایک جوڑا یا کبوتر کے دو بچے لاؤ اور دیکھو یروشلم میں شمعون نام ایک آدمی تھا اور وہ آدمی راستباز اور خداترس اور اسرائیل کی تسلی کا منتظر تھا اور روح القدس اُس پر تھا اور اُسکو روح القدس سے آگاہی ہوئی تھی کہ جب تک تو خداوند کے مسیح کو دیکھ نہ لے موت کو نہ دیکھیگا۔ وہ روح کی ہدایت سے ہیکل میں آیا اور جس وقت ماں باپ اُس لڑکے یسوع کو اندر لائے تا کہ اُسکے لیے شریعت کے دستور پر عمل کریں تو اس نے اسے گود میں لیا اور خدا کی حمد کر کے کہا کہ اے مالک اب تو اپنے خادم کو اپنے قول کے موافق سلامتی سے رخصت کرتا ہے۔ کیونکہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھ لی ہے۔"

مسیح کو پہچانے جانے کے متعلق پیشنگوئی:۔ (یسعیاہ ۶۱:۱)

" خداوند خدا کی روح مجھ پر ہے کیونکہ اُس نے مجھے مسح کیا تا کہ حلیموں کو خوشخبری سناؤں اس نے مجھے بھیجا ہے کہ شکستہ دلوں کو تسلی دوں قیدیوں کے لیے رہائی اور اسیروں کے لیے آزادی کا اعلان کروں"۔

اس پیشنگوئی کا پورا ہونا۔ مرقس ۱:۱۰۔۱۱

"اور جب وہ پانی سے نکل کر اُوپر آیا تو فی الفور اُس نے آسمان کو پھٹتے اور روح کو کبوتر کی مانند اپنے اوپر اترتے دیکھا۔ اور

آسمان سے یہ آواز آئی کہ تُو میرا پیارا بیٹا ہے تجھ سے میں خوش ہوں"

لوقا ۷:۲۲

"اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ جو کچھ تم نے دیکھا اور سُنا ہے جا کر یوحنا سے بیان کردو کہ اندھے دیکھتے ہیں، لنگڑے چلتے پھرتے اور کوڑھی پاک صاف کیے جاتے ہیں بہرے سنتے ہیں، مردے زندہ کیے جاتے ہیں، غریبوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہے"

سوال: بائبل مُقدس میں غلاموں اور قیدیوں سے کیا مراد ہے؟

- بائبل مُقدس میں گناہ قید کی علامت ہے اور وہ لوگ جو گناہ کی قید میں ہیں وہ اس کے غلام ہیں۔

سوال: بائبل مُقدس کونسی خوشخبری کا ذکر کرتی ہے؟

- یسوع نجات دہندہ ہے۔ مسیح جو اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا

سوال: بائبل مُقدس کے مطابق غریب کون ہیں؟

- وہ لوگ جو اس خوشخبری کو کہ یسوع ہی نجات دہندہ ہے سنتے اور قبول کرنے کی آرزو رکھتے ہیں

- مسیح کی پیدائش کے متعلق پیشنگوئی: یسعیاہ ۹:۱۴

"لیکن خداوند آپ تم کو ایک نشان بخشیگا۔ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اس کا نام عمانوایل رکھے گی۔

میکاہ ۵۔۲

"لیکن اے بیت الحم افراتاہ اگرچہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لیے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا اور میرے حضور اسرائیل کا حاکم ہوگا اور اُسکا مصدر زمانہ سابق ہاں قدیم الایام سے ہے"

اس آیت مبارکہ میں اُن تمام ممکنہ مقامات کا ذکر ہے جہاں مسیح کی پیدائش ہوسکتی تھی لیکن مسیح کی پیدائش ایک چھوٹے سے شہر بیت الحم میں ہوئی۔

ان پیشنگوئیوں کا پورا ہونا: لوقا ۲:۱۔۷

"ان دنوں میں ایسا ہوا کہ قیصر اوگوستس کی طرف سے یہ حکم جاری ہوا کہ ساری دنیا کے لوگوں کے نام لکھے جائیں اور سب لوگ نام لکھوانے کے لیے اپنے اپنے شہر کو گئے یوسف بھی اپنے شہر ناصرۃ سے داوٗد کے شہر بیت الحم کو گیا کیونکہ وہ داوٗد کے گھر سے تھا تاکہ اپنی منگیتر مریم کے ساتھ جو حاملہ تھی نام لکھوائے۔ جب وہ وہاں تھے تو ایسا ہوا کہ اس کے وضعِ حمل کا وقت آ پہنچا اور اسکا پہلوٹھا بیٹا پیدا ہوا۔ اُس کو اُس نے کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ ان کے واسطے سرائی میں جگہ نہ تھی"

مسیح کے دکھوں کی پیشنگوئی: یسعیاہ ۵۳:۷

"وہ ستایا گیا تو بھی اس نے برداشت کی اور منہ نہ کھولا۔ جس طرح برہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اور جسطرح بھیڑ اپنے

بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہوتی ہے اُسی طرح وہ خاموش رہا"

بائبل مُقدس میں یسوع کو خدا کا برہ کہا گیا ہے۔ یہ وہ برہ تھا جو گناہوں کی معافی کے لیے ہیکل میں قربان کیا جاتا تھا۔

اس پیشنگوئی کا پورا ہونا: متی ۲۷: ۱۲۔۱۴

" اور جب سردار کاہن اور بزرگ اُس پر الزام لگا رہے تھے اس نے کچھ جواب نہ دیا اس پر پیلاطس نے اس سے کہا کیا تُو نہیں سنتا یہ تیرے خلاف کتنی گواہیاں دیتے ہیں۔ اُس نے ایک بات کا بھی جواب نہ دیا یہاں تک کہ حاکم نے بہت تعجب کیا"۔

مسیح کی موت کی نوعیت کے متعلق پیشنگوئی: یسعیاہ ۵۳: ۵

" حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لیے اُس پر سیاست ہوئی تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں"۔

یسعیاہ کی پیشنگوئی کے 800 سال بعد مسیح کی مصلوبیت ہوئی۔

سوال: یسوع کو کیوں مصلوب کیا گیا یسعیاہ اس کا کیا سبب بیان کرتا ہے؟

- ہمارے گناہوں اور بدکرداریوں کے باعث

اس پیشنگوئی کی تکمیل: متی ۲۷: ۲۶

"اس پر اُس نے برابا کو اُنکی خاطر چھوڑ دیا اور یسوع کو کوڑے لگوا کر حوالہ کیا کہ مصلوب ہو"۔

مسیح کے جی اٹھنے کی پیشنگوئی:۔ متی ۲۸: ۱۔۷

" اور سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹتے وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُترا اور پاس آ کر پتھر کو لڑھکا دیا اور اُس پر بیٹھ گیا اُسکی صورت بجلی کی مانند تھی اور اُسکی پوشاک برف کی مانند سفید تھی اور اُس کے ڈر سے نگہبان کانپ اٹھے اور مردہ سے ہو گئے فرشتہ نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اٹھا ہے آؤ یہ جگہ دیکھو جہاں خداوند پڑا تھا اور جلد جا کر اُس کے شاگردوں سے کہو کہ وہ مُردوں میں سے جی اٹھا ہے اور دیکھو وہ تم سے پہلے گلیل کو جاتا ہے۔ وہاں تم اُسے دیکھو گے۔ دیکھو میں نے تم سے کہہ دیا ہے"۔

یسوع کے متعلق بائبل مُقدس میں مزید وضاحتیں موجود ہیں تاکہ آپ جان سکیں کہ وہی نجات دہندہ ہے خدا کا بیٹا ہے

یسوع کا خاندان:

- نوح کے تین بیٹے تھے۔ دنیا کے تمام لوگ انہی تین مردوں سے ہیں۔ خدا کے منصوبہ کے مطابق مسیح نوح کے بیٹے سم کی نسل سے تھا۔

۔ اس لڑی میں آ گے جا کر ہم دیکھتے ہیں مسیح ابرہام کی نسل سے تھا ابرہام کے بیٹے کا نام اضحاق تھا۔

۔ اضحاق کے دو بیٹے تھے۔ یعقوب اور عیسو۔ خدا نے یعقوب کی لڑی کو مسیح کی آمد کے لیے چُنا۔

۔ یعقوب (جس کو بعد میں اسرائیل کا نام دیا گیا) کے بارہ بیٹے تھے (اور ایک بیٹی) خدا نے یہوداہ کی نسل کو مسیح کی آمد کے لیے چنا

۔ یہوداہ کے قبیلے سے داؤد بادشاہ تھا۔ خدا نے داؤد کو کہا کہ وہ اس کے تخت کو ابد تک قائم رکھے گا۔ (مسیح کی بادشاہی کے وسیلہ سے)

۔ متی ۱:۱۶۔

"اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا۔ یہ اس مریم کا شوہر تھا جس سے یسوع پیدا ہوا جو مسیح کہلاتا ہے" فرق کسی کا بھی ہو لیکن یسوع مسیح کے طور پر

۔ پرانے عہدنامے میں 60 بڑی پیشنگوئیاں ایسی ہیں جو مسیح کے بارے میں ہیں اور سب ایک شخص یسوع مسیح میں پوری ہوتی ہیں۔

۔ ان پیشنگوئیوں میں صرف 8 ایسی ہیں جو ایک شخص میں پوری ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں 10x1=۱۷ اس طرح یہاں ایک شخص ان واقعات میں فرق بیان کرتا ہے

۔ قانونِ امکانیت کے مطابق یسوع مسیح کے طور پر حکمران ہے۔

یسوع میں جو پیشنگوئیاں پوری ہوئیں انسانوں کی بنائی ہوئی کیوں نہیں ہوسکتیں

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ پیشنگوئیاں جو یسوع کی زندگی میں پوری ہوئیں انسانوں نے ان کو یسوع کی زندگی کے واقعات کے ساتھ خود مطابقت قائم کر کے بیان کر دیا تھا۔ یہ ایک دلچسپ سوچ ہے لیکن تین نکات پر غور کریں

۱۔ جن لوگوں نے یہ پیشن گوئیاں تحریر کیں انکو انکے پورا کرنے پر کوئی اختیار نہ تھا۔ مسیح کے متعلق تمام پیشنگوئیاں اُسکی آمد سے کم سے کم 400 سال پہلے کی گئیں۔

۲۔ بائبل مُقدس کا عبرانی سے یونانی میں ترجمہ یسوع کی آمد سے 100 سال پہلے کیا گیا۔ ایسا ممکن ہی نہیں کہ یہ پیشنگوئیاں من گھڑت ہوں اور پھر ان کا تعلق مسیح کی زندگی سے جوڑ دیا گیا ہو۔

۳۔ یسوع میں جو پیشنگوئیاں پوری ہوئیں ان میں سے آدھی ایسی تھیں جن پر اُسے اختیار نہ تھا۔ اُسکے آباؤاجداد کون ہوں وہ کہاں پیدا ہو، صلیب پر جان دینے کے بعد سپاہیوں کا اسکے کپڑوں پر قرعہ ڈالنا وغیرہ

خلاصہ:۔

- مسیح کا نسب نامہ، اُسکی جائے پیدائش، وقتِ آمد، پیدائش کا طریقہ کار ان تمام باتوں کی پیشنگوئی ہوچکی تھی اور یہ پیشنگوئیاں ایک شخص یسوع مسیح میں پوری ہوئیں۔

یسوع مسیح ہے۔ خدا کا موعودہ بیٹا اور چونکہ یسوع خدا کا بیٹا ہے اس لیے آپ جان سکتے ہیں کہ خدا کا کلام، بائبل مُقدس جو کہتی ہے سچ ہے۔

سبق نمبر 10 اسے منتقل کریں. Pass it on

بائبل مُقدس جو فرماتی ہے کیا سچ ہے؟ (حصہ سوئم)

آج کی سنہلی آیت:۔ ۲ پطرس ۱:۱۶

" کیونکہ جب ہم نے تمہیں اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آمد سے واقف کیا تھا تو دغا بازی کی گھڑی ہوئی کہانیوں کی پیروی نہیں کی تھی بلکہ خود اُسکی عظمت کو دیکھا تھا"

سبق کا مقصد

معقول شہادت پیش کرنا کہ بائبل مُقدس آج بھی وہی ہے جیسے اسوقت جب اسے لکھا گیا تھا۔

دوہرائی

یقین دہانی کے لیے بہت سے شواہد موجود ہیں کہ بائبل مُقدس سچی ہے۔

- بائبل مُقدس کی ترتیب
- آثار قدیمہ کے شواہد
- بائبل مُقدس میں موجود سائنسی معلومات کی درست ہونا
- شخصی گواہی اور تکمیل شدہ پیشنگوئیاں

تعارف

بچوں (اور انکے والدین کو) دائرے میں بٹھائیں، گروپ لیڈر اپنی دہنی طرف والے شخص کو پیغام دے گا۔ اسی طرح ہر شخص ایک دوسرے کو یہ پیغام پہنچائے گا جو اس نے اپنی دہنی طرف سے سُنا۔ دوبارہ آپ تک پہنچتا ہے اُسے دہرائیں جو آپ نے ابھی سنا ہے اور پھر اصلی پیغام دوبارہ گروپ میں دوہرائیں۔

پیغام یہ تھا: " ابتدا میں کلام تھا کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔"

زیرِ بحث سوالات:

- کیا پیغام لفظ بہ لفظ درست پہنچتا ہے؟ کیا پیغام کا مطلب اپنے اصل مطلب سے تبدیل ہوتا ہے؟

- کھیل کے آخر پر اگر پیغام اصل پیغام سے تبدیل ہوگیا ہے تو آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہوا؟
- جب کوئی شخص پیغام کو آگے پہنچاتا ہے تو وہ درست طور سے اسے نہیں دہراتا۔

اسے منتقل کریں Pass it on

ابھی آپ نے ٹیلی فون گیم سے جو سیکھا ہے اُسے ذہن میں رکھتے ہوئے ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ بائبل آج بھی اصل متن کی طرح ہی ہے؟ دوسرے لفظوں میں ہم کیسے یقین کر سکتے ہیں کہ بائبل مُقدس کی آج کی کتابیں اصل متن ٹھیک ٹھیک ہم تک پہنچاتی ہیں۔؟

پرانے عہدنامے سے شہادت:۔

چھاپہ خانہ کی ایجاد سے پہلے، کاتبین پاک صحیفوں کو ہاتھ سے لکھتے یہ کاتبین اپنے کام کے ماہر ہوتے اور محتاط انداز رکھتے تھے۔ چونکہ وہ خدا کا کلام لکھ رہے تھے انہوں کے اپنے کام کی درستگی میں بہت زیادہ احتیاط سے کام لیا۔

سوال: ہم جتنے بھی محتاط ہوجائیں پھر بھی ہم سے غلطی سرزد ہوجاتی ہے۔انسانی غلطی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔؟

- پرانا عہدنامہ کو عبرانی میں لکھا گیا اور بعد میں اسکا لاطینی اور یونانی ترجمہ ہوا۔جب لاطینی اور یونانی تراجم کا موازنہ اصل زبان عبرانی سے کیا جاتا ہے تو موجودہ تمام تراجم جو ہمارے پاس ہیں اصل زبان کے عین مطابق پائے گئے ہیں۔

پرانے عہدنامہ کی قدیم ترین مکمل نقل 900 عیسوی سے موجود ہے یہ 900 عیسوی کی نقل میزوریٹک (Massoretic) ٹیکسٹ کہلاتی ہے۔

کیونکہ یہ یہودیوں کے مورخین کے ایک گروہ میزوریٹس (Massoretes) سے منسوب ہے۔

سوال: ہم کیسے جانتے ہیں کہ یہ مسودے جو 900 عیسوی سے بھی پرانے ہیں درست حالت میں محفوظ ہیں؟

- اس سوال کا جواب 20 ویں صدی کے آثار قدیمہ کی اہم دریافت سے دیا جاسکتا ہے جو بحرمردار کے طومار ہیں۔

یہودیوں کا ایک گروہ قمرام نامی ایک جگہ میں 150 ق م سے 70 عیسوی تک رہا اس آبادی کے آدمیوں کا ایک گروہ پاک نوشتوں کو پڑھنے اور انکی نقل تیار کرنے میں مصروف رہتے۔جب انہوں نے سنا کہ رومی اسرائیل پر حملہ کرنے والے ہیں انہوں نے ان طوماروں کو مٹی کے مٹکوں میں ڈال دیا اور ان کو محفوظ رکھنے کے لیئے بحرِ مردار کے ساتھ ایک وادی کے غاروں میں چھپادیا۔1947ء میں یہ طومار ملے اور ان کو بحرمُردار کے طومار کہا جانے لگا۔

سوال: بحرمُردار کے یہ طومار کیوں اسقدر اہم ہیں؟

بحرمُردار کے یہ طومار جب ملے تب یہ ممکن تھا کہ ان کا موازنہ ہزاروں سال پرانے پاک نوشتوں سے کیا جائے جب ان طوماروں کا موازنہ Massoretic Text سے کیا گیا دونوں مسودے بہت حد تک ایک جیسے تھے۔جو تھوڑے بہت فرق

ملے ان سے پاک نوشتوں کا مطلب تبدیل نہیں ہوا۔

سوال؛ لیکن کیا یہ میزوریٹک نقل اصل صحیفوں کا درست ترجمہ ہے؟

۔ بحرِمُردار کے طومار ہی اسکا جواب ہیں۔ پرانے عہد نامہ کا ایک پرانا ترجمہ موجود ہے جسکو ہفتادی(Septuagint) ترجمہ کہتے ہیں۔ یہ ترجمہ 200ق م کا ہے۔ جب اِس ترجمے کا موازنہ بحرِمُردار کے طوماروں سے کیا جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ دونوں ایک جیسے ہیں۔

یہ بات واضح ہے کہ بائبل مُقدس کو بڑی احتیاط سے 200ق م سے ہی محفوظ کیا گیا ہے اور آج جو پاک نوشتے ہمارے ہاتھوں میں ہیں بالکل اصل جیسے ہی ہیں ان میں کوئی ردوبدل نہیں

نئے عہد نامہ سے شہادت/ ثبوت:

آج نئے عہد نامہ کے مسودوں کی 4000 سے زیادہ نقول موجود ہیں۔ ان مسودوں کی نقول مختلف طریقوں سے تیار کی گئیں اور علماء اس بات پر متفق ہیں کہ ہمارے پاس اصل کلام پاک کی 99.9 فیصد نقول موجود ہیں

سوال: لکھائی کے مختلف طریقوں کی نقول کو رکھنا ہمارے لیے کیوں ضروری ہے؟

۔ بائبل مُقدس کی ان نقول کی ضرورت اس لیے ہے تاکہ جب کبھی بائبل مُقدس میں تبدیلی کا سوال ہو تو ان کا موازنہ آج سے کیا جائے کلام پاک کی پہلی نقل ایک درخت کی چھال پر تیار کی گئی یہ ایک عام میٹریل تھا جو مسیحت کی ابتداء میں لکھائی کے لیے استعمال ہوا۔ پاپائرس کو رق (چمڑے) سے بدل دیا گیا جو وسطی ادوار میں استعمال ہوتا رہا۔ رق کی جگہ کاغذ نے لے لی اور یہ آج تک استعمال ہو رہا ہے۔

اگر بائبل مُقدس کی ان مختلف طریقوں کی تحریروں کا موازنہ کیا جائے تو الفاظ میں کوئی تبدیلی نہیں ملتی اور نہ ہی انکے مفہوم میں کوئی فرق ہے۔ جیسے کے پرانے عہد نامے کے ساتھ نیا عہد نامہ کو نقل کر کے بڑی احتیاط سے محفوظ کیا گیا ہے۔

سوال: جو نئے عہد نامہ میں لکھا گیا اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ بالکل درست لکھا گیا؟

۔ سب سے پہلے ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ جو کچھ لکھا گیا وہ درست ہے۔ چاہے مصنف نے تضادات رکھے ہوں یا بیانات درست نہ ہوں ایک طریقہ ہے جس سے جان سکتے ہیں کہ جو کچھ لکھا گیا تھا درست لکھا گیا اور یہ طریقہ ہے عینی شاہدین کا بیان۔ وہ اشخاص جو عینی شاہد تھے یا جنھوں نے عینی شاہدوں کے بیانات کو درج کیا تھا انہوں نے یہ نیا عہد نامہ لکھا۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے لوقا ۱:۱۔۴ "چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں انکو ترتیب وار بیان کریں جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے انکو ہم تک پہنچایا۔ اس لیے اے معزز تھیفلس میں

نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے اُنکو تیرے لیے ترتیب سے لکھوں۔ تاکہ جن باتوں کی تُو نے تعلیم پائی ہے اُنکی پختگی تجھے معلوم ہو جائے"

2 پطرس ۱:۱۶ " کیونکہ جب ہم نے تمہیں اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آمد سے واقف کیا تھا تو دغا بازی کی گھڑی ہوئی کہانیوں کی پیروی نہیں کی تھی بلکہ خود اُسکی عظمت کو دیکھا تھا"

نیا عہدنامہ یسوع کے متعلق ان لوگوں کی زبانی ہے جو یسوع کی زمینی خدمت کے دوران زندہ تھے اور اس کی قدرت کے کاموں کو دیکھتے تھے وہی لوگ ان باتوں کو جو یسوع کی قدرت کے متعلق لکھی گئیں درست یا غلط قرار دے سکتے تھے

سوال: کیا ایسا ممکن ہے کہ نئے عہدنامے کی باتیں جب واقع ہوئیں اسوقت لفظ بہ لفظ بیان کی گئیں اور اس کے بعد وقت کے ساتھ ساتھ یہ محض کہانیاں، تاریخ یا تمثیلیں ہی رہ گئی ہوں۔؟

۔ نئے عہدنامہ کی کتابیں یسوع کے بعد کی نسل نے ترتیب دیں ماہرین کا کہنا ہے کہ گھڑی ہوئی کہانیوں یا تاریخی واقعات کو تخلیق کرنے کے لیے 20-50 سال کا عرصہ کافی نہیں ہوتا۔ یسوع کی تعلیم اور حتیٰ کہ اس کا مخصوص کلام آج بھی لوگ یاد رکھ سکتے ہیں۔

سوال: کیا کلامِ مُقدس کے درست ہونے کا کلامِ مُقدس کے علاوہ بھی کوئی اور ثبوت موجود ہے؟

علم آثار قدیمہ نے اسکے درست ہونے کی تصدیق کر دی ہے اس کے علاوہ وہ تحریریں جو بائبل مُقدس میں نہیں ملتیں لیکن اسی دور میں لکھی گئیں جب اناجیل مقدسہ کے واقعات درج کئے گئے نئے عہدنامہ کی تعلیم و واقعات سے متفق ہیں۔ یہ تحریریں بائبل مُقدس کے ان تمام واقعات کی درستی کی تصدیق کرتی ہیں جو اس میں موجود ہیں۔

خلاصہ:

کیا اس سے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ اگر خدا اپنے کلام کو درست لکھوانا چاہتا تھا کہ وہ ہزاروں سالوں تک محفوظ ہو جائے اس کے لیے وہ ان لوگوں کی رہنمائی بھی کرتا جو لکھنے اور اسے محفوظ کرنے کا کام کر رہے تھے۔

سبق نمبر ۱۱۔ اسباق ۸۔۱۰ کی دہرائی

سبق کی آیت:۔ ۲ تمیتھیس ۳:۱۶

" ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لیے فائدہ مند بھی ہے۔"

سبق کا مقصد:۔

معقول شہادت مہیا کرنا کہ:۔

۔ بائبل مُقدس خدا کا کلام ہے

- بائبل مُقدس سچائی کی کتاب ہے
- بائبل مُقدس کی کتابیں آج بھی وہی ہیں تبدیل نہیں ہوئیں جو اسوقت تھیں جب اِسے لکھا گیا۔

سبق نمبر ۸ کی دوہرائی:۔

کیا حقیقاً بائبل مُقدس کی تعلیم سچی ہے؟

بائبل مُقدس میں کچھ حیران کردینے والے دعوے موجود ہیں:

- بائبل مُقدس خدا کا کلام ہے جو خدا نے خود لکھوایا ۲ تمیتھیس ۳:۱۶
- خدا فرماتا ہے کہ اُسکا کلام سچائی کا اعلیٰ معیار پیش کرتا ہے (امثال ۳۰:۵)
- خدا کا کلام کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے (زبور ۱۱۹:۱۶۰)
- ہماری موجودہ روحانی حالت کے متعلق حقیقت (رومیوں ۳:۲۳)
- خدا نے ہمارے لیے جو کیا اس کے متعلق حقیقت (یوحنا ۳:۱۶)
- اپنی نجات کے کام کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے اس کے متعلق حقیقت (رومیوں 10:9)
- ہمیں کسطرح زندگی گزارنا اور خدا کی پرستش کرنا چاہیے اس کے متعلق حقیقت (رومیوں ۱۲:۱۔۲)

سوال: بائبل مُقدس کی سچائی کی تصدیق کے لیے کیا شہادت موجود ہے؟

- جس طریقے سے بائبل مُقدس کو ترتیب دیا گیا ہے
- علم آثار قدیمہ کی دریافتیں
- بائبل مُقدس میں موجود سائنسی معلومات کا درست ہونا۔
- شخصی گواہی
- تکمیل شدہ پیشنگوئیاں

<u>سبق نمبر 9 کی دوہرائی:۔</u>

کیا حقیقاً بائبل مُقدس کی تعلیم سچی ہے؟ تکمیل شدہ پیشنگوئی/ نبوتی کلام

سوال: نبوتی کلام/پیشنگوئی کیا ہے؟

- پیشنگوئی یا نبوتی کلام خدا کی طرف سے پیغام ہوتا ہے۔ بہت دفعہ یہ مستقبل کے متعلق پیش بینی بھی ہوسکتی ہے۔

سوال: ہمیں کیسے معلوم ہو کہ کوئی مخصوص پیشنگوئی خدا کی طرف سے ہے؟

- بائبل مُقدس فرماتی ہے (یرمیاہ ۲۸:9) "وہ نبی جو سلامتی کی خبر دیتا ہے جب اُس نبی کا کلام پورا ہو جائے تو معلوم ہوگا

کہ فی الحقیقت خداوند نے اُسے بھیجا ہے۔"

بائبل مُقدس کی ہر پیشنگوئی پوری ہوئی ہے۔ جب اس کے پورے ہونے کا وقت پورا ہوا۔ بعض ایسے واقعات ہیں جو ابھی رونما نہیں ہوئے لیکن وہ ضرور ہوں گے۔

پرانے عہد نامہ میں مسیح سے متعلق 60 بڑی پیشنگوئیاں موجود ہیں اور وہ سب یسوع مسیح کی شخصیت میں پوری ہوئیں

- ان پیشنگوئیوں کے کاتبین کو انکی پیش بینوں کے نتائج پر کوئی اختیار نہیں۔ مسیح کے متعلق لکھی گئی تمام پیشنگوئیاں اس کے آنے سے تقریباً کم و بیش 400 سال پہلے کی گئیں تھیں۔
- اصل زبان عبرانی سے بائبل مُقدس کا یونانی ترجمہ 100 سال ق م کیا گیا۔ ان پیشنگوئیوں کو بنانے کا کوئی طریقہ نہ ہو سکتا تھا اور پھر یہ کہ انکا یسوع کی زندگی سے تعلق قائم کریں۔
- یسوع میں جو پیشنگوئیاں پوری ہوں ان میں آدھی پر تو اُسے اختیار بھی نہ تھا۔ اس کے آباؤ اجداد کون ہوں۔ وہ کہاں پیدا ہو۔ اسکی مصلوبیت کے بعد سپاہیوں کا اسکی پوشاک پر قرعہ ڈالنا وغیرہ

<u>سبق نمبر 10 کی دوہرائی</u>

کیا بائبل مُقدس (گزرے ہوئے) کل اور آج یکساں ہے؟

پرانے عہد نامہ سے شہادت:

اس سے پہلے کہ چھاپہ خانہ ایجاد ہوتا مورخین نے بائبل مُقدس کو ہاتھ سے لکھا۔ یہ مورخین پیشہ ور لوگ تھے اور اپنے کام میں بڑے محتاط ہوتے تھے۔ چونکہ وہ خدا کے کلام پر کام کر رہے تھے وہ اپنے کا کو بڑی احتیاط سے درست طور پر سرانجام دینے کے لیے کوشاں تھے۔

سوال: انسان جتنی بھی احتیاط کرلے وہ غلطی کرتا ہے

انسانی غلطی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

- پرانا عہد نامہ عبرانی زبان میں لکھا گیا اور پھر اس کے لاطینی اور یونانی تراجم کیے گئے۔ جب ان یونانی اور لاطینی تراجم کا اصل زبان عبرانی سے موازنہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ تمام تراجم عبرانی سے مطابقت رکھتے ہیں۔

سوال: بحرِ مُردار کے طومار کیوں اتنے اہم ہیں؟

- ان نقول کا ہم 1000 سالہ پرانے نوشتوں کے ساتھ موازنہ کر سکتے ہیں

سوال: جب ہم ان نقول کا موازنہ کرتے ہیں تو ہمیں کیا پتہ چلتا ہے؟

- بڑے فرق صرف ہجوں Spelling اور لکھنے کے انداز Style of writing میں ہیں۔ اتنے معمولی فرق سے

کچھ فرق نہیں پڑتا پاک نوشتوں کے معنوں میں تبدیلی نہیں آئی

نئے عہد نامہ سے شہادت

پاک نوشتوں کی پہلی نقول پیپائرس Payyrus (درختوں کی چھال) پر ہیں یہ وہ عام میٹریل تھا جو ان دنوں مسیحت کے شروع میں لکھائی کے لیے استعمال ہوتا رہا۔ (چمڑے) پر لکھائی نے پیپائرس کی جگہ لے لی۔ جسے وسطی ادوار کے اواخر پر استعمال کیا جاتا تھا۔ پھر کاغذ ہی لکھائی کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے۔

سوال: ہمارے پاس لکھائی کے مختلف ان میٹریلز کا ہونا کیوں ضروری ہے؟

- پاک نوشتوں کی ان نقول کو موازنہ کے لیے بعد کے ادوار میں استعمال کیا جاسکتا ہے تاکہ یہ جانا جاسکے کہ آیا اس میں وقت کے ساتھ کوئی تبدیلی تو نہیں آئی

ان مختلف قسم کی لکھائیوں کا آپس میں موازنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ الفاظ میں کوئی فرق نہیں اور نہ الفاظ کا مفہوم تبدیل ہوا ہے۔ پرانے عہد نامہ کی طرح نئے عہد نامہ کی بھی نقول تیار کی گئی ہیں اور انکو محفوظ کیا گیا ہے۔

سوال: جو کچھ نئے عہد نامہ میں لکھا گیا ہے اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ ہمیں کیسے معلوم ہو کہ اس کو ٹھیک درج کیا گیا ہے؟

- سب سے پہلے تو ہمیں یقین رکھنے کی ضرورت ہے کہ جو کچھ لکھا گیا ہے درست ہے چاہے مصنف نے کوئی متضاد بات کی ہے یا غلط بیانات درج کیے ہیں۔

بہت سے طریقے ایسے ہیں جن کی مدد سے ہم خود جانچ سکتے ہیں کہ جو کچھ لکھا گیا ہے درست درج کیا گیا ہے۔

- عینی شاہدوں کے بیانات

وہ آدمی جنہوں نے یہ باتیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور کانوں سے سنیں۔ یا وہ اشخاص جنہون نے عینی شاہدوں کے بیانات کو نئے عہد نامہ میں درج کیا۔

- نئے عہد نامہ میں یسوع کی زمینی خدمت کے دوران کے واقعات و بیانات ان لوگوں میں گردش کرتے رہتے تھے جو اسوقت موجود تھے۔ یہی لوگ یسوع کے متعلق لکھے گئے مواد کی درستی کی تصدیق کر سکتے تھے۔

سوال: نئے عہد نامے کے واقعات کے رونما ہونے کے بعد کیا یہ ممکن ہے کہ ٹھیک/ درست حالت میں اگلی نسل تک منتقل ہوئے اور وقت گزرنے کے ساتھ یہ کہانیاں، تاریخی واقعات اور تمثیلیں بن گئے۔

یسوع کے بعد کی نسل میں نئے عہد نامہ کی کتابوں کو لکھا اور جمع کیا گیا۔ علماء کے مطابق کہانیوں کو گھڑنے کے لیے 20-50 سال کا عرصہ کافی نہ تھا۔ یسوع کے اعمال واقوال کو لوگ یاد رکھ سکتے تھے۔

سوال: کیا بائبل مُقدس کے علاوہ بھی کوئی ثبوت ہے کہ بائبل مُقدس کے واقعات درست ہیں؟

- علم آثار قدیمہ
- دوسری دیگر تحریریں جو بائبل مُقدس میں سے نہیں لیکن وہ نئے عہد نامہ کی تعلیم سے متفق ہیں۔

سبق نمبر۱۲۔ کیا خدا تک رسائی کے لیے یسوع ہی واحد راستہ ہے؟

آج کے سبق کی آیت:۔ اعمال ۴:۱۲ " اور کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پائیں"

سبق کا مقصد:۔ معقول شہادت پیش کرنا کہ یسوع مسیح ہی کے وسیلہ سے خدا سے شخصی تعلق قائم کیا جا سکتا ہے"

زیر بحث سوال: ہر مذہب دعویٰ کرتا ہے کہ کہ اسی کے پاس خدا کا ٹھیک علم ہے۔ چونکہ ہر مذہب ٹھیک ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا آپ جان سکتے ہیں کہ کون درست ہے؟

دوہرائی:۔

گزشتہ اسباق میں ہم نے خدا کی موجودگی کی معقول شہادت دیکھی۔ یسوع نے خدا ہونے کے دعوے کیے جو کہ درست ہیں۔ بائبل مُقدس خدا کا کلام ہے اور جو بائبل مُقدس آج ہمارے پاس ہے بالکل تبدیل نہیں ہوئی۔

تعارف:۔ کوئی بھی بات ہو لوگ اپنے عقائد کے درست ہونے کو بھی مانتے اور پسند کرتے ہیں۔ خاص طور پر جب مسئلہ مذہب کا ہو۔ کسی مخصوص عقیدے سے تعلق رکھنے والے سب لوگ خدا کے متعلق اپنے عقائد کی سچائی کو جاننا چاہتے ہیں۔ آج کے سبق میں ہم سوالات کے جوابات دیں گے۔

- کیا مسیحت اور دوسرے مذاہب میں بنیادی یکسانیت پائی جاتی ہے؟
- کیا خدا سے شخصی تعلق قائم کرنے کے لیے یسوع مسیح ہی واحد راستہ یا وسیلہ ہے؟

کیا خدا تک رسائی کے لیے یسوع ہی واحد وسیلہ ہے؟

یوحنا ۱۴: ۱۔۷

" تمہارا دل نہ گھبرائے۔ خدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں اگر نہ ہوتے تو میں تمہیں کہہ دیتا۔ میں جاتا ہوں تا کہ تمہارے لیے جگہ تیار کروں اور جب میں تمہارے لیے جگہ تیار کرنے کو جاتا ہوں تو پھر آؤں گا تا کہ تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں تا کہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو اور تم اس راہ کو جانتے ہو۔ توما نے اس سے کہا خداوند ہم نہیں جانتے کہ تو کہاں جاتا ہے؟ پھر ہم اس راہ کو کیسے جانتے ہیں یسوع نے جواب میں کہا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں جا سکتا اگر تم نے مجھے جان لیا تو باپ کو جان لیا اب سے تم نے اسے جانا اور دیکھا

ہے"۔

مسیحی دعویٰ کرتے ہیں کہ یسوع مسیح ہی خدا کے ساتھ شخصی تعلق قائم کرنے کا واحد راستہ /وسیلہ ہے۔ کیونکہ بائبل مُقدس میں لکھا ہے۔ اعمال۴:۱۲۔ " اور کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے وہ نجات پائیں"۔

یسوع نے دعوی کیا کہ صرف وہی نجات کی راہ ہے۔

سوال: دوسرے عقائد کے لوگوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے مذاہب میں خدا کے متعلق مکمل علم موجود ہے؟

۔ ایک مسیحی ایک ہی وقت میں دیگر متبادل خیالات /عقائد کے ساتھ یسوع کو بطور خداوند قبول کرتے ہوئے اس کے ساتھ وفاداری نہیں دِکھا سکتا۔ ایک مسیحی کو سچائی کے مسئلہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر یسوع نے جو دعویٰ اپنے متعلق کیا ہے وہ درست ہے تو پھر ہمارے پاس خدا کا معتبر کلام موجود ہے۔ اگر یسوع خدا ہے اور کوئی دوسرا نجات دہندہ نہیں تو پھر یقیناً وہی خدا تک رسائی کا واحد وسیلہ /راستہ ہے۔

سوال: یسوع کہتا کہ "راہ میں ہوں" اس کا کیا مطلب ہے؟

۔ انسان کی خدا سے محبت کا امتحان وفاداری میں ہے۔ آدم نے خدا کی نافرمانی کا انتخاب کیا اور اسی لمحے وہ کاملیت کے درجے سے گر گیا۔ اب آدم کسی راستے کے بارے میں سوچتا رہتا تھا جو وہ اپنا کر دوبارہ خدا تک پہنچ جائے۔ لیکن اب وہ خدا کے ارادہ کے مطابق نہ رہا تھا۔

سوال: آدم کی نافرمانی کے باعث کیا ہوا تھا؟

۔ آپ اور میں خدا سے جدا ہو گئے

بائبل مُقدس فرماتی ہے (رومیوں ۔۵۔۱۲) " پس جس طرح ایک آدمی (آدم) کے وسیلہ سے گناہ دنیا میں آیا اور اس گناہ کے باعث موت (خدا سے جدائی) آئی اور اسطرح موت سب میں پھیل گئی کیونکہ سب نے گناہ کیا۔"

سب نے گناہ کیا کیونکہ خدا کی نافرمانی کا انتخاب کرنے کے باعث آدم کی سرشت میں گناہ شامل ہوا۔ اور وہ موروثی گناہ بن گیا۔ خدا کی نافرمانی ہی گناہ ہے اور چونکہ ہمارا خدا پاک ہے گناہ سے مبرا ہے گناہگار شخص خدا کی حضوری میں ٹھہر نہیں سکتا۔ حتیٰ کہ گناہ کے دنیا میں آنے سے زمین نے بھی جس کو خدا نے خلق کیا تھا اپنی اصل خوبصورتی اور بھلائی کھو دی تھی۔

سوال : خدا نے کیا کیا؟

۔ اس نے ایک وعدہ کیا۔ وعدہ یہ ہے "میں تجھے ہمیشہ کے لیے اس حالت میں نہ چھوڑوں گا۔ تجھے گناہ سے نجات اور

اپنے ساتھ دوبارہ ملاپ کے راستے کے بغیر نہ چھوڑوں گا میں تجھے سیدھا راستہ بتاؤں گا تاکہ اس جدائی کی دیوار کی جو تیرے اور میرے درمیان حائل ہے گرایا جائے اور اس راہ سے تو میرے پاس آ سکے جو راہ میں تجھے دکھاؤ نگا وہ تجھے میری محبت دکھائے گی اور اس محبت کو جو تو نے مجھ سے رکھی ہے۔ یہ راہ یسوع مسیح ہے۔

سوال: یسوع فرماتا ہے "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں جا سکتا"۔لیکن صرف یسوع ہی نے کیوں یہ دعویٰ کیا؟

۔ آئیں اس سوال کے جواب کے لیے ایک اور سوال کو دیکھتے ہیں

سوال: قوانین کی کونسی مختلف اقسام ہیں؟

۔ قدرت کے طبعی قوانین، سماجی یا معاشرتی قوانین، روحانی قوانین

سوال: طبعی قوانین کس قسم کے ہیں؟

۔ کشش ثقل، توانائی اور مادے میں تعلق

سوال: معاشرہ کس قسم کے قوانین مقرر کرتا ہے؟

۔ رفتار کی حدود، ووٹ دینے کا حق

جسطرح قدرتی نظام کے لیے طبعی قوانین اور معاشرتی نظام کے لیے سماجی قوانین موجود ہیں اسی طرح روحانی قوانین بھی ہیں۔ ایک روحانی قانون یہ ہے کہ گناہ کا عوضانہ ضروری ہے۔ جب ہم گناہ کرتے ہیں ہم خدا کے خلاف بغاوت کرتے ہیں کیونکہ ہم انسان ہیں صرف ایک شخص انسان ہی عوضانہ ادا کر سکتا ہے۔لیکن چونکہ بغاوت لامحدود خدا کے خلاف ہے اس لیے اس کا عوضانہ بھی صرف خدا ہی ادا کر سکتا تھا۔ یسوع جو خدا کا اکلوتا بیٹا ہے وہی ہمارے لیے عوضی بن سکتا تھا۔

یسوع مسیح بھی دعویٰ کر سکتا ہے "راہ میں ہوں" کیونکہ جو دعوے یسوع نے خدا ہونے کے کیے وہ سچ ہیں اور چونکہ وہ خدا ہے اس لیے ہمارے پاس معتبر کلامِ خدا موجود ہے۔

سوال: پھر ان لوگوں کے بارے میں کیا کہیں گے جو کہتے ہیں میں نہیں مانتا کہ یسوع خدا ہے۔ میرا مذہب مجھے اور راہ دکھاتا ہے؟

۔ آیئے سچائی کے تین عناصر کی دوہرائی کریں

۱۔ کسی غلط بات پر سنجیدگی سے یقین رکھنا اسے درست نہیں کر دیتا جیسے کہ: سنجیدگی سے اس پر یقین رکھنا کہ ایک اور ایک تین ہوتے ہیں اس حقیقت کو تبدیل نہیں کرتا 2=1+1

۲۔ کسی چیز پر محض ایمان رکھنے سے وہ چیز اس قابل نہیں ہو جاتی کہ وہ آپ کے لیے کچھ کر سکے۔ مثلاً ہو سکتا ہے کہ آپ

کسی چٹان پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ آپ کو بچائے گی۔ لیکن چٹان آپ کو نہیں بچاتی

۳۔ حقائق حقائق ہی رہتے ہیں لوگوں کا رویہ کچھ بھی ہو بہت سے غیر مسیحی عقائد اور مذاہب ہیں جو یسوع کو خدا ماننے کو تیار نہیں۔

سوال: یہ سننا بہت سخت محسوس ہوتا ہے کہ جو کچھ دوسرا خدا کے متعلق ایمان رکھتا ہے غلط ہے۔ کیا مسیحت اور دوسرے مذاہب اس سلسلے میں یکسانیت نہیں رکھتے؟

۔ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ تمام مذاہب یکساں ہیں۔ ایک جیسے دعوے سب میں ہیں اور بنیادی باتیں وہی ہیں جو مسیحت میں ہیں معمولی فرق کے ساتھ۔ اگرچہ مشترکہ باتیں ہیں لیکن فرق بہت بڑے ہیں

سوال: مسیحت اور دوسرے مذاہب میں واضح فرق کیا ہے؟

مسیحت کوئی مذہب نہیں ہے۔ میسحت ایک شخصیت کے ساتھ کاملیت کی طرف گامزن تعلق کا نام ہے اور وہ شخصیت زندہ اور مُردوں میں سی جی اٹھا خداوند۔ مسیح یسوع ہے۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے (مکاشفہ ۳:۲۰) "دیکھ میں دروازے پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہوں جو کوئی میری آواز سنتا اور دروازہ کھولتا ہے میں اس کے ساتھ اندر آ کر کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ"۔

۔ مذاہب کا تعلق انسانوں سے ہے کہ وہ خدا تک پہنچنے کے لیے کیا کرتے ہیں۔ مسیحت میں خدا انسان کی تلاش کرتا ہے اور اُسے گناہ سے آزاد کرنے کے لیے اسکی مدد کو نیچے اُتر آتا ہے۔

۔ ہر مذہبی نظام ایک طرح سے تیراکی کی ہدایات ہیں۔ جبکہ مسیحت زندگی کی حفاظت کرنے (زندگی بخشنے) والا ہے۔

۔ مذاہب میں اچھا بننے کے لیے نیک اعمال ضروری ہیں جبکہ مسیحت میں اس لیے کا تصور ہے۔

۔ مذاہب میں کرو کا نظریہ ہے جبکہ مسیحت میں خدا نے انسان کے لیے کام کیا۔

سوال: نجات کا یقین صرف مسیحت میں ہی کیوں ہے؟

یسوع ہمارے لیے وہ کام کرتا ہے جو ہم خود اپنے لیے نہیں کر سکتے۔

ہمیں جس طور جینے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اسطرح رہنے کے لیے وہ ہمیں اپنی قوت بخشتا ہے وہ ہمارے گناہوں کو بخشتا ہے وہ ہمیں پاک وصاف کرتا اور تحفے کے طور پر ہمیں اپنی کامل فطرت عطا کرتا ہے۔

مذہب کسی طور پر بھی آپکو نجات کی یقین دہانی نہیں کروا سکتا آپ کو کب معلوم ہو کہ آپ نے اب نجات حاصل کرنے یا اپنے خدا کے نجات کے معیار تک پہنچنے کے لیے کافی نیک اعمال کر لیے ہیں؟ آپ کبھی نہیں جانتے اور نہ کبھی جان سکتے ہیں مذہبی نظام میں کوئی نجات کی یقین دہانی نہیں کیونکہ انکے مطابق نجات حاصل کرنے کے لیے فرد کے نیک اعمال ضروری ہیں۔

سوال: تو کیا مسیحی غیر مسیحیوں سے بہتر ہیں؟

۔ نہیں حقیقت میں کسی بھی دوسرے سے زیادہ ایک مسیحی کو شکر گزار رہونا چاہیے کیونکہ وہ محسوس کرتا/ کرتی ہے کہ نجات خالصتاً مسیح یسوع میں انکے لیئے بخشش ہے جو اسے حاصل کرتے ہیں

سوال: یسوع دوسرے بڑے مذہبی رہنماؤں سے کسطرح مختلف ہے؟

۔ دوسرے تمام بڑے مذہبی رہنماؤں میں سے صرف یسوع ہی ہے جس نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔محمد، بدھا کے پیروکاروں نے انکی تعلیمات پر زور دیا لیکن یسوع نے اپنے آپ کو اپنی تعلیم کا مرکزی نکتہ بنایا۔یسوع نے ہر کسی سے یہی پوچھا تم مجھے کیا کہتے ہو میں کون ہوں؟

یہ درست بات نہیں کہ آپ جب تک کسی بات پر یقین رکھتے ہیں اس سے فرق نہیں پڑتا کہ آپ کا یقین/ایمان کس پر ہے ہمارا ایمان درست ہونا چاہیے اس صورت میں کہ یہ حقیقی ایمان ہو۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا تک جانے کے لیے ایک ہی سڑک/ راستہ کا نظریہ غلط ہے۔خدا تک آپ کی رسائی کے لیے بہت سی سڑکیں ہیں کیونکہ بائبل مُقدس میں لکھا ہے کہ ایک دن سب خدا کے حضور حاضر ہوں گے۔(مکاشفہ ۲۰:۱۱۔۱۶)اگر آپ جنت الفردوس میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو ایک ہی راستہ ہے یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہی ممکن ہے۔

سبق نمبر۱۳۔ بائبلی مسیحیوں کا ایمان کیا ہے۔

آج کی آیت؛۔(یوحنا۳:۱۶)

" کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشد یا تا کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔"

سبق کا مقصد:۔

بنیادی بائبلی مسیحی ایمان کا خلاصہ بیان کرنا تا کہ بائبلی مسیحیت اور دوسرے مذاہب کے موازنے کے لیے راہ ہموار ہو سکے۔

تعارف

اس سے پہلے کہ ہم بائبلی مسیحت اور دوسرے مذاہب کے درمیان فرق کا موازنہ کریں مسیحی ایمان کے بنیادی عقائد کو جاننا بہت سودمند ہوگا۔

بائبلی مسیحیوں کا ایمان کیا ہے؟

بائبلی مسیحی یسوع مسیح سے متعلق کیا ایمان رکھتے ہیں

فلپیوں۲:۶۔۱۱) "اور گرچہ وہ خدا کی صورت پر تھا اس نے اپنے آپ کو خدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا لیکن اپنے آپکو پست کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارہ کی اسی لیے خدا

نے بھی اسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے تا کہ ہر ایک گھٹنا یسوع کے نام پر جھکے خواہ وہ آسمانیوں کا ہو یا زمینیوں کا یا زمین کے نیچے رہنے والوں کا۔اور خدا باپ کے جلال کے لیے ہر ایک زبان اقرار کرے گی کہ یسوع مسیح ہی خداوند ہے"۔

یسوع ہمارا نجات دہندہ ہے۔(اعمال ۴:۱۲)

اور کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے وہ نجات پائیں"۔

سوال: یسوع کو نجات دہندہ کیوں کہا جاتا ہے؟

۔ یسوع جس کا مطلب نجات دہندہ ہے۔خدا کا اپنا بیٹا ہے جس نے ہمیں گناہوں سے چھڑایا۔جب ہم گناہ کرتے ہیں ہم خدا کے خلاف بغاوت کرتے ہیں۔چونکہ ہم انسان ہیں کوئی شخص ہی انسان کے گناہ کا عوضانہ ہو سکتا ہے لیکن چونکہ یہ بغاوت خدا کے خلاف ہے خدا ہی خود اس کا عوضانہ ادا کر سکتا ہے۔یسوع 100 فیصد انسان ہوتے ہوئے اس نے بے عیب زندگی گزاری۔یسوع 100 فیصد خدا ہوتے ہوئے اس میں یہ خوبی ہے کہ وہ گناہوں کو اٹھا لے جائے اور ہم سے دور کر دے

(۲ کرنتھیوں ۵:۲۱) " جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں۔"

یسوع ہی مسیح ہے۔

سوال:۔یسوع کو مسیح (مسح کیا ہوا) کیوں کہا جاتا ہے؟

۔ کیونکہ خدا باپ نے اسے یہ مقام دیا تا کہ ہماری نجات کے لیے خدا کے منصوبہ کو ظاہر کیا جائے۔ یسوع نے اپنی جان صلیب پر قربان کر کے انسان کو گناہ اور موت کی قوت سے چھٹکارہ دینے کے خدا کے منصوبہ کو ظاہر کر دیا۔

<u>یسوع ہمارہ سردار کاہن ہے(عبرانیوں ۷:۲۳۔۲۷)</u>

" اور چونکہ موت کے سبب سے قائم نہ رہ سکتے تھے اس لیے وہ تو بہت سے کاہن مقرر ہوئے مگر چونکہ یہ ابد تک قائم رہنے والا ہے اسلیے اسکی کہانت لازوال ہے اسی لیے جو اُسکے وسیلہ سے خدا کے پاس آتے ہیں وہ انہیں پوری پوری نجات دے سکتا ہے کیونکہ وہ انکی شفاعت کے لیے ہمیشہ زندہ ہے۔چانچہ ایسا ہی سردار کاہین ہمارے لائق بھی تھا جو پاک اور بے ریا اور بیداغ ہو اور گناہ گاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند کیا گیا ہو اور ان سردار کاہنوں کی مانند اسکا محتاج نہ کہ ہر روز پہلے اپنے گناہوں اور پھر امت کے گناہوں کے واسطے قربانیاں چڑھائے کیونکہ وہ اسے ایک ہی بار کر گزرا۔

سوال: یسوع کس طرح ہمارا سردار کاہن ہے؟

۔ یسوع نے فدیہ دے دیا ہے۔اب وہ ہماری شفاعت کے لیے سردار کاہن کے طور پر خدا باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا

ہے۔

پرانے عہد نامہ کے ایام میں جب کسی شخص کو گناہ معاف کروانے ہوتے تھے وہ اپنے ساتھ قربانی ہیکل میں لے کر آتا / آتی عام طور پر جیسا کہ شریعت کے مطابق تھا یہ کوئی پرندہ یا جانور ہوتا تھا اور وہ اسے کاہن کو دے دیتا / دیتی اور وہ کاہن اس قربانی کو ان کی طرف سے خدا کے حضور پیش کرتا۔ جب یسوع نے بخوشی صلیب پر اپنی جان دے دی خدا نے اس کی قربانی قبول کی جو ہمارے گناہوں کی مکمل قیمت تھی۔ اور چونکہ خدا نے یسوع کی قربانی کو قبول کر لیا اب ہم آزادی کے ساتھ خدا کے پاس آ سکتے ہیں کیونکہ اب ہم اُس سے مسیح کے خون کے وسیلے سے جدا نہیں ہیں۔

یسوع ہمارا بادشاہ ہے۔ (مکاشفہ ۱۹: ۱۱۔۱۶)

" پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اُس پر ایک سوار ہے جو سچا اور برحق کہلاتا ہے اور وہ راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے اور اُسکی آنکھیں آگ کے شعلے ہیں اور اس کے سر پر بہت سے تاج ہیں اور اُسکا ایک نام لکھا ہوا ہے۔ جسے اُسکے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور وہ خون کی چھڑکی ہو پوشاک پہنے ہوئے ہے اور اُسکا نام کلامِ خدا کہلاتا ہے اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار اور سفید اور صاف مہین کتانی کپڑے پہنے ہوئی اُسکے پیچھے پیچھے ہیں اور قوموں کے مارنے کے لیے اس کے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے اور وہ لوہے کے اعصا سے ان پر حکومت کرے گا اور قادرِ مطلق خدا کے سخت غضب کے حوض میں انگور روندیگا اور اس کی پوشاک اور ان پر یہ نام لکھا ہوا ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند

سوال: یسوع کو بادشاہ کیوں کہا جاتا ہے۔

۔ یسوع ہمارا ابدی بادشاہ ہے۔ ہم پر حکمرانی کرتا ہماری حفاظت کرتا ہے ہمیں بچاتا ہے ہمارا چھڑانے والا ہے۔

یسوع خدا ہے (مکاشفہ ۵: ۹۔۱۰)

" اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے کہ تو ہی اس کتاب کو لینے اور اُسکی مہریں کھولنے کے لائق ہے کیونکہ تو نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اور اہل زبان اور اُمت اور قوم میں سے خدا کے لیے ایک بادشاہی اور کاہن بنا دیا اور وہ زمین پر بادشاہی کرتے ہیں"

سوال: یسوع کو خدا کیوں کہا جاتا ہے؟

۔ یسوع ہمارا خدا ہے کیونکہ ہم نہ سونے نہ چاندی کی قیمت دے کر خریدے گئے ہیں بلکہ اس نے اپنے خون کی قیمت دے کر ہمیں گناہ کی غلامی سے اپنے لیے خرید لیا ہے۔

تثلیث کے بارے میں بائبلی مسیحی کا کیا ایمان ہے۔ متی ۲۸: ۱۹)

"پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو" خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس یکساں طور پر اور دائمی واحد سچا خدا ہے۔ خدا نے اپنے آپ کو تین اشخاص میں ظاہر کیا۔ اگر چہ یہ سمجھنا مشکل ہے۔

تثلیث کی حقیقت کو پوری بائبل مقدس میں سکھایا گیا ہے پرانے اور نئے عہد نامہ دونوں میں بار بار بیان کیا گیا ہے کہ خدائے واحد نے ہر ایک چیز کو خلق کیا ہے (یسعیاہ ۴۵:۱۸) " کیونکہ خداوند جس نے آسمان پیدا کیے وہی خدا ہے جس نے زمین بنائی اور تیار کی اُس نے اُسے سے قائم کیا۔ اُس نے اُسے عبث پیدا نہیں کیا بلکہ اسکو آبادی کے لیے آراستہ کیا وہ یوں فرماتا ہے کہ میں خداوند ہوں اور میرے سوا اور کوئی نہیں"

(مرقس ۱۲:۲۹) "سن اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا ایک ہی خدا ہے"۔

اسی کے ساتھ ساتھ پرانے اور نئے عہد نامے دونوں میں تثلیث واضح نظر آتی ہے۔

(پیدائش ۱:۲۶) "پھر خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہہ کی مانند بنائیں کہ وہ سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور چوپایوں اور تمام زمین اور سب جانداروں پر جو زمین پر رینگتے ہیں اختیار رکھیں۔

اس آیت میں خدا کے لیے جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ جمع کے صیغہ میں ہے۔

(یوحنا ۱۵:۲۶)" جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی روح حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔"

ایک خدا میں تین نمایاں شخصیات ہیں۔

خدا باپ

(پیدائش ۱:۱) ابتدا میں خدا نے زمین اور آسمان کو بنایا"

خدا بیٹا

(کلسیوں ۱:۱۵)" وہ اندیکھے خدا کی صورت ہے"

ہم خدا کو اس کے اپنے ہی بیٹے میں دیکھتے اور جانتے ہیں

خدائے روح القدس

یسوع نے فرمایا۔ (یوحنا ۱۶:۱۳)" لیکن جب وہ یعنی روح حق آئیگا تو تمکو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا۔ اسلیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہیگا لیکن جو کچھ سنیگا وہی کہیگا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا"

جسطرح خدا باپ اور بیٹا ہیں اُسی طرح روح القدس بھی ایک مکمل شخصیت ہے۔ ہم یسوع کی موجودگی کو روح القدس کے وسیلہ سے ہی محسوس کرتے ہیں جو ہمارے اندر ہے۔

تثلیث کو مختصراً اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔

خدا میں تین شخصیتیں ہیں، جس میں ہر شخص یکساں اور مکمل طور پر اور دائمی طور پر واحد خدا ہے۔ ہر ایک ضروری ہے ہر ایک نمایاں

ہے لیکن پھر بھی سب ایک ہیں۔

بائبلی مسیحی انسان کی ابدی زندگی/روح کے متعلق کیا یقین رکھتے ہیں۔

(دانی ایل ۲:۱۲)"اور جو خاک میں سو رہے ہیں ان میں بہتیرے جاگ اٹھینگے۔بعض حیات ابدی کے لیے اور بعض رسوائی اور ذلت ابدی کے لیے"۔

انسان روح، بدن اور جان ہیں۔بائبل مُقدس فرماتی ہے(عبرانیوں ۱۲:۴) " کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور موثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے گودے کو جدا کر کے گزر جاتا اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے"

آپ کا بدن

آپ کا بدن آپ کی روح اور جان کے لیے عارضی مسکن ہے

آپ کی جان

آپ کی جان دائمی رہنے والی ہے۔جب آپ کا بدن مرجاتا ہے آپ کی جان اپنے ابدی گھر میں چلی جاتی ہے۔آپ کی جان کی منزل کا انحصار آپ کی روح پر ہوتا ہے۔

- اگر آپ غیر مسیحی ہیں تو آپ میں بے روح جان ہے جو جہنم میں جاتی ہے۔
- اگر آپ مسیحی ہیں آپ میں روح سے معمور جان ہے جو جنت الفردوس میں جاتی ہے۔

آپ کی روح

ہم سب روحانی مرُ دگی میں پیدا ہوتے ہیں کیونکہ ہمارا خدا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔بائبل مُقدس فرماتی ہے(افسیوں ۱:۲)"اور اُس نے تمہیں بھی زندہ کیا جب اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مُردہ تھے"۔

جب آپ پیدا ہوتے ہیں آپ مرُدہ روح کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور آپ اپنے آپ میں کسی طور پر بھی اسے زندہ کرنے کے لیے کچھ نہیں کر سکتے اور جب تک آپکی روح زندہ نہیں ہوتی آپ فردوس میں داخل نہیں ہو سکتے۔اسی لیے ہمیں روح میں نئے سرے سے پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔جب آپ روح القدس کی قائلیت سے یسوع مسیح کو اپنے زندگی میں قبول کرتے ہیں تو خدا آپ کی روح کو زندگی دے دیتا ہے۔خدا کی اس بخشش کی بدولت آپ کا خدا کے ساتھ رشتہ استوار ہو جاتا ہے۔

بائبلی مسیحیوں کا گناہ کے متعلق کیا خیال ہے۔

(زبور ۵:۵۱)"دیکھ میں نے بدی میں صورت پکڑی اور میں گناہ کی حالت میں ماں کے پیٹ میں پڑا"

جس دن سے آدم نے گناہ کیا اُسی دن سے کچھ غلط ہو گیا۔جب آدم نے گناہ کیا اس کی روح مرُدہ ہو گئی اور اس کی خدا کے ساتھ

رابطے کی قابلیت ختم ہوگئی۔ چونکہ آدم کا گناہ ہم تک منتقل ہوا۔ہم اس کے اس مسئلے کو وراثت میں حاصل کرتے ہیں۔ہمیں جس زندہ روح کے ساتھ پیدا ہونا چاہیے ہم نہیں ہوتے بلکہ گناہ کے باعث مردہ جان لے کر پیدا ہوتے ہیں۔بائبل مُقدس میں لکھا ہے۔(رومیوں ۵:۱۲)"اور جس طرح ایک آدمی (آدم) کے باعث گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب موت آئی اور اسطرح موت تمام آدمیوں میں پھیل گئی کیونکہ سب نے گناہ کیا"۔

بائبل مُقدس میں لکھا ہے(یسعیاہ:۵۳:۶)"ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہراک اپنی راہ کو پھرااور خدا نے ہماری ساری بدکرداری اُسی پر لاددی"

اس لیے نہ صرف ہم گناہ میں پیدا ہوتے ہیں بلکہ اپنی مرضی سے ابھی بھی گناہ کررہے ہیں۔یہ ہماری سرشت میں شامل ہے اور یہ اسی گناہ کی سرشت کی وجہ سے ہے کہ ہم خدا سے دور ہیں۔

بائبلی مسیحی نجات کے متعلق کیا ایمان رکھتے ہیں۔

(اعمال ۱۶:۳۱)"انہوں نے کہا خداوند یسوع پر ایمان لا تو تُو اور تیرا گھرانا نجات پائے گا"۔

(افسیوں ۲:۸۔۹) " کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمھاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی بخشش ہے اور نہ ہی اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے"

نجات بخشش ہے۔

(یوحنا ۳:۱۶)۔" کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"

نجات مسیح یسوع پر ایمان لانے سے ملتی ہے۔

(یوحنا ۱۰:۲۷۔۳۰) " میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور میں انہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے چلتی ہیں اور میں انہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔۔۔"

نجات یقینی اور مستقل ہے

نجات حاصل کرنے کے متعلق بائبلی مسیحیوں کا ایمان:۔

۔ (یوحنا ۳:۱۶)" کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"

۔ (ایوحنا ۱:۸۔۹)"اگر ہم کہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا ہم اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو گناہوں کو معاف کرنے اور ہمیں ہر طرح کی ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے"

اپے گناہ کو مان لیں اور اسکا اقرار کریں۔

۔ رومیوں ۱۰:۹)"اگر تم زبان سے اقرار کرو کہ یسوع ہی خداوند ہے اور دل سے ایمان لاؤ کہ خدا نے اُسے مُردوں میں جلایا تو تم نجات پاؤ گے۔

ایمان لائیں کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے اور اسے اپنا خداوند اور نجات دہندہ ہونے کے لیے دعوت دیں۔

سبق نمبر۱۴۔ بائبلی مسیحت اور یہودیت میں فرق

آج کے سبق کی آیت: (رومیوں ۱۰:۱۳)

" کیونکہ جو کوئی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔

سبق کا مقصد

یہودیت اور بائبلی مسیحت میں فرق کی نشاندہی کرنا اور اس کے لیے تجاویز پیش کرنا کہ کیسے یہودی عقیدے کے پیروکاروں کے سامنے بائبلی میسیحت کو پیش کیا جائے۔

رہنماؤں کے مطالعہ کے لیے نوٹ:

اس مطالعہ کے دوران استعمال ہونے والا مواد یہودی عقیدے کے متعلق بنیادی سوالات کا جواب ہوسکتا ہے۔لیکن میرا ایمان ہے کہ یہ آپ کے لیے منفرد موقع ہوگا کہ آپ اس گروہ کو بائبلی مسیحت کی سچائیوں سے روشناس کرواسکیں اس لیے میں نے سوچا کہ یہودی عقیدے اور بائبلی میسیحی عقیدے کے تقابلی جائزے کو چھ بنیادی خصوصیات / نکات میں بیان کروں

۱۔ یسوع مسیح

۲۔ تثلیث

۳۔ انسان کی ابدی زندگی /روح

۴۔ انسان کے گناہ کرنے کی فطرت

۵۔ نجات

۶۔ نجات کو حاصل کرنا

ان بنیادی نکات میں سے ہر ایک سے مسیحت کی سچائی کو پیش کیا جاسکتا ہے۔میں آپ کی حوصلہ افزائی کے لیے چاہتا ہوں کہ اس سبق کو پڑھنے میں تیزی نہ کریں اگر ایک میٹنگ / ملاقات میں سارے مواد کو مکمل کرنے کا آپ کے پاس کافی وقت نہیں ہے۔ آپ اگلی ملاقات میں اسے چاہیں تو جاری رکھ سکتے ہیں۔

تعارف

دنیا کے تمام مذاہب میں سے مسیحت کا تعلق کافی حدتک یہودیت سے ہے۔ مسیحت بنیادی طور پر یہودی عقیدے سے بھی شروع ہوئی۔ ہمارے پاس پرانا عہد نامہ اوراسکی تعلیمات موجود ہیں۔ ہم یہودیوں جیسا ایک ہی خدا باپ پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے یہودیت اور مسیحت میں ان اوران جیسی بہت سی اور مشترک باتوں سے بڑے بڑے فرق بھی موجود ہیں۔

یہودیت۔ مسیحت کی بنیاد۔ لیکن پھر بھی مسیح کے پیدا ہونے کے منتظر ہیں (یسعیاہ ۱۱: ۱۔۳)" اور یسی کے تنے سے ایک کونپل نکلے گی اوراسکی جڑوں سے ایک بارآور شاخ پیدا ہوگی اور خداوند کی روح اُس پر ٹھہریگی حکمت اور خرد کی روح مصلحت اور قدرت کی روح معرفت اور خداوند کے خوف کی روح اوراسکی شادمانی خداوند کے خوف میں ہوگی"۔

یہودیت کی مختصر تاریخ:

یہودیت مسوپتامیہ کی وادی (موجودہ ایران اور عراق) میں 2085 ق م کے لگ بھگ وجود میں آئی جب خدا نے ابراہام سے عہد باندھا۔ یہودیت کی بنیاد توریت یا شریعت پر ہے۔ شریعت پرانے عہد نامہ کی پہلی پانچ کتابوں پر مشتمل ہے جو خدا نے موسیٰ کو دی۔ خدا نے وعدہ کیا کہ اگر اس کے لوگ شریعت کی باتوں کو مانیں تو وہ برکت پائیں گے۔

<u>یسوع مسیح کون ہے۔؟</u>

یہودیت کے مطابق

کچھ یہودی یسوع کو ایک عظیم پیغمبر کے طور پر مانتے اور انکی تعلیمات میں سے اپنے لیے اچھی باتیں لیتے ہیں یہ سب وقتی ہوتا ہے۔ یسوع کی زمین پر بشیریت کے زمانہ میں یہودی اسوقت بھی مسیح کے منتظر تھے۔ پرانے عہد نامہ کے انبیاء نے مسیح کے بارے میں بیان کیا کہ وہ لوگوں کو انکے گناہوں سے نجات دے گا۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہودی روایات اور انکو بائبل مُقدس کی تفاسیروں نے ایک شخصی نجات دہندہ کے عقیدہ کی طرف راغب کر دیا تھا۔

نتیجتاً بہت سے یہودی ایسے بادشاہ کے منتظر تھے جو رُومی سلطنت کو ان کے ملک سے نکال دے گا اور اسرائیل کو اسکی پرانی شان و شوکت عطا کرے گا وہ نجات دہندہ کے منتظر نہ تھے جو انہیں گناہوں سے نجات دے یسوع انکی سوچوں انکے خیالوں کے مطابق نہ تھا اسی وجہ سے بہت سے یہودی اُسے مسیح ماننے کو تیار نہ ہوئے۔ نتیجتاً آج تک یہودی لوگ مسیح کی آمد کے منتظر ہیں۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق

(یسعیاہ ۴۹: ۶)" ہاں خداوند فرماتا ہے کہ یہ تو ہلکی سی بات ہے کہ تو یعقوب کے قبائل کو برپا کرنے اور محفوظ اسرائیلیوں کو واپس لانے کے لیے میرا خادم ہوا بلکہ میں تجھکو قوموں کے لیے نور بناؤ نگا کہ تجھ سے میری نجات زمین کے کناروں تک پہنچے"

سوال: مسیحیوں کے مطابق یسوع مسیح کون ہے؟

۔ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ مسیح ہے یسعیاہ کی کتاب (ابواب ۴۹۔۵۳) میں یسعیاہ اُسے مسح کیا ہوا پکارتا ہے۔ وہ خدا بھی

ہے اور انسان بھی۔ وہ بے گناہ تھا لیکن تمام انسانوں کو گناہوں سے نجات دینے لیے ہوا۔

تثلیث کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

یہودیت کے مطابق:

یہودی تثلیث کو نہیں مانتے ایک ہی خدا ہے اور وہ ہے یہواہ (استثناہ ۶:۴) "سن اے اسرائیل! خداوند تیرا خدا ایک ہی خدا ہے" تثلیث پر ایمان رکھنے کا مطلب ہے یسوع پر ایمان لانا کہ وہ خدا ہے۔ یسوع نے خود خدا کا بیٹا ہونے اور اس کے برابر ہونے کا دعویٰ کیا۔ چونکہ یہودی ایمان رکھتے ہیں کہ خدا ایک ہی ہے۔ یسوع خدا نہیں ہو سکتا۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔ (لوقا ۳:۲۱۔۲۲) "جب سب لوگوں نے بپتسمہ لیا اور یسوع بھی بپتسمہ پا کر دُعا کر رہا تھا تو ایسا ہوا کہ آسمان کھل گیا اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اس پر نازل ہوا اور آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے تجھ سے میں خوش ہوں"۔

سوال: تثلیث کے متعلق بائبلی مسیحیوں کا کیا ایمان ہے؟

خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس سب برابر اور تا ابد واحد حقیقی خدا ہیں۔

کیا انسان میں ابدی زندگی ہے؟

یہودیت کے مطابق:۔ یہودیت سکھاتی ہے کہ اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہے۔لیکن یہ موجودہ زندگی کی اخلاقیات کو بہتر کرتے ہوئے دوسری زندگی کے لیے تیاری پر زور نہیں دیتی

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔(ایوحنا ۵:۱۱۔۱۲)

"اور گواہی یہ ہے کہ خدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی دی ہے اور یہ اس کے بیٹے میں ہے جس کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے اور جس کے پاس بیٹا نہیں اس کے پاس زندگی بھی نہیں"

سوال: ابدی روح کے بارے میں مسیحیوں کا کیا ایمان ہے؟

انسان کی روح ہمیشہ رہے گی خدا کے حضور یا اُس سے الگ، روح کے دائمی گھر کا انحصار ہر شخص کے اپنے انتخاب پر ہے جو وہ اس دنیا میں رہتے ہوئے کرتا/ کرتی ہے۔

گناہ کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

یہودیت کے مطابق:

گناہ ایک عمل ہے حالت نہیں۔ کوئی شخص بھی راستباز یا گناہ گار پیدا نہیں ہوتا۔ ہر ایک شخص اچھائی یا برائی کے انتخاب کی صلاحیت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ ہر ایک شخص اپنے آپ کو ہی جواب دہ ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے متعلق

(زبور ۱۵:۵) "دیکھ میں نے بدی میں صورت پکڑی اور میں گناہ کی حالت میں ماں کے پیٹ میں پڑا"۔

سوال: گناہ کے متعلق مسیحوں کا کیا نظریہ ہے؟

۔ انسان روحانی طور پرُمردہ پیدا ہوتا ہے اور اُس گناہ کی حالت میں پیدا ہوتا ہے جو وہ آدم سے وراثت میں حاصل کرتا ہے

انسان کیسے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

یہودیت کے مطابق

انسان کو چھٹکارے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہودی ہو یا کوئی اور ایک خدا سے وفادار بن کر اور اخلاقیات کے وسیلہ سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔انسان میں شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کی صلاحیت موجود ہے (وہ شریعت جو خدا نے موسیٰ کو توریت کی صورت میں دی پرانے عہدنامہ کی پہلی پانچ کتابیں) اگر وہ اس شریعت پر عمل کرنے میں ناکام رہتا ہے اُسے صرف اتنی ضرورت ہے کہ وہ خدا کے سامنے آکر اقرار کرلے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق

(اعمال ۔۱۶: ۳۰۔۳۱) "صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں؟ انہوں نے جواب دیا" خداوند یسوع پر ایمان لا تو تو نجات پائے گا۔۔" (پولس اور سیلاس نے فلپی میں قیدخانہ کے داروغہ سے کہا)

سوال: نجات حاصل کرنے کے متعلق مسیحیوں کا کیا ایمان ہے؟

۔ نجات خدا کی بخشش ہے اور یسوع مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہے۔

مُقدس کتابیں (الہامی)

یہودیت کے مطابق:۔

۔ توریت۔ شریعت جو خدا نے موسیٰ کو دی۔ ضابطہ حیات

۔ پرانا عہدنامہ

۔ مشناہ۔ روزمرہ زندگی کے لیے ہدایات

۔ تالمود۔ اس کی بنیاد مشناہ پر ہے اس میں مزید ہدایات ہیں

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:

۔ بائبل مُقدس۔ پرانا اور نیا عہدنامہ

بائبلی مسیحت کو یہودی عقیدے کے حامی فرد کے سامنے پیش کرنے کے لیے تجاویز:۔

- بنیاد بنائیں کہ ابتدائی مسیحی یہودی تھے۔
- ایک یہودی کو مسیحی بنتے وقت اپنی وراثت کو چھوڑنا نہیں پڑتا۔
- نشاندہی کریں کہ یہودیوں نے ہی نیا عہدنامہ لکھا اور یہ کہ یسوع یہودی تھا۔
- مسیح کی قربانی پر زور دیں اور اس کے جی اٹھنے کی حقیقت پر
- یہ شہادت پیش کرنے کے لیے کہ وہی مسح کیا ہوا ہے یسوع کے متعلق پرانے عہدنامہ کی پیشن گوئیوں پر زور دیں۔

یہودی اور مسیحی میں یہی فرق ہے۔ مسیحی کے لیے یسوع مسح شدہ برہ ہے جسکا خدا نے بہت عرصہ پہلے وعدہ کیا۔ یسوع ان تمام کو جو اس پر ایمان لاتے ہیں اپنی بانہوں میں لینے کو تیار کھڑا ہوتا ہے۔ (رومیوں ۱۰:۱۳)

شہادت پیش کرنا کہ یسوع ہی مسیح ہے۔

عبرانی لفظ موشیخ (Moishiach) کا مطلب ہے مسح کیا ہوا۔ وہ نام جو وعدہ کیے ہوئے نجات دہندہ کے لیے تھا جو ایک دن خدا کی طرف سے اسرائیل کے پاس نبی، کاہن اور بادشاہ کے طور پر مسح ہو کر آئے گا۔ بہت سے یہودی ابھی تک ان پرانے عہدنامے کے عہود کے پورا ہونے کے منتظر ہیں جب موشیخ خدا کی برگزیدہ قوم اسرائیل میں امن اور انصاف کی دنیاوی بادشاہت کو قائم کرنے کو آئے گا۔ پھر بھی 2000 سال پہلے یہودی ایمانداروں کا ایک گروہ پہلے مسیحی بنے کیونکہ انہوں نے یسوع ناصری کو وعدہ کیا ہوا تسلیم کر لیا تھا۔ یسوع کو بطور مسیح تسلیم کرنے کے لیے انکے پاس باقاعدہ جواز موجود تھا۔ پرانے عہدنامے کی سینکڑوں ایسی پیشن گوئیاں ہیں جو یسوع المسیح نے پوری کیں۔ ان میں سے کچھ پیشن گوئیاں پہلی صدی عیسوی میں مسیح کی آمد سے متعلق ہیں۔

مثال کے طور پر یعقوب نے جس کا نام تبدیل کر کے اسرائیل رکھا گیا۔ اپنے بیٹوں کو آنے والے وقت کے بارے میں بتایا۔ (پیدائش ۴۹:۱۰)

شیلوخ نام مسیح کے لیے خطاب ہے اور اس پیشن گوئی کے مطابق یہوداہ کا قبیلہ اسرائیل کے بڑے قبیلے کے طور پر رہے گا۔ مسیح کے آنے تک اس میں حکمرانوں یا بادشاہوں کی کمی نہ ہوگی۔ اس پیشن گوئی کو یہوداہ اور یروشلم کی تباہی جو 70 عیسوی میں ہوئی سے پہلے پورا ہونا ضرور تھا۔ (اسیر ہو کر بابل جانے تک اور پھر روم تک) کیونکہ اسوقت تک یہوداہ سے سلطنت جاتی رہی تھی۔

خدا نے داؤد بادشاہ سے وعدہ کیا کہ مسیح ابدی بادشاہ کے طور پر اس کی نسل سے ہوگا۔ جب اُس نے کہا (۲ سیموئیل ۷:۱۳)" میں اُسکی سلطنت کے تخت کو ابدالآباد تک قائم کرونگا"

یسعیاہ نبی نے بھی کہا (یسعیاہ ۱۱:۱۔۳) " اور یسی کے تنے سے ایک کونپل نکلے گی اور اُسکی جڑوں سے ایک بار آور شاخ پیدا ہو

گی اور خداوند کی روح اس پر ٹھہریگی۔ حکمت اور خرد کی روح مصلحت اور قدرت کی روح، معرفت اور خداوند کے خوف کی روح اور اُسکی شادمانی خداوند کے خوف میں ہوگی۔ اور وہ نہ اپنی آنکھوں کے دیکھنے کے مطابق انصاف کرے گا اور نہ اپنے کانوں سے سننے کے موافق فیصلہ کرے گا"

یہ شاخ مسیح کے لیے ایک اور نام ہے۔ یسوع نے اس پیشن گوئی کو پورا کیا اس کا زمینی باپ یوسف داؤد کی شاہی نسل سے تھا۔ (متی ۱:۱۔۱۲) اُس کی ماں مریم بھی داؤد کی نسل سے تھی۔ (لوقا ۳:۲۳۔۳۱) لیکن یسوع کے وقت سے لیکر اب تک داؤد کے تخت کے لیے قانونی یا وراثتی سلسلہ نسب سے کسی وارث کا ہونا بہت مشکل ہوگیا ہے کیونکہ تمام قدیم وراثتی ریکارڈ اس کے بعد سے جلد ہی بالکل نابود ہو گئے تھے۔

حتی کہ دانی ایل ۹:۲۴۔۲۷ میں ایک اور حیران کن پیشن گوئی موجود ہے۔ دانی ایل کو واضح طور پر بتایا گیا کہ یروشلم کو از سر نو تعمیر کرنے کا حکم جاری ہونے کے بعد مسیح ۶۹ ہفتوں میں آئے گا (۶۹ ہفتوں کا سال۔ کل ۴۸۳ سال) یروشلم ابھی تک تباہی میں تھا جب بابل کے بادشاہ نبوکدنضر نے اسے تباہ کیا تھا۔ سائرس جو فارسیوں کا شہنشاہ تھا اس نے یہ حکم بعد میں جاری کیا۔ اگرچہ اس حکم کی درست تاریخ غیر یقینی ہے۔ اس پیشنگوئی کو پورا ہونے کی درست تاریخ پہلی صدی عیسوی کی ہے یہ شہر اور مُقدس کی مسماری جو 70 عیسوی میں رومی حکومت کے ذریعے ہوئی اس سے پہلے ممکن ہے کیونکہ یہ پیشنگوئی بہت واضح ہے۔ تباہی سے 483 سالوں بعد مسیح کو قتل کر دیا جائے گا۔

یہ بات واضح ہے کہ یسوع کے سوا اور کوئی نہیں جس نے یہ پیشن گوئیاں پوری کی ہوں ان تینوں پیشنگوئیوں کے مطابق آنے والے وقتوں میں کسی مسیح کی آمد ممکن نہیں ۔ نہ ہی کوئی اور نتیجہ اخذ ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ سوا اس کے یسوع ہی سب کچھ ہے جیسا کہ وہ دعویٰ کرتا ہے مسح شدہ، نجات دہندہ خداوند خدا۔

سبق نمبر ۱۵۔ اسلام اور بائبلی مسیحت میں فرق

آج کے سبق کی آیت (متی۔۱۱:۲۸۔۳۰)

"اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دوں گا میرا جوا اپنے اوپر اٹھا لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل کا فروتن ہوں تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔ کیونکہ میرا جوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔"

سبق کا مقصد

اسلام اور بائبلی مسیحت میں فرق کو واضح کرنا اور تجاویز پیش کرنا کہ کسطرح بائبلی مسیحت کو اسلامی عقیدے کے پیروکاروں کے سامنے پیش کیا جائے۔

رہنماؤں کے مطالعہ کے لیے نوٹ:

اس مطالعہ کے دوران استعمال ہونے والا مواد اسلامی عقیدے کے متعلق بنیادی سوالات کا جواب ہوسکتا ہے۔لیکن میرا ایمان ہے کہ یہ آپ کے لیے منفرد موقع ہوگا کہ آپ اس گروہ کو بائبلی مسیحت کی سچائیوں سے روشناس کرواسکیں۔اس لیے میں نے سوچا کہ اسلامی عقیدے اور بائبلی مسیحی عقیدے کے تقابلی جائزے کو چھ بنیادی خصوصیات / نکات میں بیان کروں

۱۔ یسوع مسیح

۲ تثلیث

۳۔ انسان کی ابدی زندگی / روح

۴۔ انسان میں گناہ کرنے کی فطرت

۵۔ نجات

۶۔ نجات کو حاصل کرنا

ان بنیادی نکات میں سے ہر ایک سے مسیحت کی سچائی کو پیش کیا جاسکتا ہے۔میں آپ کی حوصلہ افزائی کے لیے چاہتا ہوں کہ اس سبق کو پڑھنے میں تیزی نہ کریں اگر ایک ملاقات میں سارے مواد کو مکمل کرنے کا آپ کے پاس کافی وقت نہیں ہے آپ اگلی ملاقات میں اسے چاہیں تو جاری رکھ سکتے ہیں۔

اسلام کی مختصر تاریخ:۔

اسلام کی بنیاد محمد ﷺ نامی ایک شخص نے رکھی جو 570 عیسوی میں عرب میں مکہ کے ایک شہر میں پیدا ہوا۔جوانی کے ایام میں محمد ﷺ کو بیماری کی حالت میں وحی ملنی شروع ہوئی ایک وحی کے دوران اُسے یقین ہوا کہ جبرائیل فرشتہ اس کے پاس آتا تھا ۔فرشتہ نے اِسے وہ کچھ پڑھنے کو کہا جو اُس نے اِس پر ظاہر کیا تھا۔(محمد ﷺ کے پیروکاروں نے اسے اسکی وفات کے بعد قرآن میں درج کردیا) اور محمد ﷺ اللہ (اسلام کا خدا) کا پیغمبر بن گئے۔اسلام پرانے عہد نامہ اور مسیحت کے عناصر کو ملادیتا ہے تاہم اسلام پرانے عہد نامہ کے عقیدہ کو سچائی کے ساتھ جاری رکھنے والا مذہب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

اسلامی مذہب کا تعارف:۔

اسلام کے معانی مکمل اطمینان کے ہیں جو اسوقت ملتا ہے جب انسان اپنی زندگی کو اللہ کی اطاعت میں پیش کردیتا ہے۔وحی کا جو کلام محمد کو ملا اسے قرآن کہتے ہیں۔ اور اسکا جو پیغام تھا اُسے اسلام کہتے ہیں اسلام کے پیروکاروں کو مسلمان کہتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے "اطاعت گزار لوگ"

اسلام: قواعد وضوابط کا مذہب

(متی ۔۱۱: ۲۸۔۳۰)

" اے محنت اٹھانے والواور بوجھ سے دبے ہوئے لوگوسب میرے پاس آوٴ میں تم کو آرام دوں گا میرا جوا اپنے اوپر اٹھالواور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اوردل کا فروتن ہوں تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔ کیونکہ میرا جوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔"

اسلام کے چھ بنیادی عقائد ہیں۔

۱۔ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں

۲۔ اللہ کے بہت سے فرشتے ہیں۔ان میں جبرائیل سب سے بڑا فرشتہ ہے جس کو محمد کے پاس بھیجا گیا۔ان کے علاوہ گرائے گئے فرشتے بھی ہیں۔

۳۔ کلام پاک۔الہامی کتابیں چار ہیں

۴۔ اللہ نے بہت سے پیغمبر بھیجے۔قرآن میں اللہ کے اٹھائیس پیغمبروں کے نام ہیں زیادہ تر وہ ہیں جو ہم نئے اور پرانے عہدنامہ میں دیکھتے ہیں۔ان میں آدم،نوح،ابرہام،موسیٰ،داوٴداور یسوع شامل ہیں جن کو گناہ سے مبرا کہا گیا ہے۔محمد پیغمبروں میں سے آخری اور سب سے بڑا پیغمبر ہے۔

۵۔ ہر انسان کے اعمال کو ترازو میں تولا جائے گا۔ان کے اعمال کے وزن کی بنیاد پر انہیں جنت یا جہنم کا وارث ہونا پڑے گا۔جنت شادمانی کی جگہ ہے اور جہنم ان کا ٹھکانہ ہے جو اللہ اور اس کے پیغمبروں کے خلاف ہیں۔

٦۔ تقدیر:اللہ نے انسان کے لیے وہی کچھ رکھا ہے جو اُس نے چاہا۔انسان اس تقدیر کو تبدیل نہیں کرسکتا ارکان اسلام پانچ ہیں جو فرض ہیں۔

۱۔ ایمان کا اقرار۔ایک مسلمان سرعام اقرار کرتا ہے کہ اللہ ایک ہے اُس کے سوا کوئی خدا نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں۔

۲۔ نماز:وہ رسم جو دن میں پانچ مرتبہ ادا کرنی ضروری ہے۔

۳۔ زکوۃ اسلامی قانون کے مطابق اپنی جائداد کا 1/40 واں حصہ ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے یہ وہ رقم ہے جو غریبوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔

۴۔ روزہ: رمضان کے مہینے میں مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس ایک مہینے کے روزے رکھیں۔سارا دن نہ کچھ کھائیں نہ پئیں اور اپنے آپ کو گناہ سے باز رکھیں۔

۵۔ حج: مکہ کی سرزمین کی طرف یہ سفر مسلمان کی زندگی میں ایک دفعہ اپنی نجات کے حصول کے لیے اگر اس کی استطاعت میں ہو اس کے لیے ضروری ہے۔

<u>یسوع مسیح کون ہے۔</u>

اسلام کے مطابق:۔

اسلام یسوع کے خدا ہونے کے دعویٰ کو نظر انداز کرتا ہے۔یسوع کے خدا کا بیٹا ہونے کا انکار کرتا ہے اور یسوع کے مرُدوں میں سے جی اٹھنے کا انکار کرتا ہے۔ یسوع نبی تھا گناہ سے پاک اسلام کے دوسرے پیغمبروں کے برابر لیکن محمدﷺ کے درجے سے نیچے اللہ کا پیغمبر تھا۔یسوع انسان کے گناہ کے لیے صلیب پر نہیں موا۔نہ ہی وہ جی اٹھا چونکہ محمد نہیں جی اٹھا اس لیے اسلام میں جی اٹھنے کا تصور ہی کوئی نہیں۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔

(یوحنا۱:۲۹) " دوسرے دن یوحنا نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھا اور کہا دیکھو یہ خدا کا برہ ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے"

سوال: مسیحیوں کے مطابق یسوع کون ہے؟

۔ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔وہ خدا ہے اور انسان ہے وہ بے گناہ تھا اور تمام انسانوں کو نجات دینے کے لیے مؤا۔اسلام سکھاتا ہے کہ یسوع بے گناہ پیغمبر ہے لیکن اس سے مسئلہ جنم لیتا ہے یسوع نے کہا وہ خدا ہے۔اگر یسوع خدا نہ تھا اور وہ اس بات سے واقف تھا اس کا مطلب ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا تھا اسطرح تو وہ بے گناہ نہ ہوا۔

تثلیث کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

اسلام کے مطابق:۔

چونکہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اس لیے مسیحی تثلیث کا نظریہ کفر ہے۔خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ناقابل معافی گناہ ہے۔ ایک مسلمان کا تثلیث پر ایمان لانا اس کے بے ایمان ہونے کی نشانی ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق

(متی ۳:۱۶۔۱۷) " اور یسوع فی الفور بپتسمہ لے کر پانی کے پاس سے اوپر آیا اس کے لیے آسمان کھل گیا اور اُس نے روح کو کبوتر کی مانند اُترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا اور دیکھو آسمان سے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں"

سوال: مسیحیوں کا تثلیث کے متعلق کیا ایمان ہے؟

۔ خدا باپ،خدا بیٹا اور خدا روحِ پاک تینوں برابر اور دائمی ایک زندہ خدا ہیں (تینوں اشخاص)

ہم خُدا کو ایسے تناسب میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں جس کو ہم سمجھ سکتے ہیں۔خدا مافوق الفطرت ہے اور فطرت سے بالاتر ہے۔ پھر اس بات کو ماننا اور اس پر ایمان رکھنا کیوں اتنا مشکل ہے کہ خدا نے اپنے آپ کو تین اشخاص میں مختلف طریقوں سے ظاہر کیا؟

کیا انسان میں ابدی زندگی ہے؟

دانی ایل ۱۲: ۲)" اور جو خاک میں سو رہے ہیں اُن میں سے بہتیرے جاگ اٹھیں گے بعض حیات ابدی کے لیے اور بعض رسوائی اور ذلت ابدی کے لیے۔

اسلام اور مسیحیت دونوں ایمان رکھتے ہیں کہ انسان کی روح دائمی ہے۔

گناہ کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

اسلام کے مطابق:

اسلام سکھاتا ہے کہ انسان گناہ سے آزاد پیدا ہوتا ہے۔ جب وہ سن بلوغت میں پہنچتا ہے اور وہ گناہ کرتا ہے تب اس پر فرد جرم عائد ہوتی ہے۔ گناہ کے باعث انسان اپنے مذہبی فرائض میں ناکام ہوتا ہے۔ جیسے کہ پانچ ارکان اسلام میں بیان کیا گیا ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:

(افسیوں ۲: ۱) " اور اس نے تمہیں بھی زندہ کیا جب اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مُردہ تھے"۔

سوال: مسیحیوں کا گناہ کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

۔ انسان روحانی مردگی میں پیدا ہوتا ہے اور گناہ کی حالت میں رہتا ہے یہ موروثی گناہ آدم سے چلا آ رہا ہے۔

انسان نجات کیسے حاصل کر سکتا ہے؟

اسلام کے مطابق:

(سورۃ ۱۰: ۱۰۹)" جو ٹھیک راستے سے بھٹک جاتا ہے وہ اپنی آوارگی کا خود ذمہ دار ہے"۔

اسلام کے مطابق جو شخص پانچ ارکان اسلام کا پابند ہے وہی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ اسلام نجات کا بوجھ انسان پر ڈالتا ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

(یوحنا۔ ۶: ۳۵)" یسوع نے ان سے کہا زندگی کی روٹی میں ہوں۔ جو میرے پاس آئے وہ ہرگز بھوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا"۔

سوال: نجات حاصل کرنے کے بارے میں مسیحیوں کا کیا نظریہ ہے؟

۔ نجات خدا کی بخشش ہے جو مسیح یسوع پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔ یسوع وعدہ کرتا ہے کہ وہ انسان کے گناہوں اور نجات کا بوجھ اٹھا لے گا۔ یسوع کہتا ہے۔" اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دوں گا میرا جُوا اپنے اوپر اٹھا لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ حلیم ہوں اور دل کا فروتن۔ تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔ کیونکہ میرا جُوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا۔ (متی ۱۱: ۲۸۔۳۰)

مُقدس کتابیں (الہامی)

اسلام کے مطابق

- قرآن۔تلاوت۔محمد کا کلام جو اسکے پیروکاروں نے لکھا
- توریت۔موسیٰ کی شریعت (پرانے عہدنامہ کی پہلی پانچ کتابیںؒ
- زبور۔داؤد کے زبور
- انجیل۔یسوع کی خوشخبری

اگرچہ اسلام پرانے عہدنامہ اور مسیحت کے عناصر کو ملا دیتا ہے اور انہیں سچائی کہہ کر پیش کرتا ہے۔اس کی تعلیم بعض اوقات بائبل مُقدس کی تعلیمات سے متضاد ہوتی ہے۔

قرآن جب یہ کہتا ہے کہ یہی اللہ کا آخری/ حتمی کلام ہے تو وہ پچھلی تمام کتابوں کو رد کرتا ہے۔ جہاں کہیں قرآن اور بائبل کا فرق آتا ہے وہیں مسلمان دعویٰ کرتے ہیں کہ مسیحیوں نے بائبل تبدیل کر دی ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:

بائبل مُقدس۔پرانا اور نیا عہدنامہ

بائبلی مسیحت کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرنے کے لیے تجاویز:۔

- مسیحیوں کو چاہیے کہ وہ گناہ کے مسئلے کو اور اس تقابلی جائزے کو جس کے مطابق اس مسئلے کے لیے بائبل مُقدس کے خدا نے انسان کے لیے جو کام کیا جبکہ اسلام کے خدا نے وہ نہیں کیا مرکوز نظر رکھیں اسلام میں گناہ کے لیے کوئی حل نہیں اور اللہ نے انسان کے لیے کچھ نہیں کیا جس کے باعث اُسے کسی قسم کی قیمت ادا کرنی پڑی ہو۔
- نشاندہی کریں کہ مسلمان کا خدا کے ساتھ کوئی شخصی تعلق نہیں عملی طور پر اللہ سمجھ سے باہر ہے۔نمازوں اور عبادت میں کوئی انفرادیت نہیں کیونکہ ہر ایک چیز تحریر شدہ ہے۔
- پانچ ارکان کے مطابق زندگی گزارتے ہوئے نجات کمانے کی غلطی کی وضاحت کریں۔آپ کو کیسے معلوم ہوگا کہ آپ نے نجات کے لیے کافی کام کرلیا ہے؟
- یسوع کے انوکھے دعوؤں (کہ وہ خدا ہے) کی حقیقت پر توجہ دیں اور یہ کہ اس کے دعوے درست ہیں یا غلط

خلاصہ:

اسلام کا خدا چاہتا ہے کہ انسان اسے ڈھونڈے اور اس کے لیے جدوجہد کرے۔مسیحت وہ ہے جو خدا نے آپ کے لیے کیا ہے

نیچے اتر آیا تا کہ جو آپ سے نہیں ہو سکتا وہ کرنے میں آپ کی مدد کرے۔ مسیحی کے لیے نجات یقینی ہے۔ مسلمان کے لیے بہترین صورتحال میں امید ہو سکتی ہے کیوں؟

سادہ سی بات ہے۔ یسوع زندہ ہے جبکہ محمد زندہ نہیں۔

سبق نمبر ۱۶۔ ہندومت اور بائبلی مسیحت میں فرق:۔

آج کے سبق کی آیت:۔ (کلسیوں ۲:۸۔۱۰)" خبردار کوئی شخص تم کو اس فیلسوفی اور لاحاصل فریب سے شکار نہ کرلے جو انسانوں کی روایت اور دنیوی ابتدائی باتوں کے موافق ہیں نہ کہ مسیح کے موافق۔ کیونکہ الوہیت کی ساری معموری اُسی میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے اور تم اسی میں معمور ہو گئے ہو جو ساری حکومت اور اختیار کا سر ہے"۔

سبق کا مقصد:۔ ہندومت اور بائبلی مسیحت کے درمیان فرق کو واضح کرنا اور بائبلی مسیحت کو ہندومت کے پیروکار کے سامنے پیش کرنے کے لیے تجاویز دینا

رہنما کے مطالعہ کے لیے نوٹ:۔

اس مطالعہ کے دوران استعمال ہونے والا مواد ہندومت عقیدے کے متعلق بنیادی سوالات کا جواب ہو سکتا ہے لیکن میرا ایمان ہے کہ یہ آپ کے لیے منفرد موقع ہوگا کہ آپ اس گروہ کو بائبلی مسیحت کی سچائیوں سے روشناس کرواسکیں۔ اس لیے میں نے سوچا کہ ہندومت عقیدے اور بائبلی عقیدے کے تقابلی جائزے کو چھ بنیادی نکات میں بیان کروں۔

۱۔ یسوع مسیح

۲ تثلیث

۳۔ انسان کی ابدی زندگی/روح

۴۔ انسان میں گناہ کرنے کی فطرت

۵۔ نجات

۶۔ نجات کو حاصل کرنا

ان بنیادی نکات میں سے ہر ایک سے مسیحت کی سچائی کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ میں آپ کی حوصلہ افزائی کے لیے چاہتا ہوں کہ اس سبق کو پڑھنے میں تیزی نہ کریں اگر ایک ملاقات میں سارے مواد کو مکمل کرنا ممکن نہ ہو آپ اگلی ملاقات میں اسے چاہیں تو جاری رکھ سکتے ہیں۔

ہندومت کا تعارف:۔

ہندومت کا آغاز اس وقت ہوا جب 1500 ق م میں آریان نے شمالی ہندوستان کو فتح کیا۔ آریان قدرتی قوتوں۔ آسمان، ستاروں اور آگ کی پوجا کرتے تھے اور انہوں نے ہندوستان میں اپنے مذہب کو لاگو کیا۔ ان کے مذہب میں لکھی ہوئی دعائیں حمد و ثنا شامل تھیں جو ہندو مذہب کی بنیا اور زندگی گزارنے کا طریقہ بن گئیں۔ ان مسودوں کو وداس یا الہامی حکمت کہتے ہیں۔ یہ حکمت بائبل مقدس کی تعلیم سے بہت مختلف ہے۔

ہم ہندومت کے عقائد کو جانیں گے تاہم اُسے ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ کوئی شخص ہندو عقیدے کے متعلق کیا بتا تا ہے اور کسطرح کوئی شخص اس عقیدے کے مطابق زندگی گزارتا ہے ہندومت کی تعلیم سے قدرے مختلف ہوسکتا ہے۔

ہندومت: میں خدا ہوں۔ تم خدا ہو۔ کیا آپ بھی خدا ہونا پسند کریں گے؟

(زبور ۱۹:۱۔۴)" آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے اور فضا اسکی دستکاری دکھاتی ہے دن سے دن بات کرتا ہے اور رات کو رات حکمت سکھاتی ہے نہ بولنا ہے نہ کلام۔ نہ انکی آواز سنائی دیتی ہے انکا سُر ساری زمین پر اور انکا کلام دنیا کی انتہا تک پہنچتا ہے۔ اُس نے آفتاب کے لیے ان میں چشمہ لگایا ہے"

مشرقی مذہب سکھاتا ہے کہ کائنات کی تمام چیزیں عارضی ہیں اور اس لیے انکی کوئی اہمیت نہیں۔ صرف ایک ہی چیز اہم ہے جو اس دنیا سے بہت دور ہے اور وہ ہے (Realm) کشور انسان کشور (realm) تک پہنچنا چاہتا ہے اور اس کے لیے اسکا خیال ہے کہ وہ صرف اس حالت میں اس تک پہنچ سکتا ہے اگر وہ مُقدس کتابوں میں محو ہو کر ارد گرد کی دنیا کو بھول جائے۔

سوال: مشرقی مذہب کی تعلیم بائبل مُقدس کے خدا کی تعلیم سے کسطرح مختلف ہے؟

- آپ اس زمین پر خدا کے منصوبے کا ایک اہم حصہ ہیں۔ آپ کو اس نے ایک مقصد کے تحت پیدا کیا ہے۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے (زبور ۱۳۹:۱۳۔۱۶)" کیونکہ میرے دل کو تُو ہی نے بنایا۔ میری ماں کے پیٹ میں ہی تو نے مجھے صورت بخشی ۔ میں تیرا شکر کرونگا کیونکہ میں عجیب و غریب طور سے مرتب ہو رہا تھا تو میرا قالب تجھ سے چھپا نہ تھا۔ تیری آنکھوں نے میرے بے ترتیب مادے کو دیکھا اور جو ایام میرے لیے مقرر تھے وہ سب تیری کتاب میں لکھے تھے جبکہ ایک بھی وجود میں نہ آیا تھا"۔

خدا کے متعلق ہندو نظریہ:۔

فلسفیانہ ہندومت میں خدا ایک بے جان چیز/دیوتا ہے۔

سب سے بالاتر دیوتا۔ غیر شخصی دیوتا جو براہمن کہلاتا ہے ایک کائناتی زندگی ہے۔

- ہندومت میں بہت سے دیوتا اور دیوں کا ایک سلسلہ ہے جنکے بہت سے کام ہیں۔
- حقیقت میں ہندومت کے خدا/دیوتا کے متعلق تعلیم یہ ہے۔ آخر کار آپ ایک دیوتا ہو۔

ہندومت مذہب ہر ایک شخص کو خدا کو اپنے طریقے سے جاننے اور اس تک پہنچنے کے راستے کی تلاش کرنے کی آزادی دیتا ہے۔

سوال: ہر شخص کو خدا تک رسائی کے لیے راستے کی تلاش کرنے کی آزادی دینا کسطرح بائبل مُقدس کی تعلیم سے مختلف ہے؟

۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ خدا تک پہنچنے کے لیے صرف ایک ہی سڑک ہے یہ غلط ہے۔ بہت سے سڑکیں ہیں جو آپ کو خدا تک لے جاتی ہیں۔ کیونکہ بائبل مُقدس کہتی ہے کہ ایک دن سب لوگ خدا کے حضور کھڑے ہوں گے۔ اس لیے بائبل مُقدس فردوس میں داخل ہونے کا راستہ بتاتی ہے کہ ایک ہی راہ ہے اور وہ ہے یسوع مسیح۔

یسوع نے کہا (یوحنا ۱۴:۶) "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں جا سکتا"۔

یسوع مسیح کون ہے؟

ہندومت کے مطابق:۔

یسوع کے متعلق کوئی خاص پہچان نہیں پائی جاتی۔ ہندومت کی تعلیم کے مطابق خدا نے کئی مرتبہ تجسم لیا۔ یسوع خدا کے ظہور میں سے ایک ہے۔ ہندو کے لیے یسوع کو خدا ماننا اور ایک استاد کی حثیت سے اسکی پرستش کرنا زیادہ آسان ہے لیکن ایک ہندو یہ ایمان نہیں لائے گا کہ یسوع خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔

(یوحنا ۳:۱۶) کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"۔

سوال: مسیحیوں کے مطابق یسوع کون ہے؟

۔ یسوع خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ وہ انسان ہے اور خدا ہے۔ وہ بے گناہ تھا اور انسان کو گناہ سے چھڑانے کے لیے موا۔

ہندو کہیں گے کہ انکا مذہب مسیحیت سے افضل ہے کیونکہ زیادہ برداشت کرنے والے ہیں چونکہ وہ کہتے ہیں کہ خدا تک پہنچنے اور نجات کو حاصل کرنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ اسی نظریے کی وجہ سے وہ یسوع کے منفرد دعویٰ کے باعث یسوع مسیح کو اپنے دیوتاؤں کی فہرست میں شامل نہیں کر سکتے۔ یسوع نے کہا "میرے وسیلہ کے بغیر کوئی خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ یسوع کے اس منفرد دعوے کی وجہ سے جسطرح ایک مسیحی ہندو مذہب کی برداشت کرتا ہے ایک ہندو مسیحیت کو برداشت نہیں کر سکتا۔

تثلیث کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

ہندومت کے مطابق:۔

ہندومت ایک غیر شخصی ارفع واعلیٰ خدا کو ظاہر کرنے کے لیے دیوتاؤں کی ایک تثلیث کو پیش کرتا ہے جسکا نام براہمن ہے۔

ا۔ براہمہ۔ (براہمن کے ساتھ نہیں ملانا چاہیے) خالق

۲۔ وشنو۔ محافظ، سنبھالنے والا

۳۔ شیوا، تباہ و برباد کرنے والا

بہت سے ہندوان میں سے کسی ایک یا تینوں کی پوجا کرتے ہیں۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:

(متی۳:۱۶۔۱۷) " اور یسوع بپتسمہ لے کرفی الفور پانی کے پاس سے اوپر آ گیا اور دیکھو اُس کے لیے آسمان کھل گیا اور اس نے خدا کے روح کو کبوتر کی مانند اُترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا اور دیکھو آسمان سے آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں"۔

سوال: تثلیث کے متعلق مسیحیوں کا کیا ایمان ہے؟

۔ خدا باپ، خدا بیٹا، خدا روح القدس سب برابر اور تنیوں اشخصاص ایک ابدی حقیقی خدا ہے۔

کیا انسان میں ابدی زندگی ہے؟

ہندومت کے مطابق:۔

کرما Karma سبب اور نتیجے کا اخلاقی قانون ہے آپ کا ہر عمل اچھے یا برے کرما کے سبب ہوسکتا ہے۔ پوری زندگی نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ ہر نئی پیدائش کا انحصار پرانی زندگی میں قائم کئے جانے والے کرما پر ہے۔ ہوسکتا ہے آپ کی زندگی ایک کیڑے سے شروع ہوئی ہو اور موت کے بعد نیا جنم لینے کے بعد آپ انسان تک پہنچے ہوں ایک مرتبہ جب زندگی انسانی روپ دھار لیتی ہے یہ اعلیٰ سماجی مراتب حاصل کرتی جاتی ہے (پرانی زندگی میں اچھے کرما کے قائم کرنے کی بنیاد پر) زندگی کی پیدائش اور نئے سرے سے پیدائش کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے جب تک کہ یہ آزاد ہو جاتی اور لامحدود اور اعلیٰ وارفع خدا اور کائناتی زندگی میں شامل ہو جاتی ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔

(یوحنا۵:۱۱۔۱۲) "اور گواہی یہ ہے کہ خدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی دی ہے اور یہ زندگی اس کے بیٹے میں ہے جسے کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے اور جس کے پاس خدا کا بیٹا نہیں اُس کے پاس زندگی نہیں۔"

سوال: مسیحی انسان کی ابدی زندگی کے متعلق کیا ایمان رکھتے ہیں؟

۔ انسان میں ہمیشہ کی زندگی ہے جس کی تقدیر کا انحصار نجات حاصل کرنے کے لیے جنم درجنم سلسلوں پر نہیں ہے بلکہ اس میں نجات کا انحصار مسیح یسوع میں ہمیشہ کی زندگی کی بخشش پر ہے۔ مسیحت کا کہنا ہے کہ بائبل مُقدس کا خدا کائنات پر اختیار رکھتا

ہے وہ کوئی غیر شخص دیوتا یا قوت نہیں بلکہ محبت کرنے والا خالق خدا ہے اور چاہتا ہے کہ اسکو شخصی طور پر جانا جائے اور یہ مسیح یسوع میں ممکن ہے۔

گناہ کے متعلق کیا نظریہ ہے۔

ہندومت کے مطابق:

چونکہ حتمی طور پر ہر انسان خدا ہے کوئی گناہ اُسے خدا سے دور نہیں کرسکتا۔ ہندومت افعال کا ایک نظام ہے۔ گناہ کی معافی کا تو اس میں تصور بھی نہیں ہے۔ ہر انسان کو بہت سی زندگیاں ملتی ہیں جن میں وہ اپنے آپ کو جنم کے اس سلسلے سے آزاد کروانے اور براہمن میں مل جانے کے بارے میں سیکھتا ہے۔ اس میں گناہ سے نجات کا کوئی تصور نہیں۔

بائبلی مسیحت کے مطابق؛ (۱ یوحنا۱: ۸-۹)

"اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے"۔

سوال: مسیحیوں کا گناہ کے متعلق کیا نظریہ ہے۔؟

- اگر ہم یہ کہیں کہ گناہ کا کوئی وجود نہیں ہے تو ہم نے جھوٹ کو قبول کرلیا ہے جو ہمیں بتایا گیا ہے۔

انسان نجات کیسے حاصل کرتا ہے؟

ہندومت کے فلسفیانہ نظریہ کے مطابق

ہندومت کے فلسفے میں نجات حاصل کرنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ (انسان کی زندگی کا خاتمہ اور لامحدود ابدی زندگی کے ساتھ ملاپ)

درست اعمال، اپنے اخلاقی سماجی اور مذہبی فرائض کو سرانجام دینا

- علم: اپنشادکی تعلیم کو سننا اور اس پر گہرے طور پر غوروفکر کرنا۔

مشہور ہندومت کے مطابق:

مشہور ہندمت فلسفیانہ ہندومت سے بہت مختلف ہے۔ یہ بہت زیادہ بت پرست ہیں۔ کوئی بھی شخص بہت سے دیوتاؤں کی شبیہوں کی پوجا کرکے نجات حاصل کرسکتا ہے۔ کہیں پر بھی اعلیٰ وارفع دیوتا سے لے کر ادنیٰ دیوتاؤں تک اور پھر دیہاتی دیوتاؤں تک اس ڈر سے کہ کہیں خدا سے ملاپ کی امید نہ ٹوٹ جائے وہ پوجا کرتا ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔(یوحنا۔۶:۳۵)

" یسوع نے اُن سے کہا زندگی کی روٹی میں ہوں۔ جو میرے پاس آئے گا وہ ہرگز بھوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا"

سوال: نجات حاصل کرنے سے متعلق مسیحیوں کا کیا نظریہ ہے؟

۔ نجات خدا کی بخشش ہے جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔

مقدس کتابیں (الہامی)

ہندومت کے مطابق۔

ا۔ وداس دیوتاؤں سے سُن کر لکھی گئی قدیم حکمت یہ لامحدود اور دائمی ہے۔

۲۔ اپنشاد:۔وداس کی انسانی تفسیر۔اپنشاد پڑھنے سے انسان کو حکمت ملتی ہے اروہ اس حکمت سے نجات حاصل کرتا ہے

بائبلی مسیحیوں کے مطابق؛۔

۔ بائبل مُقدس۔پرنا اور نیا عہد نامہ

ہندومت کا مختصر خلاصہ:

۔ اپنشاد کی تعلیم ہے کہ کائنات کی ہر ایک چیز دیوتا کا ایک حصہ ہے۔

۔ ہر ایک چیز جو حرکت کرتی ہے اور سانس لیتی ہے اس میں ابدی زندگی ہے اور یہ کائناتی زندگی کا حصہ ہے ہر زندگی واپس کائناتی زندگی میں جانا چاہتی ہے جہاں سے یہ آئی تھی۔

۔ یہ دوبارہ جنم کی صورت میں ہی ممکن ہے آہستہ آہستہ نجات کے علم میں بڑھتے ہوئے بہت سے جنم لینے کے بعد وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں پر زندگی موت اور نئے جنم کے چکر سے نکل آتی ہے اور پھر سے اس کائناتی زندگی کا حصہ بن جاتی ہے۔جسطرح پانی کا قطرہ سمندر میں دوبارہ لوٹ جاتا ہے۔

بائبلی مسیحت کو ایک ہندو عقیدے کے شخص کے سامنے پیش کرنے کے لیے تجاویز

۔ نشاندہی کریں کہ زندگی کا مقصد اور مفہوم ہے۔(افسیوں۲:۱۰) " کیونکہ ہم اُسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جنکو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لیے تیار کیا تھا"۔

۔ ہندومت کی تعلیم ہے کہ خدا نے انسان کو سچائی کی تعلیم دینے لیے کئی بار جنم لیا ہے۔بائبل مُقدس فرماتی ہے کہ خدا نے ایک ہی مرتبہ یسوع مسیح کی شخصیت میں جسم لیا۔صرف سکھانے کے لیے نہیں بلکہ نجات کے اس کام کی ہمیں یقین دہانی کرانے

کے لیے جواس نے ہمارے لیے کیا۔(کرنتھیوں ۱۵:۴) " چنانچہ میں نے سب سے پہلے تم کو وہی بات پہنچا دی جو مجھے پہنچی تھی کہ مسیح کتاب مُقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لیے مؤا اور دفن ہوا اور تیسرے دن کتاب مُقدس کے مطابق جی اٹھا۔

- یسوع کے منفرد دعوؤں پر زور دیں۔یسوع مسیح میں ہم ہمیشہ کی زندگی حاصل کرتے ہیں۔ یہ جنم در جنم سلسلہ نہیں ہے (ایوحنا۔۵:۱۱۔۱۲) " خدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی دی ہے اور یہ زندگی اس کے بیٹے میں ہے۔جس کے پاس بیٹا ہے اس کے پاس زندگی ہے اور جس کے پاس خدا کا بیٹا نہیں اس کے پاس زندگی بھی نہیں۔"

- نشاندہی کریں کہ کسی بات کو سنجیدگی سے مان لینے سے وہ حقیقت میں تبدیل نہیں ہو جاتی۔ہندومت کی تعلیم جو بھی ہے گناہ حقیقی ہے۔صرف یسوع مسیح ہی گناہ کے مسئلے کا حل پیش کرتے ہیں۔

سبق نمبر ۱۷: مورمن فرقے اور بائبلی مسیحت میں فرق:۔

آج کے سبق کی آیت (یوحنا ۱:۱)

" ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور یہی کلام خدا تھا"

سبق کا مقصد:۔ مورمن فرقے اور بائبلی مسیحت کے درمیان فرق کو واضح کرنا اور مورمن (دورِ جدید کے بزرگوں پر مشتمل یسوع مسیح کی کلیسیاء) (LDS) ایمان کے پیروکاروں کے سامنے بائبلی مسیحت کو پیش کرنے کے لیے تجاویز دینا

غور طلب بات:۔

اس سبق سے ایک ایسا سلسلہ شروع ہوتا ہے جہاں سے ہم دنیا کے بڑے مذاہب سے ہٹ کر چھوٹے یا بدعتی مسیحی مذاہب پر غور کریں گے۔مورمن فرقہ یہواہ کے گواہ اور مسیحی سائنس اس گروہ میں شامل ہیں۔یہ نامی مسیحی گروہ بائبلی مسیحت میں سے اپنی پسند کا مواد لیتا اور اسے اپنی تعلیمات میں شامل کر لیتا ہے۔چونکہ ان کی تعلیمات میں مسیحت کے عناصر شامل ہیں اس لیے یہ اپنے آپ کو مسیحی کہلواتے ہیں ان کی تعلیمات جس کا یہ استعمال کرتے ہیں بائبل مُقدس کی زبان دانی کے حقیقی معنوں کو رد کرتی ہیں۔ ۔مثال کے طور پر جب ہم مورمن کو خدا باپ کے متعلق بات کرتے ہوئے سنتے ہیں تو انکا خدا وہ نہیں جو بائبل مُقدس بتاتی ہے کیا یہ گڈ مڈ خیال نہیں؟ یہ نہ صرف غیر واضح / گڈ مڈ خیال ہے بلکہ فریب بھی ہے۔اور ایسے جھوٹے مذاہب خطرناک ہوتے ہیں ان کو بدعت بھی کہا جاتا ہے۔ ہم اس سبق میں تمام پریشانی کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

ہوسکتا ہے اس مطالعہ میں استعمال ہونے والا مواد مورمن عقیدے کے لوگوں کے ایمان کی بنیاد کے متعلق چند سوالات کے جوابات دے سکے۔ لیکن میرا ایمان ہے کہ آپ کو آج اس گروہ کے لوگوں کو بائبلی سچائیوں سے روشناس کروانے کا موقع ملے

گا۔اس سبق میں بہت سی معلومات پیش کی گئی ہے اور میں آپ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتا ہوں کہ اس مواد کے مطالعہ میں تیزی نہ کریں اگر اس مواد کو مکمل کرنے کے لیے آپ کے پاس ایک ملاقات میں وقت ناکافی ہے تو آپ چاہیں تو اسے اگلی ملاقات میں بھی جاری رکھ سکتے ہیں۔

تعارف:۔

مورمن فرقے کا آغاز 1820ء میں ہوا جب مغربی نیویارک کے ایک نوجوان جوزف سمتھ کے مطابق خدا باپ اور خدا بیٹا دو الگ شخصیات اس سے ملیں جنھوں نے اسے بتایا کہ چونکہ اس وقت تمام کلیسیائیں غلط ہیں اس لیے وہ کسی کلیسیاء میں بھی شامل نہ ہو۔انہوں نے اُسے حقیقی کلیسیاء قائم کرنے کو کہا۔

1823ء میں ایک بار پھر جوزف کو اب ایک فرشتہ ملا جسکا نام مورونی تھا اُس نے اُسے ایک مُقدس تاریخ کے بارے میں بتایا جو امریکہ کے قدیم عبرانیوں نے لکھی تھی۔ یہ سونے کی تختیوں پر کنندہ تھی اور ایک قریبی پہاڑی میں چھپائی گئی تھی۔ جوزف کو کہا گیا کہ وہ اس علم کو دنیا کے سامنے لائے، جوزف نے 1827ء میں فرشتہ سے وہ سونے کی تختیاں لیں اور خدا کے روح کی مدد سے ان کا انگریزی ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ مورمن کی کتاب کے نام سے 1830ء میں شائع ہوا۔

چونکہ مورمن کلیسیاء اعلیٰ اخلاقی میعار اور خاندانوں کی اہمیت پر زور دیتی ہے اس لیے یہ عوام میں بہت مشہور و مقبول ہے۔لیکن اگرچہ مورمن فرقہ اکثر شخصی اور خاندانی زندگی کے پہلوؤں کو بیان کرتا ہے جو کہ باعث تحسین بات ہے لیکن مورمن فرقے کی تعلیمات بائبل مُقدس کی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتیں،

کیا مورمن کلیسیاء حقیقی کلیسیاء ہے؟

(عبرانیوں ۱:۱۔۲)

" اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا جسے اُس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جسکے وسیلہ سے اُس نے عالم بھی پیدا کیے۔"

خدا کون ہے؟

مورمن فرقے کے مطابق:۔

۔ خدا کائنات کی سب سے بڑی قدرت ہے۔لیکن وہ ہمیشہ اسی مقام پر نہیں تھا۔ وہ آہستہ آہستہ مکمل زندگی گزارنے کے بعد اپنے آپ کو خدائی مقام تک لایا۔

- خدا باپ گوشت اور ہڈیوں پر مشتمل وجود رکھتا ہے۔
- آدم خدا باپ ہے وہ ایک ہیں اور یکساں ہیں۔" جب ہمارے باپ آدم نے باغ عدن میں وجود لیا وہ جلالی بدن میں تھا اور وہ اپنے ساتھ حوا کو بیوی کے طور پر لایا۔ اس نے اس دنیا کو بنانے اور منظم کرنے میں مدد کی۔ وہ بڑا فرشتہ میکائیل ہے جس کے بارے میں قدیم مُقدس لوگوں نے بتایا تھا۔ وہ ہمارا باپ اور ہمارا خدا ہے اور وہی واحد خدا ہے جس کے ساتھ ہمارا واسطہ ہے۔ بریگیم ینگ جنرل آف ڈسکورسز ۱:۵۰-۵۱ 9 اپریل 1852ء

بائبلی مسیحیوں کے مطابق

(پیدائش ۱:۱)" ابتدا میں خدا نے زمین اور آسمان کا بنایا"

سوال: بائبلی مسیحیوں کا خدا کے متعلق کیا ایمان ہے؟

- خدا باپ۔ زمین و آسمان کا بنانے والا ہے وہ کاملیت میں ازل سے موجود ہے۔ اس کی لامحدود قدرت اور حکمت میں کبھی کمی نہیں آئی آج تک وہی ہے۔
- خدا روح ہے۔ " خدا روح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار روح اور سچائی سے اسکی پرستش کریں" (یوحنا ۴:۲۴) وہ گوشت پوست کا وجود نہیں رکھتا۔
- آدم پہلا انسان تھا جس کو پیدا کیا گیا وہ کبھی بھی خدا نہ تھا۔

یسوع مسیح کون ہے؟

مورمن فرقے کے مطابق:

- یسوع باپ آدم ہے۔ "جب بچہ یسوع کنواری مریم کے بطن میں پڑا وہ روح القدس کی قدرت سے پیدا نہیں ہوا۔ یسوع ہمارا بڑا بھائی باپ آدم سے بدن لے کر پیدا ہوا۔ بیریگھم ینگ جنرل آف ڈسکوریسز ۱:۵۱-۵۱)
- یسوع اور شیطان ہم سب کی طرح روحانی بھائی اور خدا کے بیٹے تھے اس سے پہلے کہ یسوع بیت الحم میں مریم سے پیدا ہوا یسوع اور شیطان میں نجات دہندہ بننے کے لیے بدن لے کر آنے کا مقابلہ ہوا۔ یسوع یہ مقابلہ جیت گیا۔ جوزف سمتھ " بیش قیمت موتی" موسیٰ کی کتاب ۴-۱-۴
- جسم پانے کے بعد یسوع خدا کے درجے تک پہنچ گیا اور اسے بڑا بھائی کہا جاتا ہے جو دیوتاؤں میں سے ایک ہے۔
- مسیح نے دو عورتوں مریم اور مرتھا سے شادی کی اور ان سے بچے پیدا ہوئے۔ مورمن عقیدے کے مطابق اگر اس کے بچے نہ ہوتے تو وہ خدا کا درجہ نہ پاسکتا
- وہ دوسرے انسانوں سے مختلف نہیں وہ ابدی ہے بلکہ تمام انسانوں کی روح بھی تو ابدی ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:

(کلسیوں ۱:۱۵)

" وہ اندیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے"

سوال: مسیحیوں کے مطابق یسوع کون ہے؟

- یسوع ازل سے خدا کے ساتھ موجود ہے۔ تثلیث کا دوسرا اقنوم اور پھر اس نے بیت الحم میں پیدا ہو کر انسانی فطرت کو اپنایا۔ اسوقت سے وہ انسانی اور خدائی دونوں خصوصیات کے ساتھ ابدتک موجود ہے۔

تثلیث کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

مورمن فرقے کے مطابق:۔

- دنیا کے تمام خداؤں پر ایک خدا (خدا باپ)
- باپ اور بیٹا دونوں جسم رکھتے ہیں
- پاک روح ایک غیر شخصی "سیال مادہ" جو مختلف درجات میں افراد میں سرائیت کرتا ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔ (یوحنا ۱۵:۲۶)

" لیکن جب وہ مددگار آئیگا جسکو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی روح حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دیگا۔"

سوال: مسیحوں کا تثلیث پر کیا ایمان ہے؟

- خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح پاک سب برابر ہیں اور ایک دائمی خدا میں ہیں۔ پھر بھی تین شخصیات ہیں۔

حتی کہ باپ، بیٹا اور پاک روح تین شخصیات ہیں پھر بھی ہوا ایک خدا ہیں۔

کیا انسان میں ابدی زندگی ہے؟

مورمن فرقے کے مطابق:۔

- تمام انسان اور روحیں جن میں یسوع اور شیطان بھی شامل ہیں جنم لینے سے پہلے ارواح کے طور پر موجود تھیں۔ جسمانی پیدائش نے ان ارواح کو بدن دیے اور غلط اور درست میں انتخاب کا موقع دیا۔
- تمام انسان تینوں آسمانوں میں سے ایک آسمان میں جائیں گے غیر ایماندار سب سے نچلے آسمان پر مذہبی اور غیر مورمن فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ دوسرے آسمان پر اور اچھے مورمن سب سے اعلیٰ درجے کے آسمان پر جائیں گے۔ جو

سب سے معتبر شخص ہوگا وہ دیوتا بن جائے گا اور ایک علیحدہ سیارے پر اپنے خاندان سمیت حکمرانی کرے گا۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق: (دانی ایل ۱۲:۲)

"اور جو خاک میں سو رہے ہیں اُن میں سے بہتیرے جاگ اٹھینگے۔ بعض حیات ابدی کے لیے اور بعض رسوائی اور ذلت ابدی کے لیے"۔

سوال: مسیحی انسان کی ابدی زندگی کے بارے میں کیا نظریہ رکھتے ہیں؟

۔ زمین پر وجود لینے سے پہلے انسان کی روح کا کوئی وجود نہیں ہے۔ بائبل مُقدس کسی صورت میں بھی ایسی تعلیم نہیں دیتی۔

۔ انسان ہمیشہ خدا سے نچلے درجے پر ہی ہیں۔ آسمان پر ہم اخلاقی پاکیزگی میں اُسکی مانند ہوں گے۔ لیکن قابلیت یا علم میں کبھی بھی ہم اس کی طرح لامحدود نہیں ہو سکتے۔ دوسری دنیاؤں کو آباد کرنے کے بارے میں بائبل مُقدس کچھ نہیں کہتی

گناہ کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

مورمن فرقے کے مطابق:۔

۔ انسان کی گراوٹ اچھی اور ضروری تھی۔ انسان نے خدا کے ایک حکم (پھلو اور بڑھو) کی تعمیل میں دوسرے حکم (پھل نہ کھانا) کی نافرمانی کی

۔ آدم کا گناہ موروثی نہیں ہے۔ اور بچے مکمل معصومیت میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایک عمر میں پہنچ کر بچے گناہ کرتے اور اپنے گناہوں کے جواب دہ ہوتے ہیں۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔ (زبور ۵۱:۵)

" دیکھ! میں نے بدی میں صورت پکڑی اور میں گناہ کی حالت میں ماں کے پیٹ میں پڑا"

سوال: مسیحی گناہ کے بارے میں کیا نظریہ رکھتے ہیں؟

۔ ایک شخص روحانی مردگی میں پیدا ہوتا ہے اور گناہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ جو وہ آدم سے موروثت میں حاصل کرتا ہے۔

کوئی شخص کیسے نجات پا سکتا ہے؟

مورمن فرقے کے مطابق:۔

۔ خدا کی بادشاہت میں یسوع مسیح کے خون کی بدولت نجات دستیاب ہے۔ لیکن اسے صرف ایمان، اقرار، بپتسمے اور حکموں پر آخر تک قائم رہنے سے حاصل ہوتی ہے

- گناہوں کی معافی کے لیے منظور شدہ مورمن مناد سے بپتسمہ پانا ضروری ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔ (افسیوں۲:۸۔۹)

" کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمھاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تا کہ کوئی فخر نہ کرے"

سوال: نجات حاصل کرنے کے بارے میں مسیحیوں کا کیا ایمان ہے؟

- نجات خدا کی بخشش ہے جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔ہم خدا کی پاکیزگی کے معیار کے مطابق اچھی زندگی گزارنے کے قابل نہیں۔ہمیں نجات یسوع مسیح کے کفارے پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے نہ کہ اپنے اعمال کے سبب سے بپتسمہ اور پاکیزگی میں زندگی گزارنا خدا کی فرمانبرداری کرنے کو ظاہر کرتے ہیں۔ نہ یہ کہ یہ نجات حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔

مُقدس کتابیں (الہامی)

مورمن فرقے کے مطابق:۔

" بائبل مُقدس کا درست ترجمہ کیا جائے تو ہم اسے خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں اس کے علاوہ ہم مورمن کی کتاب کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں"۔

- بائبل مُقدس
- مورمن کی کتاب
- عقیدہ اور قول و اقرار/عہود

جوزف سمتھ بہت مرتبہ آسمانی پیامبروں سے ملا جنھوں نے اسے حقیقی مناد مقرر کیا۔اُسے خدا سے کلیساء کی رہنمائی اور انجیل کا مزید علم لوگوں تک پہنچانے کے لیے مسلسل مکاشفات ملتے رہتے۔ ان میں سے زیادہ تر مکاشفہ جات عقیدہ اور قول و اقرار میں مندرج ہیں۔

- بیش قیمت موتی

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔ استثنا ۴:۲)

" جس بات کا میں تم کو حکم دیتا ہوں اُس میں نہ تو کچھ بڑھانا اور نہ کچھ گھٹانا تا کہ تم خداوند اپنے خدا کے احکام کو جو میں تمکو بتا تا ہوں مان سکو"۔

سوال: مسیحی بائبل مُقدس کے متعلق کیا ایمان رکھتے ہیں؟

- بائبل مُقدس خدا کا پاک سخن ہے
- بائبل مُقدس ہی واحد الہامی اور بااختیار کلام ہے۔
- بائبل مُقدس میں بڑھانے سے منع کیا گیا ہے۔
- جوزف سمتھ کوئی پیغمبر / نبی نہیں ہے۔

بائبلی مسیحت کی سچائیوں کو مورمن کے سامنے پیش کرنے کے لیے تجاویز۔

- نشاندہی کریں کہ مورمن کی تعلیم کسی طور پر بھی بائبل مُقدس کی تعلیم کے مطابق نہیں ہے ان کو چیلنج کریں کہ وہ خود بائبل مُقدس کی تعلیمات کا مورمن تعلیمات سے موازنہ کر کے دیکھیں
- یاد رکھیں کہ مورمن مسیح کے ابدی کفارے پر یقین نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ مسیح نے صرف ہماری پرانی تقسیروں کو معاف کیا ہے۔کوئی مورمن بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ ایسے مسیح میں ابدی زندگی حاصل ہے۔ ان کو ابدی زندگی کا یقین نہیں ہے۔ نیا عہدنامہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ نجات کا یقین ان لوگوں کو ہے جو مسیح کے کفارے پر ایمان رکھتے اور اسے قبول کرتے ہیں۔

کیا مورمن کلیساء حقیقی کلیساء ہے؟

ہم بائبل مُقدس کو خداوند کا کلام اُسی صورت میں تسلیم کرتے ہیں جب اسکا ترجمہ ٹھیک کیا گیا ہو۔ ہم مورمن کی کتاب کو بھی خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں۔(مورمن کی کتاب سے اقتباس)

مورمن کی کتاب:

خیال کیا جاتا ہے کہ 600 ق م سے لیکر 428 عیسوی تک مختلف لوگ مورمن کی کتاب کو لکھنے والے ہوئے۔

- یہودیوں کے ایک گروہ کو خدا نے بابل کی اسیری میں جانے کے بارے میں اور بحر الکاہل کو پار کر کے جنوبی امریکہ جانے سے خبردار کیا۔
- یہ یہودی جو دو قبائل میں تقسیم ہو گئے نفائی اور لامن ہیں لامن قبیلے کے گناہ کے باعث خدا نے انہیں سیاہ جلد کی لعنت میں مبتلا کیا۔ اور وہ امریکن انڈین کے آباؤاجداد ہوئے جو کہ اسرائیل کا کھویا ہوا قبیلہ ہے۔
- نفائی قبیلہ نے مسیح کی آمد کے متعلق پیشنگوئیوں کو اور پھر جی اٹھنے کے بعد جنوبی امریکہ میں ان نفائیوں کے ساتھ ملاقات کو درج کیا۔
- اس سے پہلے کہ نفائی لامن قبیلہ کے ساتھ لڑتے ہوئے فنا ہوئے مورمن جو ایک نفائی تھا اس نے مورمن کی الہامی

کتاب کولکھ دیا۔اسکے بیٹے مورونی نے ان سنہری تختیوں کو جن پر یہ الہام تھا لے کر چھپا دیا۔ یہ تختیاں نیویارک میں 1400 سال بعد جوزف سمتھ نے نکالیں اور اُس نے ان تختیوں کا ترجمہ کیا ان تختیوں پر قدیم مصریوں کی تحریر تھی جس میں حروف کی جگہ تصویریں چھپی تھیں اور سمتھ جادوئی عینک کی مدد سے ان کا ترجمہ کرنے کے قابل ہوا۔

مورمن کی کتاب کا تاریخی مطالعہ

- مورمن کی کتاب میں جو وضاحتی تاریخ اور تہذیب بیان ہوئی ہے اسکی کوئی چیز بھی امریکہ کے کسی حصے سے ماہرین علم آثارِ قدیمہ کے مطابق نہ ہی موجود ہے مورمن کی کتاب اسوقت کی امریکی تہذیب کے خدوخال کو بیان کرتی ہے۔

- مورمن کی کتاب کے لوگ دیندار یہودی نظر آتے ہیں جو موسیٰ کی شریعت کی فرمانبرداری کرتے ہوں۔لیکن مورمن کی کتاب میں سے کوئی ایسا نشان نہیں ملتا کہ وہ موسیٰ کی شریعت پر عمل کرتے ہوں اور حتی کہ اسکا درست علم بھی نہ تھا۔

- (عبرانیوں کے خیال میں) مورمن کی کتاب میں موجود تاریخی باتیں ایسی ہیں جو 1825ء میں پہلے ہی تحریر میں تھیں۔سمتھ کے مورمن کی کتاب کو تیار کرنے سے صرف دو سال پہلے اس گمنام کتاب کے بغور مطالعہ کے بعد ایک مورمن کلیسیاء نے اقرار کیا کہ حقیقت واضح ہے کہ مورمن کی کتاب کے واقعات/ تحریریں قدیمی نہیں ہیں۔ بلکہ یہ سمتھ کے پرانی کتابوں کے مطالعہ

کے متعلق اس کے اپنے خیالات ہیں جن کو اس نے تحریر کر دیا ہے

- سونے کی ان تختیوں کو حقیقت میں دیکھنے کا دعویٰ سمتھ کے گیارہ دوستوں کا تھا (ان میں سے بہتوں نے ایک دوسرے کو یہ قصہ سنایا) کسی تیسرے گروہ کو کبھی ان تختیوں کو دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔

- چونکہ مورمن کی کتاب کو 428 عیسوی میں شائع کر دیا گیا تھا مورمن کی کتاب میں 25000 ایسے الفاظ ہیں جو 1611ء کی بائبل مُقدس (کنگ جیمس ورژن) سے ماخوذ ہیں۔

- سمتھ سنین Smith Sonian اشاعتی کے ادارے نے مورمن کی کتاب پر غور کرنے کے بعد ثابت کیا کہ مورمن کی کتاب ایک افسانوی کتاب ہے۔اس اشاعتی ادارے کے بیان کا خلاصہ اسطرح ہے:

Smith Sonian ماہرین آثارِ قدیمہ نے کتاب کے مضمون اور جدید دنیا کے درمیان تعلق کا کوئی خیال نہیں رکھا۔

- 1830ء سے لیکر اب تک مورمن کی کتاب میں 2000 سے زیادہ درستگیاں کی گئی ہیں۔سمتھ کا دعویٰ تھا کہ اُسکا ترجمہ خدا کی طرف سے تھا جب کہ ابھی بھی کتاب میں حقائق کی غلطیاں، تضادات اور جھوٹی پیشنگوئیاں موجود ہیں۔

- بہت سے ایسے عقائد جو کبھی مورمن کلیسیاء میں سکھائے جاتے اور بنیادی ضروری اور دائمی سمجھے جاتے تھے ختم ہو چکے ہیں۔

۔ مورمن کنگ جیمس ترجمے کوحتمی مانتے ہیں چونکہ یہ ترجمہ ٹھیک ہے۔وہ کون سی چیز ہے جو ٹھیک ترجمے کا اندازہ کرتی ہے؟مورمن کا عقیدہ جب مورمن عقیدہ بائبل کے حوالہ سے مختلف ہوتا ہے تو اسکا ترجمہ غلط ہوا ہوتا ہے پھر کنگ جیمس ترجمے سے حوالہ جات کو بغیر کسی ردو بدل کے قبول کر لیا جاتا ہے۔

مزید غورو فکر:

۔ جوزف سمتھ نے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا اور اکثر مستقبل کے واقعات کے متعلق خدا کی طاقت سے پیشنگوئی کرتا تھا۔ بہت سی اس کی پیشنگوئیوں کو عقائد اور قول واقرار کے کلام میں درج کیا گیا ہے۔تقریباًان میں سے کوئی پیشنگوئی بھی پوری نہیں ہوئی۔

۔ بہت سے مورمن تاریخ دانوں کوان کے مورمن تاریخ کے حقائق کی دریافتوں کوشائع کرنے کی وجہ سے کلیسیاء سے خارج کر دیا گیا۔

<u>سبق نمبر۱۸: یہواہ کے گواہ اور بائبلی مسیحت:</u>

آج کے سبق کی آیت: (یوحنا۲۰:۲۸)

" توما نے اُس (یسوع) سے کہا میرے خداوند میرے خداوند"

سبق کا مقصد:۔ یہواہ کے گواہوں اور بائبلی مسیحت کے فرق کو واضح کرنا اور بائبلی مسیحت کو یہواہ کے گواہوں کے سامنے پیش کرنے کے لیے تجاویز دینا۔

غور طلب بات:اس سبق میں ایک ایسے سلسلے میں آگے بڑھتے ہیں جہاں سے ہم دنیا کے بڑے مذاہب سے ہٹ کر چھوٹے یا بدعتی مسیحی فرقوں پر غور کریں گے۔یہواہ کے گواہ،مورمن فرقہ اور مسیحی سائنس اس گروہ میں شامل ہیں۔

یہ نامی مسیحی گروہ بائبلی مسیحت میں سے اپنی پسند کا مواد لیتا اور اِسے اپنی تعلیمات میں شامل کر لیتا ہے چونکہ ان کی تعلیمات میں مسیحت کے عناصر شامل ہیں اس لیے یہ اپنے آپکو مسیحی کہلواتے ہیں ان کی تعلیمات جس کا یہ استعمال کرتے ہیں۔ بائبل مُقدس کی زبان دانی کے حقیقی معنوں کو رد کرتی ہیں۔مثال کے طور پر جب ہم یہواہ کے گواہوں کو خدا باپ کے متعلق بات کرتے ہوئے سنتے ہیں تو اسکا خدا وہ نہیں جو بائبل مُقدس بتاتی ہے کیا یہ گڈ مڈ خیال نہیں؟یہ نہ صرف غیر واضح/ گڈ مڈ خیال ہے بلکہ فریب بھی ہے ارا یسے جھوٹے مذاہب خطرناک ہوتے ہیں ان کی بدعت کہا جاتا ہے۔ہم اس سبق میں تمام پریشانی کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

ہوسکتا ہے کہ اس مطالعہ میں استعمال ہونے والا مواد یہواہ کے گواہوں کے عقیدے کے لوگوں کے ایمان کی بنیاد کے متعلق چند سوالات کے جوابات دے سکے۔لیکن میرا ایمان ہے کہ آپ کو آج اس گروہ کے لوگوں کو بائبلی سچائیوں سے روشناس کروانے کا

موقع ملے گا۔اس سبق میں بہت سی معلومات پیش کی گئی ہے اور میں آپ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتا ہوں کہ اس مواد کے مطالعہ میں تیزی نہ کریں۔اگر اصل مواد کو مکمل کرنے کے لئے آپکے پاس ایک ملاقات میں وقت نا کافی ہے تو آپ چاہیں تو اسے اگلی ملاقات میں بھی جاری رکھ سکتے ہیں۔

تعارف:۔

یہواہ کے گواہوں کے عقیدے سے چند لوگ جن میں بائبلی مسیحی بھی شامل ہیں واقف ہیں۔ان کا عقیدہ بائبلی مسیحت کے برخلاف ہے۔یہواہ کے گواہ بائبل مُقدس کی تعلیم پر عقلی علوم کو ترجیح دیتے ہیں۔

اس لئے بائبل مُقدس میں سے جس بات کو وہ سمجھ نہیں پاتے اسے رد کر دیتے ہیں بہت سی دوسری باتوں کے ساتھ ساتھ یہواہ کے گواہ ان باتوں کو رد کرتے ہیں:۔

☆ یسوع مسیح خدا ہے۔

☆ روح القدس خدا ہے۔

☆ یسوع مسیح کا بدن میں جی اُٹھنا۔

یہواہ کے گواہوں کے عقیدے (خدا کے متعلق سچائی) کو پھیلانے کے لئے انکی تنظیم دی واچ ٹاور بائبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی (The Watchtower Bible and Tract Societies) ہی واحد زریعہ ہے۔اس لئے یہواہ کے گواہوں کے عقیدے کی باتیں واچ ٹاور سوسائٹی اس معلومات کی درستگی کو دیکھے بغیر آگے منتقل کر دیتی ہے۔

یہواہ کے گواہ:۔ ان کی کچھ باتیں درست ہیں لیکن زیادہ تر غلط ہیں۔

(یوحنا۔۲۰ : ۱۹ :۲۹)

”پھر اسی دن جو ہفتہ کا پہلا دن تھا شام کے وقت جب وہاں کے دروازے جہاں شاگرد تھے یہودیوں کے ڈر سے بند تھے یسوع آکر بیچ میں کھڑا ہوا اور ان سے کہا تمہاری سلامتی ہو! اور یہ کہہ کر اس نے اپنے ہاتھوں اور پسلی کو انہیں دکھایا۔پس شاگرد خداوند کو دیکھ کر خوش ہوئے۔یسوع نے پھر ان سے کہا تمہاری سلامتی ہو! جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے اسی طرح میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں۔

اور یہ کہہ کر ان پر پھونکا اور ان سے کہا روح القدس لو۔جنکے گناہ تم بخشو انکے بخشے گئے ہیں۔جنکے گناہ تم قائم رکھو انکے قائم رکھے گئے ہیں۔

مگر ان بارہ میں سے ایک شخص یعنی توما جسے توآم کہتے ہیں۔یسوع کے آنے کے وقت انکے ساتھ نہ تھا۔پس باقی شاگرد اس سے کہنے لگے کہ ہم نے خداوند کو دیکھا ہے مگر اس نے ان سے کہا جب تک میں اسکے ہاتھوں میں میخوں کے سوراخ نہ

دیکھ لوں اور میخوں کے سوراخوں میں اپنی انگلی نہ ڈال لوں اور اپنا ہاتھ اسکی پسلی میں نہ ڈال لوں ہرگز یقین نہ کروں گا۔

آٹھ روز کے بعد جب اسکے شاگرد پھر اندر تھے اور توما انکے ساتھ تھا اور دروازے بند تھے یسوح نے آ کر اور بیچ میں کھڑا ہو کر کہا تمہاری سلامتی ہو! پھر اس نے توما سے کہا اپنی انگلی پاس لا کر میرے ہاتھ کو دیکھ اور اپنا ہاتھ لا کر میری پسلی میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھ۔ توما نے جواب میں اس سے کہا اے میرے خداوند! اے میرے خدا۔ یسوع نے اس سے کہا تو تُو مجھے دیکھ کر ایمان لایا ہے۔ مبارک وہ ہیں جو بغیر دیکھے ایمان لائے۔"

خدا کون ہے

<u>یہواہ کے گواہوں کے مطابق:۔</u>

یہواہ ہی واحد خالق، واحد سہارا، واحد نجات دہندہ ہے۔

<u>بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔</u>

(خروج ۲:۶ ۔ ۳)

''پھر خدا نے موسیٰ سے کہا میں خداوند ہوں۔ اور میں ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کو خدا قادر مطلق کے طور پر دکھائی دیا لیکن اپنے یہواہ نام سے ان پر ظاہر نہ ہوا''۔

سوال:۔ بائبلی مسیحی خدا کے متعلق کیا ایمان رکھتے ہیں؟

۔ وہ قادر مطلق خدا ہے خداوند خد ہے۔ وہ خدا خالق ہے تمام مخلوقات کا مالک۔ اور وہ خدا بیٹے اور خدائے روح القدس کے ساتھ ابد تک موجود ہے۔

دی نیو ورلڈ ٹرانسلیشن (یہواہ کے گواہوں کا بائبل مُقدس کا ترجمہ) خدا کے لئے یہواہ کا نام استعمال کرتے ہیں یہواہ کے گواہ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کا صرف یہی واحد نام ہے۔ لیکن پھر بائبل مُقدس کے اصل میں کبھی بھی یہواہ نام خدا کیلئے استعمال نہیں ہوا۔ یہواہ خدا کا نام یا خطاب ہے جس کا مطلب ہے خداوند سلامتی کا شہزادہ ہے)

یہواہ کے گواہوں کے ان بہت سے دعوؤں کا جن کو وہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہواہ کے سوا کوئی خدا نہیں۔ جواب دینے کے لیے آپکو مکمل یقین ہونا چاہئے کہ یسوع مسیح خدا ہے اور یہ کہ وہ مُردوں میں سے بدن میں جی اٹھا۔ اس لئے ان دو سچائیوں کو دیکھنے کیلئے آج ہم اپنے سبق کے بہتر حصے پر وقت لگائیں گے۔

<u>یسوع مسیح کون ہے؟</u>

<u>یہواہ کے گواہوں کے مطابق:۔</u>

یسوع مسیح یہواہ کی پہلی تخلیق تھی اور یہواہ نے مزید تخلیقات کے لئے یسوع مسیح کو استعمال کیا۔ یسوع مسیح کامل انسان تھا۔ تاہم

اپنی زمینی حیات سے پہلے وہ رئیس الملائکہ مائیکل تھا۔ جب مسیح دنیا میں آیا وہ فرشتے سے انسان بن گیا۔ یسوع اپنے بدن میں نہیں جی اٹھا بلکہ روح میں زندہ ہوا۔اس لئے یسوع واپس روح میں آئے گا نہ کہ جسم میں ۔ یسوع ہمیشہ سے یہواہ سے نچلے درجہ پر ہی تھا۔ ہے اور رہے گا۔ یہواہ اور مسیح دونوں برابر نہیں ہیں ۔

<u>بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔</u>

تو ہزاروں پر شفقت کرتا ہے اور باپ دادا کی بدکرداری کا بدلہ انکے بعد انکی اولاد کے دامن میں ڈال دیتا ہے جسکا نام خدای عظیم وقادر رب الافواج ہے۔

بائبل مُقدس مسیح کے خدا ہونے کی تعلیم دیتی ہے۔

(رومیوں۱۰ : ۹) ''کہ اگر تو زبان سے یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خدا نے اسے مردوں میں جلایا تو نجات پائیگا۔

اگر آپ کو یاد ہو کہ یہواہ کا مطلب خداوند ہے۔اس آیت میں خداوند کا جو لفظ استعمال ہوا ہے ہم نے ابھی سیکھا کہ ہفتادی ترجمے (پرانے عہدنامے کی یونانی اشاعت) میں یہ یونانی لفظ یہواہ کے لئے استعمال ہوا ہے ۔ نئے عہدنامہ میں مسیح کو 500 سے زیادہ مرتبہ خداوند کہہ کر پکارا گیا ہے۔ پھر بھی یہواہ کے گواہ اس کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں۔

سوال۔ مسیحی یسوع مسیح کو خدا کیوں مانتے ہیں؟

کیونکہ:۔

☆ <u>یسوع کی صفات</u> اس کے خدا ہونے کا ثبوت ہے۔ یسوع علمِ کُل رکھتا ہے۔ قادرِ مُطلق ہے، بے گناہ ہے، ابد تک رہنے والا اور لاتبدیل ہے۔صرف خدا ہی میں یہ سب صفات پائی جاتی ہیں۔

☆ یسوع کے افعال اس کے خدا ہونے کا ثبوت ہیں۔وہ گناہ معاف کرنے پر قادر ہے۔ ہمیشہ کی زندگی دینے پر دنیا کی عدالت کرنے اور قدرت پر اختیار رکھتا ہے۔صرف خدا ہی یہ کام کرسکتا ہے۔

☆ مسیح خدا کی طرح پرستش قبول کرتا ہے۔فرشتے اور انسان مسیح کو سجدہ کرتے ہیں جبکہ سجدہ صرف خدا ہی کو واجب ہے ۔مسیح نے کہا سجدہ صرف خدا ہی کو واجب ہے لیکن پھر بھی وہ سجدے قبول کرتا ہے۔

☆ مسیح تمام مخلوقات سے پہلے سے موجود ہے۔ (کلسیوں ۱: ۱۵۔۱۶) وہ اندیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے موجود ہے کیونکہ اُسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں۔

<u>یہواہ کے گواہوں کے مطابق</u> خدا نے یسوع کو خلق کیا۔ یسوع مخلوقات میں سے پہلوٹھا ہے جس کا مطلب ہے وہ وارث ہے۔ مسیح تمام چیزوں کا وارث ہے۔

☆ یسوع مسیح خدا کے برابر ہے۔جب یسوع نے کہا (یوحنا۔۱۰: ۳۰) میں اور باپ ایک ہیں۔یہواہ کے گواہ اس کا مطلب اس طرح لیتے ہیں کہ مسیح خدا کے ساتھ اس کے مقصد میں ایک تھا نہ کہ اس کی صفات وقدرت میں۔تاہم وہ یہودی جنہوں نے یسوع کو مصلوب کیا تھا یسوع کے خدا ہونے کے دعوؤں کو سمجھ گئے تھے۔یسوع کا خدا ہونے کا دعویٰ ہرگز اس مفہوم میں نہ تھا کہ وہ خدا کے مقصد میں ایک تھا۔

خدا انسان کے گناہوں کے کفارہ کے لئے انسان بنا اور مصلوب ہوا اس حقیقت کو جھٹلانے کے لیے یہواہ کے گواہ بائبل مُقدس کے بہت سے حصوں کو تبدیل کرتے اور نظرانداز کردیتے ہیں۔

یسوع کا جی اُٹھنا:

(کرنتھیوں۔۱۵: ۲۰) لیکن فی الواقع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔۔۔

یہواہ کے گواہوں کے مطابق یسوع خدا کے روح میں جی اُٹھا تھا نہ کہ جسم میں۔وہ شخص جو مسیح تھا مُردہ ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق یسوع مسیح بدن میں جی اُٹھا تھا۔

بائبل مُقدس فرماتی ہے۔ (لوقا۔۲۴: ۳۶۔۴۶) وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ یسوع آپ اُنکے بیچ میں آکھڑا ہوا اور ان سے کہا تمہاری سلامتی ہو! مگر انہوں نے گھبرا کر اور خوف کھا کر یہ سمجھا کہ کسی روح کو دیکھتے ہیں۔اُس نے ان سے کہا کہ تم کیوں گھبراتے ہو۔اور کس واسطے تمہارے دل میں شک پیدا ہوتے ہیں۔میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ میں وہ ہی ہوں ۔مجھے چھوُ کر دیکھو کیونکہ روح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی جیسا مجھ میں دیکھتے ہو۔اور یہ کہہ کر اس نے انہیں اپنے ہاتھ پاؤں دکھائے۔جب مارے خوشی کے انکو یقین نہ آیا اور تعجب کرتے تھے تو اُس نے اُن سے کیا کہا یہاں تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔انہوں نے اسے بُھنی ہوئی مچھلی کا قتلہ دیا۔اس نے لے کر ان کے
رُوبرو کھایا۔

پھر اُس نے اُن سے کہا کہ یہ میری وہ باتیں ہیں جو میں نے تم سے اس وقت کہی تھیں جب تمہارے ساتھ تھا کہ ضُرور ہے کہ جتنی باتیں مُوسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں٭ اور زبور میں میری بابت لکھی ہیں پوری ہوں۔پھر اس نے انکا ذہن کھولا تا کہ کتاب مُقدس کو سمجھیں۔اور ان سے کہاں یُوں لکھا ہے کہ مسیح دُکھ اٹھائیگا اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اٹھیگا۔

یہواہ کے گواہ یہ وضاحت نہیں کر سکتے کہ یسوع کے بدن کا کیا بنا تھا۔کیونکہ جن باتوں کی وہ وضاحت نہیں کر سکتے ان پر یقین کرنے سے وہ انکاری ہوتے ہیں۔یسوع کا بدن میں جی اٹھنا ان کے لئے ایک مُعمہ ہے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسیح بدن میں جی اٹھا اور آج بھی زندہ ہے۔

تثلیت کے متعلق کیا خیال ہے؟

یہواہ کے گواہوں کے مطابق:۔

چونکہ یہواہ کے گواہوں کے لئے تثلیت کو عقل سے سمجھنا مشکل ہے اس لئے پاک روح کو خدا تسلیم نہیں کرتے اس لئے یہ یہواہ کے برابر نہیں ہے۔روح القُدس خدا کی غیر شخصی قدرت ہے کوئی شخصیت نہیں۔اسی طرح چونکہ وہ یہواہ کو ہی واحد خدا مانتے ہیں اس لئے وہ یسوع مسیح کو خدا ماننے سے انکاری ہیں۔اس لئے یہواہ کے گواہ بائبلی مسیحت کی اس حقیقت کو (خدا باپ۔خدا بیٹا اور خدا روح القدس) ماننے سے انکاری ہوتے ہیں۔

<u>بائبلی مسیحیوں کے مطابق</u> (یوحنا۔۱۵:۲۶)

لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی روح حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو گا۔

سوال۔ مسیحیوں کا تثلیت کے متعلق کیا ایمان ہے؟

۔ خدا باپ۔خدا کا بیٹا اور خدا روح القُدس ایک خدا ہیں برابر اور دائمی ہیں پھر بھی تین شخصیات ہیں۔

کیا انسان میں ابدی زندگی ہے؟

<u>یہواہ کے گوہواں کے مطابق:۔</u>

انسان میں ابدی زندگی نہیں اور یہ زندگی بدن سے الگ نہیں ہے۔یہواہ کے گواہوں کے مطابق کوئی جہنم نہیں۔وہ کہتے ہیں کہ یہ خدا کی محبت کے خلاف بات ہے۔

<u>بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔</u> (متی۔۲۵:۴۶)

اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی۔

سوال۔ مسیحی انسان کی ابدی زندگی کے بارے میں کیا ایمان رکھتے ہیں؟

۔ انسان کی جسمانی موت کے ساتھ انسان کی روح جو دائمی ہے اس کے بدن سے جدا ہو جائے گی۔یہواہ کے گواہوں کا یہ دعویٰ کہ کوئی جہنم نہیں بائبل مُقدس کی حقیقت اور گناہ کو سنجیدگی سے لینے اور خدا کی پاکیزگی کو کہ وہ گناہ کو دیکھ بھی نہیں سکتا بدل دیتا ہے۔

<u>گناہ کے متعلق کیا خیال ہے؟</u>

یہواہ کے گواہوں کے مطابق:۔

جب یسوع صلیب پر مُوا تو وہ انسان تھا اور انسان کی موت گناہوں کے کفارے کے لئے ناکافی ہے۔یسوع کی صلیب پر موت سے صرف آدم کے گناہ کا اثر ختم ہوا۔اور اس نے انسان کو اس قابل بنا دیا کہ وہ اپنی نجات کا خود بندوبست کرے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔

رومیوں ۵ :۱۸۔ غرض جیسا کہ ایک گناہ کے سبب سے وہ فیصلہ ہو جس کا نتیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حُکم تھا ویسا ہی راستبازی کے ایک کام کے وسیلہ سے سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جس سے راستباز ٹھہر کر زندگی پائیں۔

سوال۔ مسیحی گناہ سے متعلق کیا نظریہ رکھتے ہیں؟

۔ تمام انسانوں نے آدم کے گناہ کی سرشت کو وراثت میں لیا ہے اور وہ روحانی مردگی میں پیدا ہوتے ہیں۔اس حالت کے باعث انسان خدا سے جُدا ہے اور اس کو ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔

انسان نجات کیسے حاصل کرتا ہے؟

یہواہ کے گواہوں کے مطابق:۔

یہواہ کے گواہ گھر گھر جا کر اپنے عقیدے کا پرچار کرنے کی وجہ سے مشہور ہیں۔وہ بہت زیادہ گواہی دیتے ہیں کیونکہ وہ محنت سے اپنی نجات کمانا چاہتے ہیں۔وہ جہنم پر یقین نہیں رکھتے اس لئے انہیں ابدی سزا کا ڈر نہیں۔جس بات کا انہیں ڈر ہے وہ یہ ہے کہ وہ یہواہ کے نجات کے معیار کو حاصل نہ کر پائیں گے۔وہ جو اس کی نجات کے معیار تک نہ پہنچ پائیں کہ ان کی جانیں تباہ ہو جائیں گی۔اس تقدیر سے بچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے یہواہ کے گواہوں کے عقیدے کو قبول کرتے ہوئے اس کا پرچار کرنا۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔ (یوحنا۔ ۵ : ۲۴)

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سُنتا ہے اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔

سوال۔ مسیحی نجات حاصل کرنے کے متعلق کیا نظریہ رکھتے ہیں؟

۔ نجات خدا کی بخشش ہے جو مسیح یسوع پر ایمان لانے سے حاصل ہوئی ہے۔ہم اپنے کاموں کے باعث خدا کی پاکیزگی کے معیار تک نہیں پہنچ سکتے۔ہم صرف مسیح کے کام کی وجہ سے نجات حاصل کرتے ہیں نہ کے اپنے کاموں کے باعث۔پاکیزگی میں زندگی گزارنا خدا کی فرمانبرداری ایک عمل ہے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں۔وہ جو یسوع کو بطورِ نجات دہندہ قبول کرتے ہیں ابدی زندگی حاصل کرتے ہیں۔بائبل مُقدس فرماتی ہے (یوحنا۔۱ : ۱۲)

۔ لیکن جتنوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی انہیں جو اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں

۔

آپ کو اور مجھے یسوع کو ایک ہی مرتبہ اپنی زندگی میں قبول کرنا ہے تا کہ ہم خدا کے فرزند بن جائیں۔یہواہ کے گواہوں کے

مطابق دوسرا موقع نہیں ملتا۔اور انکے لئے جو یسوع مسیح کو رد کر دیتے ہیں ابدی سزا ہے۔(مکاشفہ ۲۰ : ۱۵)اور جس کسی کا نام کتابِ حیات میں لکھا ہوا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔

مُقدس کتابیں (الہامی)

یہواہ کے گواہوں کے مطابق:۔

بائبل مُقدس: دی نیو ورلڈ ٹرانسلیشن ۔ یہواہ کے گواہوں کی بائبل مُقدس کی اصل تفسیر ہے۔ یہواہ کے گواہوں کا عقیدہ اور ادب بائبل مُقدس کی بےنقص تفاسیر ہیں۔ یہواہ کے گواہوں کے مطابق دی نیو ورلڈ ٹرانسلیشن بائبل مُقدس کا واحد درست ترجمہ ہے۔جس نے بائبل مُقدس تفسیر لکھی ہے وہ گمنام ہے حتیٰ کہ بہت سی صورتوں میں یہ کام بھی گمنام ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق (استثناہ ۴ : ۲)

جس بات کا میں تم کو حکم دیتا ہوں اس میں نہ تو کچھ بڑھانا اور نہ ہی کچھ گھٹانا ایسا کہ تم خدا اور اپنے اپنے خدا کے احکام کو جو میں تم کو بتا تا ہوں مان لو۔

سوال۔ مسیحیوں کا بائبل مُقدس کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟

☆ بائبل مُقدس خدا کا پاک سُخن ہے۔

☆ صرف بائبل مُقدس ہی الہامی (با اختیار کلام) ہے۔

☆ بائبل مُقدس میں بڑھانے اور گھٹانے سے منع کیا گیا ہے۔

چونکہ یہواہ کے گواہ خیال کرتے ہیں کہ (ان کے ترجمے کے علاوہ) بائبل جو کچھ فرماتی ہے (مثال کے طور پر یسوع خدا ہے اور یہ کہ ہمیشہ کی زندگی بخشش ہے) اس کو عملی زندگی میں نہیں اپنایا جا سکتا ہے۔اسی لئے وہ اپنے عقیدے کے مطابق بائبل مُقدس کو تبدیل کرنے میں حق بجانب ہیں۔

مثال کے طور پر بائبل مُقدس فرماتی ہے۔یوحنا ۱ : ۱

ابتداء میں کلام تھا۔کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔لیکن دی نیو ورلڈ ٹرانسلیشن کے مطابق: یوحنا ۱ : ۱ میں مرقوم ہے۔ابتداء میں کلام تھا اور کلام ایک خدا تھا۔فرق پر غور کریں۔

ایک چھوٹا سا لفظ ایک بہت بڑے فرق کو جنم دیتا ہے۔

یہ ترجمہ اسی صورت میں قابل قبول ہوا گر ایک حقیقی خدا کے علاوہ بہت سے خدا ہیں۔اس لئے صرف سٹینڈرڈ ٹرانسلیشن (نہ کہ یہواہ کو گواہوں کا ترجمہ) ہی واحد ترجمہ ہے جو با معنی ہے۔

بائبلی مسیحیت کی سچائی کو یہواہ کے گواہ کے سامنے پیش کرنے کیلئے تجاویز:۔

☆ یہواہ کے گواہ اپنی تنظیم کی تعلیمات کی پیروی کرنے کے پابند ہیں۔اس لئے واچ ٹاورسوسائٹی نہ کہ بائبل مُقدس انکے لئے سچائی کا معیار ہے۔ان کیلئے دعا کریں کہ وہ بائبل مُقدس کی سچائیوں کو سمجھیں نہ کہ واچ ٹاورسوسائٹی کی تعلیمات کو۔

☆ انہیں سکھانے کی کوشش میں آپ اپنے لئے مواقعوں کے دروازوں کو بند کرلیں گے۔اس کی بجائے ان تک پہنچے کیلئے انکی تعلیمات کو ہی استعمال کریں۔اپنے لئے ایک موضوع کا انتخاب کرلیں۔جیسے کہ یسوع مسیح کا خدا ہونا یا مسیح کا جی اٹھنا۔ان سے پوچھیں انکا کیا یقین ہےاوروہ کیوں اس پر یقین رکھتے ہیں۔تب اپنی بائبل مُقدس میں سے سچائی کو بیان کریں۔اس سچائی کو جاننے کیلئے پاک روح کو کام کرنے دیں کہ وہ انکی آنکھیں کھولے۔آپ خدا کیلئے آلہ کار بیج بودیں آگے خدا کا کام ہے۔

انہیں بتائیں کہ یسوع مسیح یہواہ خدا ہے۔انکا نظام لڑکھڑا جاتا ہے جب مسیح کو یہواہ خدا کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

☆ انہیں کہیں کہ بائبل مُقدس کی تعلیم کے پابند ہوں نہ کہ واچ ٹاورسوسائٹی کی تعلیمات کے۔

<u>یہواہ کے گواہوں کے عقیدے کا خلاصہ:۔</u>

یہواہ کے گواہ چند باتوں میں درست ہیں لیکن بائبلی مسیحت کے بڑے عقائد کی تمام باتوں میں غلط ہیں۔

☆ بائبل مُقدس کو خدا کا کلام تسلیم کرنا انکی درست بات ہے۔

☆ اس سوچ میں غلط ہیں کہ سوائے واچ ٹاورسوسائٹی کے اشاعت کردہ ادب کے بائبل مُقدس سمجھ سے بالاتر ہے۔

☆ ارتقاء کی بجائے تخلیق پر یقین کی وجہ سے درست ہیں۔

☆ یسوع کو مخلوق ماننے میں غلطی پر ہیں۔

☆ یسوح مسیح کے مُردوں میں سے جی اٹھنے پر یقین رکھنا درست ہے۔

سبق نمبر19۔ مسیحی سائنس اور بائبلی مسیحت میں فرق

آج کے سبق کی آیت:۔ (۲ کرنتھیوں ۴:۴)

,,یعنی ان بے ایمانوں کے واسطے جنکی عقلوں کو اس جہان کے خدا نے اندھا کردیا ہے تا کہ مسیح جو خدا کی صورت ہے اسکے جلال کی خوشخبری کی روشنی ان پر نہ پڑے۔"

سبق کا مقصد:۔

مسیحی سائنس اور بائبلی مسیحت میں فرق کو واضح کرنا اور مسیحی سائنس کے پیروکاروں کے سامنے بائبلی مسیحت کو پیش کرنے کے لیے تجاویز دینا۔

غور طلب بات:۔

یہ سبق جھوٹے مسیحی فرقوں کے سلسلے کی ایک لڑی ہے۔

اس گروہ میں مورمن فرقے اور یہواہ کے گواہوں کی طرح مسیحی سائنس فرقہ بھی شامل ہے۔

یہ نامی مسیحی گروہ اپنی مرضی کا مواد بائبل مُقدس سے لیتا اور انہیں اپنی تعلیمات میں شامل کر لئے ہیں اور چونکہ انکی تعلیمات میں مسیحت کے عناصر شامل ہیں اس لئے یہ پکے مسیحی دکھائی دیتے ہیں لیکن ان کی تعلیمات بائبل مُقدس کی زبان دانی کے درست مفہوم کو رد کر دیتی ہیں۔ جیسے کہ آپ دیکھیں گے جب مسیحی سائنسدان روح القدس کی بات کرتے ہیں انکا روح القدس کسی طور سے بھی بائبل مُقدس کے روح القدس کی مانند نہیں ہے۔ کیا یہ پریشان کر دینے والی بات نہیں؟ یہ نہ صرف پریشان کن بات بلکہ دھوکہ بھی ہے اور ان جھوٹے فرقوں یا بدعات کے خطرات موجود ہیں۔

ہم یہاں ان میں سے چند پریشانیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

اس مطالعہ میں موجود مواد ہوسکتا ہے کہ مسیحی سائنس کے عقیدے کے ماننے والوں کے متعلق بنیادی سوالات کے جوابات دے سکے۔ میرا ایمان ہے کہ آج آپکے پاس اس گروہ کو بائبلی مسیحت کی سچائیوں سے روشناس کروانے کا موقع موجود ہے۔

تعارف:۔

مسیحی سائنس کلیسیاء واحد سچی کلیسیاء ہونے کا دعویٰ کرتی ہے تا ہم مسیحی سائنس کی تعلیمات دوسری باتوں کے ساتھ ساتھ ان باتوں کا انکار کرتی ہے۔

☆ بائبلی مسیحت کی تثلیث

☆ یسوع مسیح خدا ہے

☆ گناہ کی موجودگی

☆ نجات کی ضرورت

☆ حقیقت یہ ہے کہ مسیحی سائنس کی تعلیمات بائبلی مسیحت کے تمام بنیادی عقائد کے خلاف ہے۔

<u>مسیحی سائنس کی بنیاد: میری بیکر ایڈی تحریروں اور تعلیم سے بڑی وہ خیالات جن پر اس نے مسیحی سائنس کی بنیاد رکھی کچھ اسطرح ہے۔</u>

☆ خدا ہر چیز میں موجود ہے اور ہر چیز خدا ہے۔

☆ خدا روح ہے اسی لئے روح ہی سب کچھ ہے۔

☆ چونکہ روح ہی سب کچھ ہے اس لئے ہر وہ چیز جو روح نہیں وہ موجود نہیں ہے۔

☆ چونکہ مادہ روح نہیں اس لئے مادے کا کوئی وجود نہیں ہے۔

☆ اس لئے مادی اشیاء جیسے کہ ہماری بیماری، گناہ، موت اور بدی کا کوئی وجود نہیں ہے۔

مسیحی سائنس اس میں نہ تو سائنس ہے نہ ہی مسیح (کلسیوں ۱:۱۵۔۲۰)

''وہ اندیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔

کیونکہ اسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں۔آسمان کی ہوں یا زمین کی۔دیکھی ہوں یا اندیکھی۔تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات سب چیزیں اسی کے وسیلہ سے اور اس کے واسطے پیدا ہوئی ہیں اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے اور اسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں۔

اور وہی بدن یعنی کلیسیاء کا سر ہے۔وہی ابتدا ہے اور مُردوں میں سے جی اٹھنے والوں میں پہلوٹھا تا کہ سب باتوں میں اسکا اول درجہ ہو۔کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معموری اسی میں سکونت کرے۔اور اسکے خون کے سبب سے جو صلیب پر بہا صلح کرے کے سب چیزوں کا اسی کے وسیلہ سے اپنے ساتھ میل کرلے۔خواہ وہ زمین کی ہوں خواہ آسمان کی۔

خدا کون ہے:۔

<u>مسیحی سائنسدانوں کے مطابق:۔</u>

خدا سب کچھ ہے۔خدا روح ہے۔اصول ہے۔زندگی ہے۔ذہانت ہے۔خدا کوئی شخصیت نہیں غیر شخصی اصول خدا ہے۔

<u>بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔</u> (زبور ۱۴۵:۱۳)

''تیری سلطنت ابدی سلطنت ہے اور تیری حکومت پشت در پشت۔

سوال: بائبلی مسیحی خدا کے متعلق کیا نظریہ رکھتے ہیں؟

خدا ایک شخصیت ہے۔اسی نے تمام چیزیں پیدا کی ہے دیکھی ہوں یا اندیکھی اور انسان کو اپنی تخلیق میں اشرف الخلوقات بنایا ہے۔

خدا نے ہمیں اپنی شبیہ اپنی صورت اور صفات پر بنایا ہے خدا تخلیق کرتا ہے اسی لئے ہم میں تخلیقی قوت ہے۔خدا محبت کرتا ہے اس لئے ہم محبت کرتے ہیں۔خدا بار اخلاق ہے اس لئے ہم میں اخلاقی اقدار ہیں۔خدا دیتا اس لئے ہم دیتے ہیں۔یہ خصوصیات (صفات) کسی شخصیت میں ہی ہوسکتی ہیں نہ کہ غیر شخصی اصول میں۔

یسوع مسیح کون ہے؟

مسیحی سائنسدانوں کے مطابق:۔ (سائنس اور صحت صفحہ ۳۶۱)

جسطرح قطرہ سمندر کے ساتھ ایک ہے۔ روشنی کی کرن سورج کے ساتھ اسی طرح خدا اور انسان باپ اور بیٹا اور شخصیت میں ہیں۔

مسیحی سائنس کی مُقدس کتاب سائنس اور صحت میں یسوع مسیح کے متعلق درج ذیل بیانات ملتے ہیں۔

☆ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے لیکن خدا نہیں۔

☆ یسوع دوسرے انسانوں سے مختلف نہیں ہے کیونکہ تمام انسان خدا ہی کا حصہ ہیں۔

☆ یسوع بطور انسان ایک غیر معمولی انسان اور ایک عظیم استاد ہے لیکن خدا نہیں۔

☆ یسوع کی مصلوبیت صرف انسان کے لئے حقیقی اچھائی اور محبت کو پیش کرتی ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔

(یوحنا ۱۰:۳۱) "میں اور باپ ایک ہیں"۔

سوال:۔ مسیحیوں کے مطابق یسوع مسیح کون ہے؟

یسوع مسیح خدا ہے۔

☆ یسوع انسان بنا اور خدا کی نظر آنے والی صورت ہے۔

☆ یسوع مسیح بطور خدا اور انسان دونوں صفات کے ساتھ ایک شخصیت کے طور پر موجود ہے۔

☆ جب یسوع نے صلیب پر خون بہایا اس نے ایک ہی مرتبہ ہمیشہ کیلئے انسان کے گناہوں کا کفارہ دے کر خدا کے کام کو مکمل کر دیا۔

****

☆ مسیحی سائنس کہتی ہے: اندیکھا مسیح حواس کے لئے ادراک سے باہر تھا۔ جبکہ یسوع (انسان) جسم لے کر آیا''۔ مسیحی سائنس کے مطابق اگر کوئی مادی شے جیسے کہ اپکا بدن ہے حقیقی نہیں ہے۔ تو پھر یسوع کیوں انسان بنا؟ اس بات کا کیا مطلب ہے کہ اگر ہمارے مادی بدن موجود نہیں ہیں تو پھر یسوع کو مادی بدن لے کر انسان بن کر آنے کی کیا ضرورت تھی؟

☆ مسیحی سائنس سکھاتی ہے کہ یسوع خدا نہیں بلکہ ایک عظیم استاد تھا۔ یسوع نے عظیم استاد ہونے کی جگہ بھی نہ چھوڑی ''جب ہم دعوؤں پر غور کریں (جو یسوع مسیح نے اپنے بارے میں کئے) تو پھر تین باتیں ممکن ہوسکتی ہیں: یا تو وہ جھوٹا تھا، وہ جنونی تھا یا سچا تھا۔ اگر ہم کہیں کہ اس میں سچائی نہ تھی تو پھر خود ہی ایک بات کا متبادل پیش کرتے ہیں حتیٰ کے وہ عظیم استاد تھا۔ انہیں یہ بات سمجھنے میں دقت ہے کہ ان دونوں باتوں میں تضاد ہے۔

یسوع مشکل سے ہی عظیم استاد ہوسکتا تھا اگر وہ اپنی تعلیم کے بدترین حالات میں (اسکی شناخت) تو وہ جان بوجھ کر

جھوٹ بول رہا تھا۔

مادہ کیا ہے؟

مسیحی سائنسدانوں کے مطابق:۔

''انسان مادہ نہیں وہ دماغ، خون، ہڈیوں اور دوسرے مادی عناصر سے نہیں بنا ہوا۔ بائبل مُقدس ہمیں بتاتی ہے کہ انسان خدا کی صورت اور شبیہ پر بنایا گیا ہے۔ مادہ اسکی صورت پر نہیں۔ انسان روحانی اور کامل ہے وہ خدا کا پرتو اور عکس ہے اور اس لئے دائمی ہے۔ اسکا روح خدا سے الگ نہ ہیں۔ (سائنس اور صحت صفحہ ۱۳۹)

صرف خدا کا وجود ہے اور باقی تمام چیزیں فریب نظر ہیں۔

طبیعی مادہ کا کوئی وجود نہیں۔ مادی اشیاء جیسے کہ انسانی بدن حقیقی نہیں ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہم صرف خدا کے ارادہ (روح) میں وجود رکھتے ہیں۔

<u>**بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔**</u> (یوحنا۔۱:۱۴)

''اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اسکا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال

انسان جو کچھ بھی دیکھتا ہے سونگھتا ہے، چھوتا ہے، سنتا ہے اور محسوس کرتا ہے حقیقی ہے۔ یسوع نے دکھایا ہے کہ مادہ حقیقی ہے۔ وہ جسم بنا۔ اسے بھوک لگتی تھی۔ اس نے دوسروں کو کھانا کھلایا۔

<u>تثلیت کے متعلق کیا نظریہ ہے؟</u>

مسیحی سائنسدانوں کے مطابق:۔

☆

تثلیث ہے: زندگی، سچائی اور محبت۔

☆ روح القدس ہی مسیحی سائنس ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔ (یوحنا۔۱۵: ۲۶)

''لیکن جب وہ مددگار آئیگا جسکو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی روح حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دیگا''

سوال:۔ مسیحیوں کا تثلیت کے متعلق کیا ایمان ہے؟

خدا باپ، خدا بیٹا، خدا روح القدس برابر اور دائمی اور ایک خدا ہیں پھر بھی تین شخصیات ہیں۔

خدا باپ، مصنف اور خالق ہے۔ خدا بیٹا نجات دہندہ ہے۔ خدائے روح القدس مددگار اور استاد ہے یہ تینوں شخصیات ہیں نہ کہ اصول جیسا کہ مسیحی سائنس سکھاتی ہے۔ اصول خود سے نہیں بنتے طبعی طور پر صادر نہیں ہوتے یا سکھائے نہیں جاتے۔ ایک شخص نہ کہ کوئی اصول یہ کام کر سکتا ہے۔

کیا انسان میں ہمیشہ کی زندگی ہے؟

مسیحی سائنسدانوں کے مطابق:۔

نہیں انسان خدا کا حصہ ہے کیونکہ خدا ہی سب کچھ ہے اس لئے چونکہ خدا دائمی ہے انسان دائمی ہے۔ چونکہ خڈ ا بھلا ہے اور سب کچھ خدا ہے اس لئے انسان جو کہ خدا کا حصہ ہے اچھا ہے۔

بائبلی مسیحیت کے مطابق:۔ (متی ۴۶:۲۵)

اس لیے وہ ابدی سزا کے وارث ہوں گے جبکہ راستباز ابدی زندگی کے۔

سوال:۔ انسان کی ہمیشہ کی زندگی کے بارے میں مسیحی نظریہ کیا ہے؟

انسان میں ہمیشہ زندہ رہنے والی روح ہے جو جسمانی صورت کے بعد بھی رہے گی۔ یہ دنیا میں انسان کے منتخب پر منحصر ہے کہ اس کی روح ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خدا کی حضوری میں رہے یا اسکی حضوری سے دور۔

انسان نجات کیسے حاصل کرتا ہے؟

مسیحی سائنسدانوں کے مطابق:۔ (سائنس اور صحت صفحہ ۲۵)

''یسوع کا لعنتی لکڑی پر بہایا گیا مادی خون گناہوں کو دھونے کے لئے اتنا ہی غیر موثر تھا جتنا کہ جب اپنے باپ کے کام میں ہر روز اسکی رگوں میں بہتا تھا۔

انسان گناہ کی حالت میں نہیں اور گناہ کرنے کے اہل ہی نہیں۔ اس لئے انسان کو نجات دہندہ کی ضرورت ہی نہیں ہے نجات ذہنی غلطیوں سے چھٹکارے کا نام ہے۔

سائنس اور صحت سے ماخوز یہ حوالہ یسوع کے مادی خون، گناہ اور کام کے متعلق کیوں بات کرتا ہے؟ یہ تمام چیزیں تو مادی ہیں جو مسیحی سائنس کے نظریہ کے مطابق تو وجود ہی نہیں رکھتیں۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔ (1 پطرس ۲۴:۲)

’’وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تا کہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر راستبازی کے اعتبار سے جئیں اور اسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی‘‘۔

سوال:۔ نجات حاصل کرنے کے بارے میں مسیحیوں کا کیا خیال ہے؟

نجات خدا کی بخشش ہے جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔

☆ انسان کو نجات کی ضرورت ہے اس لئے نہیں کہ اسکی سوچ غلط ہے۔ انسان کو گناہ کے باعث نجات کی ضرورت ہے۔ گناہ انسان کے زہن میں نہیں دل میں جنم لیتا ہے۔ اور گناہ نے انسان اور خدا کے درمیان اسقدر گہرا اور چوڑا گڑھا بنا دیا کہ ہم سے کسی طرح سے بھی اسے پار کرنا ناممکن ہے۔ خدا اور انسان کے درمیان اس گڑھے پر پل کا کام کرنے کیلئے صلیب ہی واحد وسیلہ ہے۔

☆ ہم خدا کے مقروض ہیں کیونکہ ہمارے گناہ کے باعث قرضہ اتنا بڑا ہے کہ ہم کبھی بھی اسے اپنے آپ سے واپس کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ نہ ہی کسی ایک شخص کے پاس اتنے کافی وسائل ہیں کہ وہ قرضہ ادا کر سکے۔ لیکن چونکہ یسوع 100 فیصد انسان ہے اس لیے وہ انسان کا قرضہ ادا کرنے کے لائق ہے اور 100 فیصد خدا ہے اس لئے لامحدود خدا کی طرف سے لامحدود سزا کو ختم کروانے کے لائق ہے۔ یسوع نے گناہ کے کفارہ کے لئے اپنا خون بہا کر خدا کے کام کو مکمل کر دیا اور اس قرضے کو جو ہم پر تھا لیکن ہم ادا کرنے کے لائق نہ تھے مکمل طور پر ادا کر دیا۔

مُقدس کتابیں (الہامی)

مسیحی سائنس کے مطابق:۔

☆ بائبل مقدس۔

☆ سائنس اور صحت بائبل مُقدس کی کلید کے ساتھ۔

بائبل مُقدس کے تعلق سے

☆ مسز ایڈی دعویٰ کرتی ہے کہ بائبل مُقدس کے نئے عہد نامہ میں کم از کم تین لاکھ جگہوں پر غلطیاں موجود ہیں۔

مسز ایڈی نے دعویٰ کیا کہ بائبل مُقدس ہی اس کے لئے واحد با اختیار کلام اور اسکی واحد نصاب کی کتاب ہے۔ تاہم اس نے بیان کیا کہ ایک مسیحی سائنسدان کو اپنی کتاب کو نصاب کی کتاب کے طور پر استعمال کرنا چاہیے کیونکہ خدا اسکا مصنف تھا اور یہ کہ یہ اس دور کیلئے آواز ہے۔

سائنس اور صحت اور کلیدی بائبل کے تعلق سے:

☆ وہ دعویٰ کرتی ہے کہ جب اس نے سائنس اور صحت لکھی وہ خدا کی طرف سے مکاشفاتی حالت میں تھی۔ سائنس اور

صحت غلطیوں سے پاک اور خدا کی طرف سے کلام ہے اور یہ بائبل مُقدس کی واحد درست تفسیر ہے۔ درحقیقت بائبل مُقدس اسی وقت فائدہ مند ہے جب سائنس اور صحت سے اس کی تفسیر ہو

****

میری بیکر ایڈی اعلیٰ تعلیم یافتہ نہ تھی اور فلسفے، منطق، مذہبی تعلیم، عبرانی، یونانی اور بائبلی تاریخ کے متعلق تقریباً کچھ نہیں جانتی تھی۔ نتیجاً سائنس اور صحت فلسفے تاریخ منطق اور بائبلی تعلیم کی غلطیوں کی بھری پڑی ہے۔ ابتدائی اشاعت میں گرائمری کی ڈھیروں غلطیاں تھیں جو بعد کی اشاعت میں درست کی گئیں۔ یہ بہت ہی عجیب بات ہے کہ یہ کتاب خدا کے الہام سے تھی۔

****

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔ (استثناہ ۲:۴)

''جس بات کا میں تمکو حکم دیتا ہوں اس میں نہ تو کچھ بڑھانا اور نہ کچھ گھٹانا تاکہ تم خداوند اپنے خدا کے احکام کو جو میں تمکو بتاتا ہوں مان سکو''

سوال:۔ بائبل مُقدس کے متعلق مسیحیوں کی کیا رائے ہے؟

- بائبل مُقدس خدا کا الہام ہے۔
- بائبل مُقدس واحد معیاری کتاب ہے۔
- بائبل مُقدس میں بڑھانے اور گھٹانے سے منع کر دیا گیا ہے۔

مسیحی سائنس کا خلاصہ:۔

فلسفہء مسیحی سائنس ناپائیدار (غیر قیام پذیر) ہے۔ چونکہ مسیحی سائنس سکھاتی ہے کہ خدا بھلا ہے اور سب کچھ خدا ہے۔ تو پھر غلطی یا غلط سوچ کا تو تصور ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حتیٰ کے مسیحی سائنس نا ہی بڑا غیر منطقی ہے۔ مسیحی سائنس کے بیانات کی حقیقیت بائبلی مسیحیت کی تعلیمات سے کوسوں دور ہے۔ اور سائنسدان مسیحی سائنس کے ان بیانات سے کہ مادے کا کوئی وجود نہیں اتفاق نہیں کریں گے۔

بائبلی مسیحت کی سچائیوں کو ایک مسیحی سائنسدان کے سامنے پیش کرنے کے لئے تجاویز

☆ شہادت پیش کریں کہ یسوع مسیح ہی خدا ہے اور یہ کہ وہی ہمیں گناہ (جو حقیقی ہے) سے نجات دینے کے لئے رموا۔

☆ نشاندہی کریں کے مسیحی سائنسدان اس امید پر کہ میری بیکر ایڈی درست ہے اور یسوع مسیح غلط ہے اپنی دائمی تقدیر کو داؤ پر لگائے ہوئے ہیں۔ مسیحی سائنسدان اگر درست ہیں تو انہیں زیادہ فائدہ نہیں۔ لیکن اگر یسوع مسیح درست ہے تو پھر وہ سراسر نقصان میں ہیں۔

☆ مسیحی سائنسدان اپنے پیروکاروں کو برائی بیماری اور موت کے تعلق سے اپنے پانچوں حواس خمسہ سے انکار کرنے کا درس دیتے ہیں۔ پس ان پیروکاروں کو جوان کے حواس خمسہ بتاتے ہیں وہ قبول کرنا اور جو کچھ وہ مسیحی سائنس کے متعلق سنتے اور پڑھتے ہیں اس پر یقین کیوں کرنا چاہیئے؟

<u>سبق نمبر ۲۰</u> <u>عالمگیر مذہب اور مسلک کی ذہنی آزمائش</u>

<u>آج کی سبق کی آیت</u> <u>(یوحنا۔ ۱۴ :۶)</u>

راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں جا سکتا۔

<u>سبق کا مقصد:۔</u>

عالمگیر مذاہب اور مسلکوں کے عقائد کی دوہرائی کرنا۔

<u>غور طلب بات!</u>

مجھے امید ہے کہ آج آپ اس ذہنی آزمائش سے لطف اندوز ہوں گے۔ اگرچہ یہاں بہت زیادہ معلومات پیش کی گئی ہیں اگر آپ چاہیں تو آج اپنے گروہ کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے چند سوالات کو اجاگر کر سکتے ہیں۔ آپ کے لیے ایک تجویز ہے کہ ان سوالات کا انتخاب کر لیں جو آپ کو بائبلی مسیحت کی سچائی کو ایک بار پھر پرکھنے کا موقع مہیا کریں گے۔

<u>دوہرائی:۔</u>

سوال۔ کیا مسیحت اور دوسرے مذاہب ایک ہی بات کے متعلق بات چیت نہیں کرتے؟

۔نہیں۔ بہت سے لوگ تصور کرتے ہیں کہ تمام مذاہب ایک جیسے ہی ہیں ایک سے دعوے کرتے ہیں وہی کچھ کرتے ہیں جو مسیحت میں ہوتا ہے بہت تھوڑے فرق کے ساتھ۔ اگرچہ تھوڑی بہت یکسانیت ہے لیکن فرق بہت بڑے ہیں۔

سوال۔ مسیحت اور دوسرے مذاہب میں بڑا فرق کیا ہے؟

۔مسیحت مذہب نہیں بلکہ خدا۔ یسوع مسیح کے ساتھ شخصی تعلق کا نام ہے۔ مذاہب میں انسان خدا کے لئے قربانی کرتے ہیں اسے خوش کرنے کے لیے کام کرتے ہیں۔

مسیحت وہ ہے جس میں خدا ہمارے لیے کام کرتا ہے۔ خدا ہم پر نظر کرتا ہے اور ہماری مدد کے لئے اُتر آتا ہے۔

<u>عالمگیر مذہب اور مسلک کا خطرہ</u> (جواب کو سوال کی صورت میں لکھیں)

خدا کون ہے؟

1۔ ان پیروکاروں کا خدا کے ساتھ کوئی شخصی تعلق نہیں ہے۔

(یہودی، مُسلمان، ہندو۔ مورمنز، یہواہ کے گواہ اور مسیحی سائنسدان کون ہیں؟)

2۔ یہ پیروکار خدا کو غیر شخصی چیز تصور کرتے ہیں۔

(ہندو اور مسیحی سائنسدان کون ہیں؟)

3۔ ان عقائد کے پیروکار خدا کی واحدنیت کو مانتے اور تثلیت کا انکار کرتے ہیں۔(مُسلمان، یہودی اور یہواہ کے گواہ کون ہیں؟)

4۔ ان مذاہب کے لوگ کہتے ہیں کہ ان کا خدا (دیوتا) ادراک سے باہر ہے۔

(ہندو اور مسلمان کون ہیں؟)

5۔ ان مذاہب کے پیروکار ایک واحد خدا پر یقین رکھتے ہیں اس لئے تثلیت کا انکار کرتے ہیں پھر بھی ان کے صحیفوں میں خدا کو ہم اور ہمارے (جمع صیغہ) الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(یہودی اور مسلمان کون ہیں؟)

یسوع مسیح کون ہے؟

1۔ اس بدعتی مسیحی عقیدے کے ماننے والے یسوع کو مخلوق کے طور پر مانتے ہیں۔(یہواہ کے گواہ کون ہیں؟)

2۔ ان مذاہب اور بدعتی مسیحی عقیدے کے پیروکار بائبلی مسیحت کے اس عقیدے کا انکار کرتے ہیں کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ۔(یہودی، مسلمان، ہندو، مورمنز، یہواہ کے گواہ اور مسیحی سائنسدان کون ہیں؟)

یہودیوں کے لیے یسوع مسیح نہیں ہے جس کے وہ منتظر ہیں ۔مسلمانوں کے نزدیک یسوع پیغمبر ہے۔ ہندوؤں کے مطابق یسوع ایک دیوتا ہے جس کی پوجا کی جائے۔ مورمن فرقے کے مطابق یسوع بہت سے خداؤں میں سے ایک ہے۔ یہواہ کے گواہوں کے مطابق یسوع یہواہ سے نچلے درجہ پر خدا ہے۔ مسیحی سائنسدانوں کے مطابق یسوع انسان ہے خدا نہیں لیکن مسیح کامل ہے۔

تثلیت کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

1) ان مذاہب اور بدعتی مسیحی فرقے کے پیروکار بائبلی مسیحت کی تثلیت کو رد کرتے ہیں۔(یہودی، مسلمان، ہندو، یہواہ، کے گواہ، مرمونز اور مسیحی سائنسدان کون ہیں؟) یہودیوں اور مسلمانوں کے مطابق خدا صرف ایک ہے۔ ہندوؤں کا تثلیت کے متعلق اپنا ہی خیال ہے۔

یہواہ کے گواہوں اور مورمنز کے مطابق رُوح القُدس شخصیت نہیں ہے۔ مسیحی سائنسدانوں کے مطابق رُوح القُدوس مسیح سائنس ہے۔

کیا انسان میں ابدی زندگی ہے؟

1) اس مذہب کے پیروکاروں کا کہنا ہے کہ انسان کی زندگی مختلف جنموں کا ایک سلسلہ ہے۔(ہندو کون ہیں؟)

2) ان بدعتی مسیحی عقائد کے پیروکار آپ کو بتائیں گے کہ انسان میں ہمیشہ کی زندگی نہیں ہے ۔(یہواہ کے گواہ اور مسیحی سائنسدان کون ہیں؟)

گناہ کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

1) ان عقائد کے پیروکاروں کا کہنا ہے کہ گناہ نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔جس کے لیے نجات ضروری ہو۔(ہندو اور مسیحی سائنسدان کون ہیں؟)

2) اس مذہب کے لوگوں کا کہنا ہے کہ چونکہ ہر انسان آخر کار خدا ہے اس لیے گناہ کا وجود نہیں ہے جو اسے خدا سے جدا کرے۔

(ہندو کون ہیں؟)

مُقدس کتاب (الہام کا مبدا)

1) کتاب کو مذہب یا مسلک کے ساتھ ملائیں۔

☆ قرآن (اسلام)

☆ بائبل مُقدس کی نیو ورلڈ ٹرانسلیشن (یہواہ کے گواہ)

☆ توریت (یہودیت)

☆ اپنشاد (ہندو)

☆ سائنس اور صحت (مسیحی سائنس)

☆ مورمن کی کتاب (مورمن فرقہ)

2) اس بدعتی مسیحی عقیدے کے پیروکاروں کا کہنا ہے کہ اس کی تنظیم کے مواد کے بغیر بائبل مُقدس کی تعلیم کو سمجھا نہیں جا سکتا (یہواہ کے گواہ کون ہیں؟)

3۔ ان مذاہب اور بدعتی مسیحی عقیدے کے پیروکاروں کا کہنا ہے کہ جہاں کہیں بائبل مُقدس کی تعلیم اور ان کی مُقدس کتابوں میں اختلاف پایا جاتا ہے وہاں بائبل مُقدس کی تعلیم غلط ہے۔

4۔ ان مُقدس کتابوں میں تضادات ملتے ہیں۔

(اپنشاد (ہندو) اور قرآن (اسلام) کیا ہیں؟)

5۔ اس مذہب کے مُقدس کلام میں یہودیت اور مسیحت سے مستعار (ادھار لیے ہوئے) حصے پائے جاتے ہیں۔ پھر بھی جب ان کی اپنی تعلیمات میں اختلاف ملتا ہے تو اسے نظرانداز کر دیتے ہیں۔ (قرآن (اسلام) کیا ہے؟

<u>انسان نجات کیسے حاصل کرتا ہے؟</u>

1) یہ مذہب بتاتا ہے کہ نجات کی تکمیل کے لئے صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ بہت سے جنم لینے کے بعد انسان علم و معرفت حاصل کر لے اور آخرکار جنم کے اس سلسلے سے نکل کر خدا کی روح کے ساتھ ایک ہو جائے۔ (ہندو کیا ہے؟)

2۔ یہ بدعتی مسیحی عقیدہ بیان کرتا ہے کہ جب یسوع صلیب پر موا وہ صرف انسان تھا اور انسان کی صورت دنیا کے گناہوں کا کفارہ نہیں ہو سکتی۔ (یہواہ کے گواہ کون ہیں؟)

3۔ ان مذاہب اور بدعتی مسیحی فرقوں کے پیروکاروں کا کہنا ہے کہ نجات یا نجات دہندہ کی کوئی ضرورت ں نہیں۔ (یہودی ہندو اور مسیحی سائنسدان کون ہیں؟)

4۔ ان مذاہب اور بدعتی مسیحی فرقوں کے پیروکاروں کا کہنا ہے کہ آپ کو نجات کمانے کی ضرورت ہے۔ (یہودی ، مسلمان، ہندو، مورمنز، یہواہ کے گواہ اور مسیحی سائنسدان کون ہیں؟)

<u>میں معذرت خواہ غلط ہوں جواب کے لئے۔لیکن کھیلنے کے لئے آپ کا مشکور ہوں</u>

1۔ کون سے عقائد اپنے پیروکاروں کو نجات کی یقین دہانی نہیں دلاتے بے شک وہ جتنی مرضی محنت کر لیں اور اس کے تمام ضابطوں کی پابندی کر لیں۔ (اسلام اور یہواہ کے گواہ)

2۔ وہ کون سا بدعتی عقیدہ ہے جس کی مُقدس کتاب میں درج مرکزی امریکہ کی قدیم تہذیب کے دعوے جدید علم آثار قدیمہ کی شہادتوں سے مختلف ہیں؟۔ (مورمن فرقے)

3۔ کون سے مذہب میں یسوع کو بے گناہ پیغمبر مانا جاتا ہے؟

۔ (اسلام)

4۔ کون سے مذہب کا کہنا ہے کہ تمام مذاہب نجات کا راستہ ہیں؟

(ہندومت)

5۔ کون سے بدعتی مسیحی عقیدے کی مُقدس کتاب خدا کا بلاواسطہ اور حتمی مکاشفہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور اس کو کئی مرتبہ دہرایا گیا اور اس میں درستگیاں کی گئی ہیں؟

(مورمن فرقے (2000 سے زیادہ مرتبہ)، یہواہ کے گواہوں، مسیحی سائنس کی)

6۔ کون سے مذہب کی تعلیم کی مطابق نجات تک پہنچنے کے لئے انسان کو مختلف جنم لینے ہیں؟ (ہندومت)

7۔ کون سا مذہب اور بدعتی مسیحی عقیدہ بتاتا ہے کہ گناہ ایک سراب (فریب نظر ہے؟)

(ہندومت اور مسیحی سائنس)

8۔ کون سا بدعتی مسیحی عقیدہ کہتا ہے کہ یسوع خدا کی پہلی تخلیق ہے؟

(یہواہ کے گواہ)

9۔ کون سا بدعتی عقیدہ کہتا ہے کہ مسیح کی موت سے صرف ماضی کے گناہ ختم ہوئے تھے اور یہ انسان کو اپنی نجات کے کام کے لئے تیار کرتا ہے؟ (مورمن فرقہ اور یہواہ کے گواہ)

10۔ کون سا بدعتی مسیحی عقیدہ بتاتا ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے لیکن خدا بیٹا نہیں؟ (یہواہ کے گواہ)

11۔ کون سے بدعتی مسیحی عقیدے کے مطابق نجات خدا بننے تک کا عمل ہے؟

(مورمن فرقہ)

12۔ کون سا مذہب کہتا ہے کہ نجات حصہ میں ہے۔عقیدے کی تلاوت کرنے سے حاصل ہوتی ہے؟ (اسلام)

13۔ کون سے مذاہب بدعتی مسیحی عقیدے بائبلی مسیحیت کی تثلیت کے عقیدے کو رد کرتے ہیں؟ (تمام)

14۔ کون سا مذہب یا بدعتی مسیحی عقیدہ یسوع مسیح کو بطور خدا ماننے کا انکاری ہے؟ (تمام)

☆ مذاہب کو اپنے کاموں (اعمال) کے باعث نجات کی یقین دہانی ہونا کیوں ناممکن ہے؟

۔ کیونکہ کوئی انسان بھی یہ کبھی نہیں جان سکتا کہ اس نے نجات کے لئے کافی کام کر لیا ہے یا اسے کتنا کام کرنا ہے۔اسی لئے وہ تمام مذاہب جو نیک اعمال سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو کبھی نجات کی یقین دہانی نہیں ہوتی۔

☆ صرف مسیحت ہی میں نجات کی یقین دہانی کیوں ہے؟

۔ یسوع نے ہمارے لئے وہ کچھ کیا جو ہم اپنے لئے نہیں کر سکتے۔وہ ہمیں اپنی قوت سے ایسی زندگی گزارنے کی طاقت دیتا ہے جس طور ہمیں زندگی گزارنی چاہیے۔وہ ہمیں ہمارے گناہوں کی معافی دیتا ہے ہمیں گناہ سے پاک کرتا ہے اور ہمیں اپنی راستبازی تحفے میں عطا کرتا ہے۔

<u>سبق نمبر ۲۱۔یہ وہ ہی پرانا گیت ہے۔ نیا دور</u>

<u>آج کے سبق کی آیت:۔</u>

(واعظ ۱ : ۹۔ ۱۰) جو ہوا وہی پھر ہوگا اور جو چیز بن چکی ہے وہی ہے جو بنائی جائے گی اور دنیا میں کوئی چیز نہیں۔کیا کوئی چیز ایسی ہے جس کی بابت کہا جاتا ہے کہ دیکھو یہ تو نئی ہے؟ وہ تو سابق میں ہم سے بیشتر کے زمانوں میں موجود تھی۔"

سبق کا مقصد:۔ بائبلی مسیحت اور نئے دور میں فرق کو واضح کرنا اور نئے دور کے پیروکاروں کے سامنے بائبلی مسیحت پیش کرنے کے لئے تجاویز دینا:۔

غور طلب بات:۔

نئے دور کے متعلق اس سبق میں دنیا کے بڑے مذاہب اور بدعتی مسیحی فرقے کے گروہ شامل نہیں کیونکہ اس کا تعلق ان میں سے کسی کے ساتھ نہیں ،اس کا زیادہ تعلق ہندو عقیدے سے ہے لیکن اس میں مسیحت کے عناصر بھی شامل ہیں ۔اس لئے نیا دور کوئی مذہب نہیں بلکہ ایک تحریک ہے۔

ہوسکتا ہے کہ اس مطالعہ کا مواد نئے دور کے متعلق چند سوالات کے جوابات دے سکے میرا ایمان ہے کہ آپ کو بائبلی مسیحت کی سچائی کو اس گروہ تک پہنچانے کا سنہری موقع ملے گا۔

تعارف:۔

جب میں کوئی لفظ استعمال کرتا ہوں اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ میرا انتخاب ہی اس کا مطلب ہے اس سے کم یا زیادہ نہیں ،(ہمپٹی ڈمپٹی) Humpty Dumpty مسٹر ڈمپٹی نئے دور کے مرکزی خیال کو بڑے اچھے انداز میں بیان کرتا ہے۔اس سے بڑھ کر سچائی کا معیار نہیں۔

نیا دور سچائی کے معیار میں خدا کے کلام سے مطابقت نہیں رکھتا۔

سوال۔ بائبلی مسیحیوں سے یہ کس طرح مختلف ہے؟

۔ مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح ہی کل سچائی کا مبدا ہے اس وجہ سے نہیں کہ انہوں نے اس بات کو درست ماننے کا فیصلہ کیا ہے بلکہ یہ یسوع مسیح کی تعلیم ہے۔یسوع نے کہا۔ (یوحنا۔۱۴ : ۶)

راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں جا سکتا۔

نیا دور کوئی با قاعدہ مذہب یا مسلک نہیں جس کو کہ اس کے پیروکاروں کے عقائد سے آسانی سے پہچانا جا سکے۔ یہ ان افراد یا گروہ کا مجموعہ ہے جو یقین رکھتے ہیں

کہ وہ انقلابی حقائق جو ابھی تک سامنے نہیں آئے یا بُھلا دیئے گئے ہیں انسانیت پر اب آشکارا ہو رہے ہیں۔اس غلط تعلیم کے ساتھ ساتھ یہ عقیدہ بھی ہے کہ معاشرہ روحانی ترقیوں کی غیر متوازی بلندیوں پر قائم ہے۔

یہ پرانی چیز وہی ہے۔

پیدائش ۳ : ۱۔۵

نئے دور کی تحریک کا آغاز:۔

(پیدائش ۳ : ۱) کیا واقعی ہی خدا نے کہا ہے۔۔؟

بائبل مُقدس تاریخ کے اس ٹھیک وقت کو بیان کرتی ہے جب نئے دور کا آغاز ہوا۔ نئے دور کا آغاز باغ عدن میں ہوا۔نہیں شیطان نے آدم اور حوا کو مشورہ دیا کہ خدا نے ان کو یہ شاندار حق نہیں دیا کہ وہ سچائی اور اخلاق کے متعلق بات کر سکیں۔

کیا واقعی ہی خدا نے کہا ہے؟

شیطان کا آدم اور حوا کے لئے یہ منصوبہ تھا کہ وہ خُدا کے متعلق ان کے دلوں میں شک پیدا ہو۔اس نے جو کہا یا اس دنیا کے بارے میں جو اس نے بنائی۔اس لئے آدم اور حوا کے پاس انتخاب تھا۔

(۱) خدا کی فرنبرداری یا (۲) اپنا راستہ لیں اور ان حقائق پر فیصلے کریں جو خدا نے مقرر نہیں کیے بلکہ ان کی اپنی سوچ کے مطابق ہیں۔آدم اور حوا نے اپنی مرضی کا اانتخاب کیا۔اسی وقت سے ہم انہی حقائق پر تکیہ کرتے ہیں جو ہماری خواہش ہوتی ہے ۔اب خدا نے اس پر اپنا اختیار چھوڑ دیا کیونکہ انسان نہیں چاہتا تھا کہ خدا کے قبضہ میں رہے۔اب انسان کا اختیار ہے۔اور خدا ہمارے انتخاب کی عزت کرتا ہے۔

سوال۔ یہ مشکل بات نہیں کہ ہم اخبار کھولیں اور دیکھیں کہ دنیا تشدد اور اخلاقی بدحالی سے بھری پڑی ہے۔لیکن انسان کے بنائے ہوئے حقائق کے مطابق معاشرہ کیوں ٹھیک طور سے کام نہیں کرتا؟

۔ کیونکہ خدا نے یہ دنیا ان لوگوں کے لئے بنائی جو اس سے محبت کرتے اور اس کے حکموں کو مانتے۔جب انسان نے خدا کے حکم کو رد کرنے کا انتخاب کیا اور اپنی مرضی سے رہنا چاہا خدا نے بھی ان فیصلوں کے نتائج کی اجازت دے دی۔

سوال۔ نئے دور کے پیغام کی بنیادی بات کہ حقائق کا کوئی خالق نہیں یہ باغ میں مقرر ہوئے۔مشرقی ثقافتیں ہمیشہ اس بات پر یقین رکھتی رہیں لیکن پھر بھی کیوں ہم اس کے بارے میں اب مغربی تہذیب میں سُن رہے ہیں؟

۔ بائبل مُقدس کی وجہ سے

کافی عرصہ تک بائبل مُقدس نے مغربی ثقافت کو مشرقی صوفیانہ سوچ سے محفوظ رکھا۔مغربی ثقافت کی بنیاد اس علم پر تھی کہ دنیا کا خالق بائبل مُقدس کا خدا ہے۔اسی علم کی وجہ سے انسان یقین رکھتا تھا اس پر خدا کی طرف سے اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔مغربی انسان ایسا نہیں کہ بے گناہ اور کامل تھا لیکن کم از کم اسے دنیا کے بارے میں بائبل مُقدس کے نقط نظر کا علم تو تھا ۔اسی نقط نظر کی بدولت اس نے ایسا معاشرہ تشکیل دینے کی کوشش کی جہاں بائبل مُقدس کے خدا کی تمجید ہو۔تاہم 500 سال سے پہلے اس نقط نظر میں تبدیلی آنا شروع ہوگئی۔

ابتدائی ادوار میں یہ خیال / سوچ نمایاں ہوئی کہ خدا اپنے منصوبہ میں ناکام ہوگیا ہے اس طرح کہ اس کی بادشاہی جو متوقع تھی ابھی نہ آئی تھی۔حد درجے کی ناانصافی نہ صرف دنیا میں بلکہ کلیسیاء میں بھی پھیل گئی۔اس لئے ان مفکروں یا انسانیت

پیروؤں نے ایک نئے بہتر دور کا وعدہ کیا۔انہوں نے کہا۔ہم اس خدا کے گرد گھومنے والی دنیا کو بدل دیں گے۔اس کی بجائے ہم سچائی کے لئے معیار مقرر کریں گے۔

اس طرح نیا دور مشرقی مذاہب کی قدیم صوفیانہ روایات اور اس سوچ کا کہ انسان خدا ہے نتیجہ ہے۔اس لئے آئیں ہم بائبلی مسیحت اور نئے دور کے فرق کو جانیں۔

خدا کون ہے؟

<u>نئے دور کے مطابق:۔</u>

آپ کو احساس نہیں۔آپ لامحدود ہیں۔(شیرلے میکلین)

خدا کے تعلق نئے دور کا نظریہ مشرقی ہندو نظریے سے ملتا جُلتا ہے۔کائنات اور اس کے اجزا سب ایک ہیں۔کوئی حقیقی شخصی خدا نہیں ہے۔اس کی بجائے ہر شخص خدا ہے۔

<u>بائبلی مسیحت کے مطابق:۔</u>

(پیدائش۔ ۱ : ۱)ابتداء میں خدا نے زمین اور آسمان کو بنایا۔

سوال۔ بائبلی مسیحیوں کا خدا کے متعلق کیا خیال ہے؟

وہ قادر مطلق خدا ہے۔زمین و آسمان کا خالق ،حقیقت کا منبع ،محافظ اور چھڑانے والا۔

<u>یسوع مسیح کون ہے؟</u>

<u>نئے دور کے مطابق:۔</u>

یسوع مسیح اس شخص کے لئے ایک مثالی نمونہ ہے جو وہ اپنانا چاہتا ہے۔اور اسی وجہ سے بُدھا ایسا ہے۔نئے دور کی سوچ کے مطابق ہمیں مسیح کی مانند بننے کی ضرورت ہے اور اس کے بعد بُدھا کا نمونہ موجود ہے۔نئے دور میں مسیح کی مانند (بُدھا کی مانند) بننے کا طریقہ اپنے آپ کو تعلیم یافتہ اور اپنے جنم کے مختلف ادوار میں نیک اعمال کے ذریعے عمل میں لایا جا سکتا ہے۔

<u>بائبلی مسیحت کے مطابق:۔</u>

(کرنتھیوں۔۱۵ : ۴) وہی بات جو مجھے پہنچی اور میں نے تمہیں پہنچا دی کہ مسیح یسوع کتاب مُقدس کے مطابق مُوا،دفن ہوا اور تیسرے دن کتاب مُقدس کے مطابق مردوں میں سے جی اُٹھا۔

سوال۔ بائبلی مسیحیوں کا کیا ایمان ہے؟

۔ بائبل مُقدس بتاتی ہے کہ خدا مسیح یسوع میں ایک ہی مرتبہ مجسم (انسان بنا) ہوا۔تا کہ نجات کے اس کام کی جو اُس نے انسان کے لیے کیا تھا انسان کو یقین دہانی کرائے

مسیح یسوع میں ہمیشہ کی زندگی ہماری ہے نہ کہ ہمارے بار بار جنم لینے کے کسی سلسلہ کے باعث۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے۔(یوحنا ۵ : ۱۱۔ ۱۲)اور گواہی یہ ہے۔ کہ خدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی دی ہے۔اور یہ زندگی اس کے بیٹے میں ہے۔جس کے پاس بیٹا ہے اس کے پاس زندگی ہے۔اور جس کے پاس خدا کا بیٹا نہیں اس کے پاس زندگی بھی نہیں۔

ہندومت کے متعلق اپنی گفتگو میں ہم نے دیکھا کہ جنم در جنم کی کوئی بنیاد نہیں۔جبکہ دوسری طرف مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کی تاریخی اہمیت اس کے دعوے کو ثابت کرتی ہے کہ وہ خدا ہے۔

گناہ اور نجات کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

نئے دور کے مطابق:۔

گناہ بدی کا نظریہ ہے جو کم ہو جاتا ہے جب ہم اپنے آپ کو جاننے لگتے ہیں۔احساس جُرم ہم پر بھاری ہو جاتا ہے۔اس لئے ہم اپنے اس احساس جُرم سے چھٹکارا پانے کے لئے ہر ممکن نفسیاتی طریقہ استعمال کرتے ہیں اور اپنے بارے میں رائے کو بہتر کرتے ہیں۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

(یوحنا ۱ : ۸۔۹)وہ خود تو نُور نہ تھا لیکن نُور کی گواہی دینے آیا تھا۔حقیقی نُور جو ہر کسی کو روشنی بخشتا ہے دنیا میں آنے کو تھا۔

سوال۔ مسیحی انسان کی گناہ کی سرشت کے بارے میں کیا نظریہ رکھتے ہیں؟

۔ گناہ صرف نظریہ نہیں ہے بلکہ یہ حقیقی ہے۔ہم یہ کہیں کہ گناہ موجود نہیں ہے تو پھر ہم نے کئے گے جھوٹ کو مان لیا ہے ۔(یوحنا ۱ : ۸۔۹) بائبل مُقدس گناہ کے متعلق نئے دور سے مکمل طور پر مختلف رائے رکھتی ہے۔ہم احساس جرم رکھتے ہیں۔ کیونکہ ہم مجرم ہیں۔گناہ کو نظر انداز کرنا یا اسے چھپانا اس کا علاج نہیں بلکہ اس کا اقرار کریں اور یسوع کے خون سے جو اس نے صلیب پر بہایا دھل جائیں۔

نئے دور کی دیگر تعلیمات:۔

اخلاقیات:۔

نئے دور کا بیان:۔ جو بھی برائی اور برا کام آپ کرتے ہیں آپ کی سوچ کو وسیع کرتا ہے۔

مسیحی سچائی:۔ جب خدا کسی زندگی سے الگ ہو جاتا ہے اس میں سچائی کا کوئی میعار نہیں رہتا اور نہ ہی اس میں اخلاقیات پائی جاتی ہیں۔جب کوئی شخص خدا پر ایمان نہیں رکھتا وہ کسی بھی چیز پر ایمان رکھ سکتا ہے۔

زندگی بذات خود:۔

نئے دور کے مطابق:۔ زندگی کی اپنی تخلیقی توانائی ہے جو اسے بلند سے بلند تر کی طرف حرکت میں لاتی ہے۔معاشرہ بڑی چیزوں (نیادور) کے ارتقاء کے بڑے پروگرام میں حصہ لے رہا ہے۔

مسیحی سچائی:۔ سائنس اور معاشرہ دوسری چیزیں بھی ثابت کرتے ہیں حرکیات کے دوسرے قانون کے مطابق کائنات پیچیدگی کی طرف نہیں بلکہ سادگی کی طرف جا رہی ہے۔تکنیکی ترقی کے باوجود ہم پہلے سے زیادہ تشدد پسند اور تخریب کار بن گئے ہیں۔خدا کے گرد گھومنے والی اخلاقیات کی غیر موجودگی میں معاشرہ اخلاقی تباہی کا شکار ہو جاتا ہے۔

بائبلی مسیحی سچائیوں کو نئے دور کی پیروکاروں کی سامنے پیش کرنا۔

مسیحی سچائیاں نئے دور کے پیروکاروں کے سوالات کے جوابات دیتی ہیں۔

سوال۔ کیا ہماری دنیا کا کوئی مقصد ہے؟

۔ ہماری دنیا منطقی، عادل اور قدوس خدا نے بنائی جس کا اس دنیا کو بنانے کا ایک منصوبہ اور مقصد تھا جیسا کہ بائبل مُقدس میں بیان ہوا ہے۔(پیدائش 1 باب) پیدائش ۱ : ۱ کو جانے بغیر ہم ایسی کائنات میں رہ رہے ہیں جو بے ترتیب ہے اور بغیر مقصد ہے۔وہ معاشرے جنہوں نے نئے دور کے ان بنیادی عقائد کو قبول کر لیا ہے جیسے کہ ہندوستان وہ بے ترتیبی اور تباہی کی حالت میں ہیں۔

۔ خدا لامحدود خدا اور علیم کل خالق ہے جو آپ کے متعلق سب کچھ جانتا ہے اور چاہتا ہے کہ آپ بھی اس کے متعلق جانیں۔

خدا نہ صرف اس دنیا کے لئے منصوبہ رکھتا ہے بلکہ آپ کے لئے ذاتی طور پر بھی (زبور۔۱۳۹ : ۱)

سوال۔ اس زندگی میں میرے لئے کیا اُمید ہے؟

۔ گناہ حقیقی ہے۔ ہمارے گناہ کا نتیجہ جو ہماری سزا ہے وہ موت یعنی خدا سے روحانی علحیدگی ادوری ہے۔خدا آپ کو ہمیشہ زندگی کی دینا چاہتا ہے۔یسوع آپ کو اس دنیا میں اور آنے والی زندگی میں ہمیشہ کی اور کثرت کی زندگی دینے کے لیے مُوا اور مُردوں میں سے جی اُٹھا۔

(یوحنا ۱۰ : ۱۔۱۰)

سبق نمبر۲۲۔ یہ قصبہ / جگہ ہم دونوں کے رہنے کے لئے ناکافی ہے۔

تخلیق بمقابلہ ارتقاء (حصہ اول)

آج کے سبق کی آیت:۔

(یوحنا۔ ۳ : ۱۲) جب میں نے تم سے زمین کی باتیں کیں اور تم نے یقین نہیں کیا تو اگر میں نے تم سے آسمان کی

باتیں کہوں تو کیونکہ یقین کروگے؟

سبق کا مقصد:۔ تخلیق کی سچائی اور ارتقائی نظریے کے مقابلے کے لئے معقول شہادت پیش کرنا۔

غور طلب بات:۔

اِس سبق سے تخلیق بمقابلہ ارتقاء کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ بڑے سادہ انداز میں پیش کرتا ہے کہ بائبل مُقدس کی تعلیم ارتقاء کے متعلق کیا ہے اور ان بیانات کو سمجھنے کے لئے بائبلی اور سائنسی شواہد پیش کرتا ہے۔

اس سلسلے میں موجود معلومات ہوسکتا ہے کہ بہت سے ان خیالات کو جھنجوڑنے جو حقائق کے طور قبول کر لئے جاتے ہیں۔ ان اسباق کا مقصد چھوٹے نکات پر بحث کرنا نہیں بلکہ آپ کو جھنجوڑنا ہے کہ آپ ان معاملات پر بائبل کی رُو سے غور کریں۔

تعارف:۔

☆ خدا کا کلام بائبل مُقدس فرماتی ہے کہ زمین سورج سے پہلے بنائی گئی۔

☆ انسان کا خیال ہے کہ سورج زمین سے پہلے بنا تھا۔

☆ بائبل مُقدس میں خدا فرماتا ہے کہ زندگی کا آغاز اسی کے دم سے ہوا۔

☆ انسان کا خیال ہے کہ زندگی کا آغاز ارتقائی عمل سے ہوا۔

☆ خدا فرماتا ہے کہ ساری تخلیق چھ دنوں میں مکمل ہوئی۔

☆ انسان کا خیال ہے کہ تمام چیزیں وسیع ادوار میں سامنے آئیں۔

☆ خدا کا کلام سکھاتا ہے کہ باغ عدن میں آدم کی نافرمانی ساری مخلوقات پر اثر انداز ہے۔

☆ انسان کا خیال ہے کہ اربوں سالوں پہلے ہی سے ساری مخلوق ختم ہو رہی تھی۔

سوال۔ دنیا کی تخلیق یا اس کے ارتقاء پر یقین رکھنے سے کیا کچھ فرق پڑتا ہے؟

۔ میں سمجھتا ہوں ایسا ہے۔ مسئلہ خدا کے کلام کے اختیار اور انسانی قیاس میں فرق کا ہے۔

انسانی قیاس:۔

اِنسانی قیاس رائے کا تعلق تعلیمی اداروں میں پڑھائی اور قبول کروائی جانے والی زمینی اور انسانی تاریخی خیالات سے ہے۔ تخلیق بمقابلہ ارتقاء کے معاملے میں انسان کا خیال بلا واسطہ خدا کے کلام کے خلاف چلا جاتا ہے۔

خدا کا کلام:۔

خدا کے کلام کے مطابق پیدائش ابواب ۱۔۱۱ میں تخلیق کے عمل میں سادہ انداز میں بتایا گیا ہے کہ حقیقت میں کیا ہوا

تھا۔

☆ آسمان اور زمین 6 دن (24 گھنٹے) میں بنائے گئے۔

☆ تما انسان آدم اور حوا کی اولاد ہیں۔

☆ عالمگیر خوراک موجود تھی۔

بائبل مُقدس خدا کا کلام ہے۔اس میں وہ مقصد کو بیان کرتا ہے۔اس سے ہمیں انتخاب کی آزادی مل جاتی ہے

انتخاب:۔

تخلیق بمقابلہ ارتقاء کے معاملہ میں انسانی رائے خدا کے کلام کے خلاف ہوئی ہے۔ یہاں ہمیں انتخاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔یا تو ہم:

☆ مشہور اور زیادہ تر قبول کی جانے والے نظریہ ارتقاء پر یقین کریں۔

☆ ہماری دنیا اور زندگی کے آغاز کے متعلق بائبل مُقدس کی تعلیمات کو مان لیں۔

☆ نشاندہی کریں اور اپنے لئے انتخاب کرلیں ان دونوں باتوں میں سے آپ کس کو ماننا چاہتے ہیں یا دونوں کو ملانا چاہتے ہیں۔اکثر اوقات لوگ ان دونوں میں سے اپنی پسند کی باتیں لے لیتے ہیں اور اسے ملا کر استعمال کرنے کا ہی انتخاب کرتے ہیں ۔اس سے نیا مسئلہ سامنے آتا ہے۔بائبل مُقدس کی پاکبازی

بائبل مُقدس کی پاکبازی:۔

بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ بائبل مُقدس بعض معاملات میں ٹھیک ہے جبکہ دوسری کئی باتوں کے متعلق غلط ہے۔اس قسم کی سوچ ایک سنجیدہ مسئلے کو جنم دیتی ہے۔

سوال۔ اس قسم کی سوچ میں کیا خطرہ پایا جاتا ہے؟

☆ اگر بائبل مُقدس ایک طرف تو صحیح جبکہ دوسری جانب غلط ہے۔تو پھر کون ہے جو انصاف کرے کہ کس حصہ میں یہ درست ہے؟

☆ اگر بائبل مُقدس کچھ چند حصوں میں ہی درست ہےتو پھر ہم خدا یا مسیحت یا یسوع کے متعلق یقین کے ساتھ کیسے جان سکتے ہیں؟

زندگی اور زمین پر اس کے آغاز کے متعلق خدا کے کلام کی سچائی کو جاننے کے باوجود ارتقائی نظریہ کی سوچ بڑھتی ہی جا رہی ہے ۔بے شک ارتقائی نظریہ شروع سے ہی مسئلہ رہا ہے۔

سچائی کا مسئلہ:۔

سچائی حتمی اور خالص ہے۔ دوسرے الفاظ میں کسی چیز کے حقیقی طور پر ہونے کا صرف ایک ہی راستہ/طریقہ ہے۔ اس لئے جب تخلیق کا مقابلہ ارتقاء سے کیا جاتا ہے یہ نہ تو آدھا حصہ تخلیق اور آدھا حصہ ارتقاء ہوسکتا ہے۔ یہ یا تو ایک تخلیق ہے یا دوسرا (تخلیق یا ارتقاء)

اس لئے اگر تخلیقی بیان کا ایک حصہ درست ہے تو پھر یہ سارے کا سارا درست ہے (یہ یہاں صرف ابتداء میں زندگی کی تخلیق کے متعلق ہے)

اس طرح ارتقاء شروع سے ہی لرزتی سطح پر درست ہے۔ یہ ارتقاء کے نظریے کا صرف ایک ہی مسئلہ ہے۔ ہم اگلے کئی اسباق میں ارتقاء کے نظریے کے مزید مسائل کو دیکھیں گے۔

اگر ارتقائی نظریہ کمزور ہے بُری بات یہ ہے کہ ارتقاء نے خدا کے کلام کی سچائی رد کرنے کے لئے سائنسی جواز پیش کیا ہے۔

تخلیق اور ارتقاء: یہ قصبہ / جگہ ہم دونوں کے لئے ناکافی ہے

(پیدائش باب ۱ : ۶)

خدا نے ابتداء میں زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ اور زمین ویران اور سُنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی روح پانی کی سطح پر جنبش کرتی تھی اور خدا نے کہا کہ روشنی ہو جا اور روشنی ہوگئی اور خدا نے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے اور خدا نے روشنی کو تاریکی سے جُدا کیا اور خدا نے روشنی کو تو دن کیا اور تاریکی کو رات اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو پہلا دن ہوا۔"

ارتقاء:۔

سوال: ارتقاء کیا ہے؟

۔ مادہ + ارتقائی عوامل + طویل عرصہ۔ حتمی نتیجہ یہ ہے کہ کوئی چیز تبدیل ہو کر مختلف اور عام طور پر زیادہ پیچیدہ شکل اختیار کر لیتی ہے۔

سوال: اگر ارتقاء کے نظریے کی بنیاد کمزور ہے تو پھر یہ کیوں اس قدر خطرناک ہے؟

۔ کیونکہ ارتقائی عمل ابدی قادر مطلق اور علیم کُل خالق کی موجودگی کا انکار کرتا ہے۔ یا اسے اس کی قدوسیت سے کم بتاتا ہے ۔

ہم نے دیکھا کہ جب خدا کو تصور سے نکال دیا جائے تب کوئی شخص کسی بھی بات پر ایمان لا سکتا ہے۔ (بائبلی مسیحت کے علاوہ دنیا کے بڑے مذاہب اور نیا دور تحریک) کسی بھی طریقے سے ارتقائی نظریہ خدا کے کلام اور اس کے تخلیقی بیان کے متعلق دلوں میں شک کا بیج بو دیتا ہے۔

ارتقاء کے خطرات:۔

1) ارتقائی نظریہ خدا کی قدرت کو غلط انداز میں پیش کرنا ہے۔ کیونکہ موت اور خاتمے کو خالق سے منسوب کرتا ہے کہ یہ اس کی تخلیق کے اصول ہیں۔ موت اور خاتمہ کبھی بھی اپنی زمین اور اپنی تخلیق کے لئے خدا کے منصوبہ میں نہیں تھا۔ جب خدا کچھ تخلیق کرتا ہے اس کا کام اچھا اور مکمل کیا ہوتا ہے۔ (پیدائش ۱ : ۳۱) اور خدا نے سب پر جو اس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے۔

2) ارتقائی نظریہ خدا کی قدرت کو کم کرتا ہے۔

قدرت کا وہ حصہ جس کی وضاحت ارتقائی نظریہ نہیں کر سکتا صرف وہی حصہ خدا کے لئے مختص ہے۔ خدا کو اتنا کم کر دیا جاتا ہے کہ وہ صرف خلاپُر کرنے کے لئے ہے۔ جس سے یہ خیال جنم لیتا ہے کہ خُدا محدود ہے۔

3) ارتقائی نظریہ بائبل مُقدس کی تعلیمات کا انکار کرتا ہے۔ بائبل کی تخلیق ایک تاریخی رپورٹ سے ہٹ کر ایک افسانہ رہ جاتی ہے بائبل مُقدس میں کہیں پر بھی تخلیق کے عمل کو حقیقی رپورٹ کے علاوہ کسی اور طریقے سے سمجھنے کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ (خروج ۲۰ : ۱۱) کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ ان میں ہے سب بنایا اور ساتویں دن آرام کیا۔ اس لئے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اسے مُقدس ٹھہرایا۔

4۔ ارتقائی عمل نجات کی ضروت سے دور رکھتا ہے:۔

(پیدائش ۲ : ۷) اور خداوند نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہوا۔

ارتقائی عمل نہ تو آدم کو پہلے انسان کے طور پر تسلیم کرتا ہے اور نہ ہی یہ مانتا ہے کہ وہ زمین کی مٹی سے بنایا گیا تھا۔ ارتقائی عمل کے مطابق آدم ایک افسانہ ہے۔ اگر آدم ایک افسانہ ہے:

☆ تو یسوع کو انسان بننے کی ضرورت کیوں پیش آئی ؟

یسوع کے انسان بننے اور صلیب پر جان دینے کی وجہ تھی کہ خدا کے ساتھ ہمارے رشتے کو استوار کرے۔ جو آدم کی نافرمانی کے باعث ٹوٹ گیا تھا۔

☆ تو یسوع کو کیوں مرنا پڑا؟

گراوٹ کے بغیر (جب آدم نے گناہ کیا اور اپنی نافرمانی کی خصلت اپنی اولاد میں منتقل کر دی) خدا اور ہمارے درمیان کوئی خلیج نہ ہوئی۔

5) بائبل مُقدس کہانی کی ایک کتاب بن کر رہ جاتی ہے:۔

ارتقائی عمل بائبل مُقدس کے واقعات کی بے حُرمتی کرتا ہے۔ جو کہ بائبل مُقدس کے باقی بیانات کو بھی سنجیدگی سے لینے میں رکاوٹ کا باعث ہوسکتا ہے۔

6) ارتقائی عمل حقیقت کو غلط انداز میں پیش کرتا ہے۔

بائبل مُقدس کے تمام بیانات بااختیار ہیں جن میں سائنسی نوعیت کے بیانات بھی شامل ہیں۔

7) ارتقائی عمل مقصد کو کھو دیتا ہے:۔

انسان خدا کی تخلیق کا مقصد ہے (پیدائش ۱ : ۲۷-۲۸)

☆ انسان خدا کے چھٹکارے کے منصوبے کا مقصد ہے۔ (یسعیاہ ۵۳ : ۵)

☆ انسان خدا کے بیٹے کی سفارت کا مقصد ہے۔ (یوحنا ۴ : ۹)

سوال۔ تو اگر آپ تخلیق کے مقابلہ میں ارتقاء کو قبول کر لیتے ہیں کیا اس سے فرق پڑتا ہے؟

۔ بالکل۔ آپ چاہیں تو انسان کی رائے کو مانیں یا خدا کے کلام کی سچائی کو۔

سبق نمبر ۳۲: یہ قصبہ / جگہ ہم دونوں کے لئے ناکافی ہے۔

تخلیق بمقابلہ ارتقاء (حصہ دوئم)

آج کے سبق کی آیت:۔ (کرنتھیوں ۱۴ : ۳۳)

کیونکہ خدا ابتری کا نہیں بلکہ امن کا بانی ہے۔

سبق کا مقصد:۔

معقول شہادت پیش کرنا کہ بائبل مُقدس میں مندرج زندگی کے آغاز اور تخلیق کے حقائق کی سائنسی دریافتوں میں تضاد نہیں بلکہ اس کی بجائے متفق ہیں۔

غور طلب بات:۔ اس سبق سے تخلیق بمقابلہ ارتقاء کا سلسلہ جاری ہے یہ سلسلہ بڑے سادہ انداز میں پیش کرتا ہے کہ بائبل مُقدس کی تعلیم ارتقاء کے متعلق کیا ہے اور ان بیانات کو سمجھنے کے لئے بائبلی اور سائنسی شواہد پیش کرتا ہے۔

اس سلسلے میں موجود معلومات ہوسکتا ہے کہ بہت سے ان خیالات کو جھنجھوڑنے جو حقائق کے طور پر قبول کر لئے جاتے ہیں ان اسباق کا مقصد چھوٹے نکات پر بحث کرنا نہیں بلکہ آپ کو جھنجھوڑنا ہے کہ آپ ان معاملات پر بائبل کی رُو سے غور کر سکیں۔

تعارف:۔

☆ سائنس ءاعداد و شمار زمین کی عمر ۲-۵ ملین (ارب سال بتاتے ہیں۔)

☆ سائنسی تحقیق کے مطابق تمام چیزوں کو وجود میں آنے کے لئے لمبا عرصہ لگا۔

☆ سائنسی مطالعہ دعویٰ کرتا ہے کہ انسان بندر کی اعلیٰ شکل ہے۔

☆ سائنسی جائزہ بیان کرتا ہے کہ انسان کے وجود میں آنے سے اربوں سال پہلے ہی سے مخلوق انحطاط کا شکار تھی۔

مشہور رائے یہ ہے کہ ارتقاء کا نظریہ سائنس کی ثابت شُدہ حقیقت ہے۔سائنسی تحقیق ارتقاء کے نظریے کو سہارا دینے کے لئے بہت سی دریافتوں کے ساتھ اُبھر کر سامنے آئی ہے۔

سوال۔ ارتقاء کے نظریہ کے حق میں اتنے زیادہ سائنسی ثبوتوں کی موجودگی میں ہم کیسے یقین کر سکتے ہیں کہ بائبل مُقدس کی تعلیم تخلیق کے متعلق درست ہے؟

۔ ہم خدا کے کلام کی گواہی کی نسبت آدمیوں کی آرا کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔جب سائنس کی بات آتی ہے ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ جو سائنسی حقیقت آج قابل قبول ہے اکثر اوقات تبدیل ہوتی ہے جب نئی سائنسی معلومات پیش کی جاتی ہے۔ (سبق نمبر ۸ ملاحظہ کریں)

بائبل مُقدس میں کہیں پر بھی یہ نشاندہی نہیں کی گئی کہ پیدائش کی کتاب میں موجود تخلیقی عمل کو کسی اور انداز میں سمجھا جائے جس طور سے اسے سمجھنے کی ضرورت ہے سیدھی سادھی حقیقت پر مبنی رپورٹ کے طور پر۔

تاہم سائنس اور عقیدے کے درمیان معاملات کے متعلق انسان کی رائے مختلف ہے۔اکثر اوقات سائنسی خیال اس طرح ہوتا ہے۔

☆ اگر کوئی بیان قدرتی سائنس کے طریقوں سے تجربہ گاہ میں ثابت نہیں ہوسکتا یہ قابل اعتبار نہیں اور اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔

☆ سائنس کی دریافتیں معروضی سمجھی جاتی ہیں اور اسی لئے حقیقی بیانات جو ایمان سے قبول کئے جاتے ہیں ان پر شک کیا جاتا ہے۔

سوال۔ کیا بائبل کی تعلیمات سائنس کے دعووٴں سے متفق ہوسکتی ہیں؟

۔ جی ہاں۔ جواب سائنسی طریقے اور بائبل مُقدس کی نوعیت میں پایا جاتا ہے۔

<u>یہ قصبہ / جگہ ہم دونوں کے لئے ناکافی ہے</u>

(پیدائش ۱ : ۱۔۱۹)

خدا نے ابتداء میں زمین وآسمان کو پیدا کیا۔اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراوٴ کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی روح پانی کی سطح پر جنبش کرتی تھی اور خدا نے کہا کہ روشنی ہو جا اور روشنی ہوگئی۔اور خدا نے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے اور خدا نے روشنی کو تاریکی سے جدا کیا۔اور خدا نے روشنی کو تو دن کیا اور تاریکی کو رات اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔سو پہلا دن ہوا۔

اور خدا نے کہا کہ پانیوں کے درمیان فضا ہوتا کہ پانی پانی سے جدا ہو جائے ۔پس خدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے کے پانی کو فضا کے اوپر کے پانی سے جدا کیا اور ایسا ہی ہوا۔اور خدا نے فضا کو آسمان کہا اور شام ہوئی اور صبح ہوئی سو دوسرا دن ہوا۔

اور خدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو کر خشکی نظر آئے اور ایسا ہی ہوا۔اور خدا نے خشکی کو زمین کہا اور جو پانی جمع ہو گیا تھا اس کو سمندر اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔اور خدا نے کہا کہ زمین گھاس اور بیج دار بوٹیوں کو اور پھلدار درختوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق پھلیں اور جو زمین پر اپنے آپ میں بیج رکھیں اُگائے اور ایسا ہی ہوا تب زمین نے گھاس اور بُوٹیوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق بیج رکھیں اور پھلدار درختوں کو جب کے بیج جنس کے موافق ان میں ہیں اُگایا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔سو تیسرا دن ہوا۔

اور خدا نے کہا کہ فلک پر نیر ہوں کہ دن کو رات سے الگ کریں اور وہ نشانوں اور زمانوں اور دنوں اور برسوں کے امتیاز کے لئے ہوں۔اور وہ فلک پر انوار کیلئے ہوں اور زمین پر روشنی ڈالیں اور ایسا ہی ہوا۔سو خدا نے بڑے نیر بنائے۔ایک نیرِ اکبر کہ دن پر حکم کرے اور ایک نیرِ اصغر کہ رات پر حکم کرے اور اس نے ستاروں کو بھی بنایا۔اور خدا نے انکو فلک پر رکھا کہ زمین پر روشنی ڈالیں اور دن اور رات پر حکم کریں۔اور اُجالے کو اندھیرے سے جدا کریں اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے سو شام ہوئی اور صبح ہوئی سو چوتھا دن ہوا۔

سوال:۔ سائنس کیا ہے؟

مختصر الفاظ میں سائنس کائنات میں موجود چیزوں کی نظریاتی وضاحت پیش کرتی ہے۔

سائنس مشاہدات اور تجربات پر انحصار کرتی ہے۔جس چیز کو سائنسی طور پر ثابت کیا جانا ہو اسے قابل مشاہدہ قابل دوہرائی اور طبیعی طور پر قابل پیائش ہونا چاہیئے۔اسی وجہ سے سائنس کو بائبل مُقدس کی وضاحت میں مشکل پیش آتی ہے۔ فطرت کا مطالعہ فائدہ مند ہے نہ کہ مافوق الفطرت کا۔

سوال:۔ اسطرح سائنس جو فطرت کی وضاحت کرتی ہے بائبل مُقدس سے جو مافوق الفطرت کی وضات ہے کیسے متفق ہو سکتی ہے؟

۔ جب مناسب تفسیر کی جائے تو سائنس اور بائبل مُقدس میں اتفاق ہو سکتا ہے۔

خدا دو طریقوں سے انسان سے گفتگو کیا کرتا ہے۔

☆ عمومی طور پر اپنے اردگرد کی فطرت یا کائنات کے ذریعے۔

2۔ خصوصی طور پر بائبل مُقدس کے ذریعے۔

چونکہ یہ دونوں مکاشفہ جات خدا سے ہیں اور چونکہ خدا آپ اپنا انکار نہیں کرتا۔اب ہمیں نتیجہ اخذ کرنا ہے کہ بائبل مُقدس کی تعلیم اور فطرت میں اتفاق ہے۔(کرنتھیوں ۱۴ : ۳۳) کیونکہ خدا ابتری کا نہیں بلکہ امن کا بانی ہے۔

سوال۔ بائبل مُقدس کی تعلیم اور سائنس کی باتیں اکثر کیوں غیر متفق نظر آتی ہیں؟

۔ سائنس اور بائبل مُقدس میں تضاد نہیں ۔سائنس اور تھیالوجی میں تضاد ہے۔

☆ سائنس قابل مشاہدہ کائنات کی ناقص انسانی تفسیر ہے۔

☆ تھیالوجی بائبل مُقدس کی ناقص انسانی تفسیر ہے۔

وہ سچائی جو کائنات اور بائبل مُقدس میں خدا نے ظاہر کر دی ہے متفق ہے۔بائبل مُقدس یا سائنس کی ناقص تفسیر کے باعث مسئلہ جنم لیتا ہے۔

سوال۔ ہمیں کس طرح یقین ہوسکتا ہے کہ بائبل مُقدس درست ہے جبکہ سائنسی مشاہدات سے ماخوز نتائج کے نمایاں تضادات سے ہمارا سامنا ہوتا ہے؟

۔ ہم معقول مشاہدے کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور خالق خدا کے کلام کی گواہی کو رد کر دیتے ہیں۔

جب ہمیں سائنسی مشاہدے اور بائبل مُقدس کے درمیان نمایاں تضاد کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ہمیں چند باتیں یاد رکھنا ضروری ہیں۔

☆ خدا لامحدود قدرت کا خدا ہے اور وہ ان طبیعی قوانین پر انحصار نہیں کرتا جن کے ہم پابند ہیں۔

☆ سائنس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز ایک نسل میں قابل یقین / قبول ہے ہوسکتا ہے اگلی نسل اس کو نہ مانے جیسے کہ کولمبس کے بحری سفر سے پہلے زمین کو مکمل طور پر ہموار سمجھا جاتا تھا۔زمین کے ہموار ہونے کی یہ کہانی تمام حقائق پر پوری اُترتی تھی۔لیکن جب 1942 میں کولمبس نے دریائے نیل کا بحری سفر کیا اور زمین کے کنارے کی طرف سے نہیں گرا زمین کی ہموار ہونے کی کہانی رد ہوگئی کیونکہ نئے حقائق متعارف ہو گئے تھے۔اس لئے آج سائنسی ثبوت کے باعث بائبل مُقدس جس حصہ میں ہمیں غلط دکھائی دیتی ہے وہیں پر نئی شہادت کے ملنے سے درست ثابت ہو جاتی ہے۔اس لئے کوئی بھی بائبل مُقدس کو ان حصوں کو رد نہیں کرسکتا کیونکہ اس نقطہ پر سائنس اور بائبل مُقدس ایک دوسرے سے فرق ہے۔

مثال کے لئے آئیں ہم سبق نمبر ۸ کی اس معلومات کی دوہرائی کریں جو ہم نے سیکھا۔

<u>بائبل مُقدس میں سائنس</u>:۔ (زبور ۱۹ : ۴)

آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے اور زمین اس کی دستکاری دکھاتی ہے دن سے دن بات کرتا ہے رات کو رات حکمت سکھاتی ہے۔ نہ سُر ہے نہ آواز پھر بھی ان کا کلام زمین کی انتہا تک پہنچتا ہے۔

سائنس کے بہت سے اصول بائبل مُقدس میں سائنس کے ثابت کرنے سے سینکڑوں ہزاروں سال پہلے قسرت کے حقائق کے طور پر مندرج تھے غورطلب بات یہ ہے کہ جب یہ حقائق درج کئے گئے وہ اس وقت کے خلافِ قبول تھے۔

☆ زمین گول ہے۔ (یسعیاہ ۴۰ : ۲۲)

☆ فضامیں گردش (واعظ ۱ : ٦)

☆ زمین میں ثقلی میدان کی موجودگی (ایوب ۲٦ : ۷)

چونکہ یہ تمام سائنسی حقائق تکنیکی زبان میں نہیں لکھے جاسکتے جیسا کہ آج ہے۔آج یہ تمام بیانات سائنسی حقائق سے مکمل مطابقت میں ہیں۔ بائبل مُقدس کواس انداز میں تحریر کیا گیا ہے کہ چیزوں کی وضاحت انکے ظہور کے مطابق ہے۔مثال کے طور پر یہ سورج کے طلوع اور غروب کی بات کرتا ہے۔ہم جانتے ہیں کہ حقیقت میں سورج طلوع یا غروب نہیں ہوتا درحقیقت یہ زمین کی گردش ہے جس کی وجہ سے سورج طلوع اور غروب ہونے کو ظاہر ہوتا ہے۔لیکن ہم اپنی سائنسی ترقی کے باوجوداس کے لئے سورج کے طلوع اور سورج کے غروب ہونے کی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں کیونکہ جو بات ظاہر ہوتی ہے اس کی وضاحت اس طریقے سے آسانی سے ہوجاتی ہے۔کیونکہ بائبل مُقدس اسی طرح بیان کرتی ہے یہ
بات تمام ادوار اور ثقافتوں کے لوگوں پر واضح ہے۔

سوال۔ اگرچہ ثبوت موجود ہے کہ بائبل مُقدس سائنس کے خلاف نہیں بلکہ سائنسی دریافتوں سے متفق ہے اوران کی حمایت کرتی ہے پھر بھی ابھی تک اٹھایا جاتا ہے بائبل مُقدس کی سچائی کے متعلق شک کیوں ہے اوراس سوال کیوں جب سائنس کی بات آتی ہے؟

۔ لوگوں کی سوچ کی وجہ سے: ابتداء کے لئے قدرتی وضاحت کی خواہش جو کہ خدا کی مافوق الفطرت تخلیق سے دور رکھتی ہے۔

بہت مرتبہ بائبل مُقدس ہمیں وہ جوابات بہم پہنچاتی ہے جو واضح طور پر قدرت میں مافوق الفطرت ہیں۔مثال کے طور پر (کلسیوں) ۱ : ۱۷)

اس کی سنبھالنے والی قدرت کے بغیر تمام چیزیں بکھر جائیں۔ بائبل مُقدس ہمیں کائنات کے قیام پذیر ہونے کے بارے میں تو بتاتی ہے۔لیکن یہ نہیں بتاتی کہ یسوع یہ کرتا کیسے ہے؟

☆(پیدائش ۱ : ۳۱)اور خدا نے سب پر جو اس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے۔اور شام ہوئی اور صُبح ہوئی سو چھٹا دن ہوا۔اس طرح زمین اور آسمان کا بنانا ختم ہوا۔

تخلیق کے عمل میں دن کا حوالہ روشنی اور تاریکی کے 24 گھنٹے کا چکر ہے۔ بائبل مُقدس میں پیدائش میں کہیں پر بھی نشاندہی نہیں

ہوتی کہ بائبل مُقدس میں پیدائش کے پہلے باب کے آغاز میں استعمال ہونے والا لفظ دن کسی طور سے بھی پوری کتاب یا پرانے عہد نامہ میں استعمال سے مختلف نہیں ہے۔

ان واقعات پر یقین کرنا مشکل ہے۔کیونکہ ہم انسان ہوتے ہوئے ان کو سمجھ نہیں سکتے۔قدرت کی تخلیق ایک مافوق الفطرت واقعہ ہے۔کائنات کا اکٹھا ہونا ایک اور مافوق الفطرت واقعہ ہے۔چونکہ یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں اس لئے ہم ان کی مافوق الفطرت وضاحت کی بجائے فطرتی وضاحت کرتے ہیں لیکن خدا مافوق الفطرت ہے وہ قدرت سے بالاتر کام کرتا ہے۔تو کیا یہ یقین کرنا بہت مشکل ہے کہ خدا کچھ کرسکتا ہے؟ یہ اس لئے ہے کیونکہ جس مظہر کا ہم مشاہدہ کرتے ہیں اس کی وضاحت ہم نہیں کرسکتے مت بھولیں کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس سوال کا جوب موجود ہی نہیں یا یہ کہ بائبل مُقدس غلط ہے۔چونکہ خدا ہی قدرت کی قوتوں کا خالق اور مالک ہے اس لئے سائنس کی وضاحت اور بائبل مُقدس کی سچائی ایک دن مکمل طور پر ایک دوسرے سے مطابقت میں دیکھی جائینگی۔

سبق نمبر۲۴۔ شہادت کا سیلاب

تخلیق بمقابلہ ارتقاء (حصہ سوئم)

آج کے سبق کی آیت۔ (۲ پطرس ۳:۵۔۶)

”وہ تو جان بوجھ کر یہ بھول گئے کہ خدا کے کلام کے ذریعہ سے آسمان قدیم سے موجود ہیں اور زمین پانی میں سے بنی اور پانی میں قائم ہے۔ان ہی کے ذریعہ سے اس زمانہ کی دنیا ڈوب کر ہلاک ہوئی“۔

سبق کا مقصد:۔

معقول شہادت پیش کرنا کہ پیدائش ابواب ۶۔۹ میں درج سیلاب کی اصلیت یہی تھی جو بائبل مُقدس بتاتی ہے۔

غور طلب بات:۔ اس سق سے تخلیق بمقابلہ ارتقاء کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ سلسلہ بڑے سادہ انداز میں پیش کرتا ہے کہ بائبل مُقدس کی تعلیم ارتقاء کے متعلق کیا ہے اور ان بیانات کے سمجھنے کے لیے بائبلی اور سائنسی شواہد پیش کرتا ہے۔

اس سلسلے میں موجود معلومات ہوسکتا ہے کہ بہت سے ان خیالات کو جھنجھوڑے جو حقائق کے طور پر قبول کر لیے جاتے ہیں ان اسباق کا مقصد چھوٹے نکات پر بحث کرنا نہیں بلکہ آپ کو جھنجھوڑنا ہے کہ آپ ان معاملات پر بائبل کی رُو سے غور کرسکیں۔

<u>تعارف:۔</u>

حیاتیاتی ارتقائی نظریے کا دعویٰ ہے کہ زندگی کا آغاز چھوٹی اکائیوں کے آپس میں تیزی سے ملنے کے نتیجے میں ہوا جو زندگی کے لئے ضروری تھے۔اور اس طرح ایک سادہ جاندار خلیہ بن گیا اور آہستہ آہستہ زندگی کی پیچیدہ شکل اختیار کرگیا۔

بائبل مُقدس بیان کرتی ہے کہ ایک بڑے سیلاب نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور نوح کے گھرانے کے علاوہ ہر انسان کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور تمام متنفس کو جو زمین پر تھے سوائے اُنکے جو کشتی میں سوار ہو گئے۔ بائبل مُقدس مزید بیان کرتی ہے کہ اس وقت سے لے کر تمام انسان نوح اور اسکے گھرانا سے پیدا ہوئے اور بڑھے۔ اور ہر قسم کا پرندہ، ہر قسم کا جانور اور تمام قسم کی مخلوق جو زمین پر حرکت کرتی ہے۔ ان جانوروں سے ہیں جو نوح اور اسکے گھرانے نے کشتی میں رکھے۔

اگر پیدائش ٦ ۔ ٩ ابواب میں بیان کیا گیا سیلاب حقیقی ہے تب تو اس نے ارتقائی منازل کی زنجیر کو ختم کر کے ارتقائی نظریے کو ڈبو دیا ہوگا۔ کیا یہ بڑا عالمگیر سیلاب ظہور پذیر ہوا۔ اور کیا کوئی سائنسی معلومات موجود ہیں جو بائبل مُقدس میں موجود سیلاب کی تفصیلات کو سہارا دیں۔

شہادت کا سیلاب

(پیدائش ٧ : ١١)

"نوح کی عمر کا چھ سواں سال تھا کہ اس کے دوسرے مہینے کی ٹھیک سترہویں تاریخ کو بڑے سمندر کے سب سوتے پھوٹ نکلے اور آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں۔"

سیلاب کے آنے کی وجہ کی شہادت:۔ (پیدائش ٢ : ٤ : ٦)

یہ ہے آسمان اور زمین کی پیدائش جب وہ خلق ہوئے جس دن خداوند نے زمین اور آسمان کو بنایا اور زمین پر اب تک کھیت کا کوئی پودا نہ تھا اور نہ میدان کی کوئی سبزی اب تک اُگی تھی کیونکہ خداوند خدا نے زمین پر پانی نہیں برسایا تھا نہ زمین جوتنے کو کوئی انسان تھا۔ بلکہ زمین سے کہر اُٹھتی تھی اور تمام رُوی زمین کو سیراب کرتی تھی۔

جو اس حوالے میں کہر کا ذکر کیا گیا ہے آغاز میں ہی زمین کو سیراب کرنے کیلئے پیدا کی گئی۔

پہلے پہل بارش نہ تھی بلکہ اسکی بجائے زمین سے کہرا اُٹھتی اور تمام زمین کو سیراب کرتی تھی۔ پرانے عہدنامہ کے عبرانی ترجمہ میں جو لفظ استعمال ہوا ہے یہاں اسکا مطلب کہر یا اوس کا ہے۔ لیکن لغوی معنی فوارے / سوتے کے ہیں۔

سوال:۔ سیلاب کا یہ سارا پانی کہاں سے آ گیا؟

اس سے پہلے کہ آسمان کی کھڑکیاں کھلتیں سیلاب کے پانی کے بڑے ذرائع یہی کہر یا فوارے / سوتے تھے۔

سمندر کے سوتے:۔ (پیدائش ٧ : ١١)

"اِسی دن پر بڑے سمندر کے سب سوتے پھوٹ نکلے"

جس دن سیلاب آیا بائبل مُقدس بیان کرتی ہے کہ زمین کے پھٹنے سے اس میں بڑے بڑے گڑھے پڑ گئے۔ زمین کے نیچے کا پانی دباؤ کے باعث پھوٹ نکلا جو بڑی تباہی کا باعث بنا۔

حتیٰ کے آج بھی آتش فشاؤں سے 90 فیصد پانی بھاپ کی صورت میں نکلتا ہے۔ کیونکہ چٹانی تفصیلات کے مطابق فوسل (ان جانداروں کے ڈھانچے جو کبھی موجود تھے) سطحوں کے درمیان اور سمندر کے ان سوتوں کی وجہ سے آتش فشاں پھٹ گئے ہوں اور زمین کے ان سوتوں سے بہت سا پانی پھوٹ نکلا ہو۔

آسمان کی سیلابی کھڑکیاں:۔ (پیدائش ۷ :۱۱)

''اور آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں''

نوح کے سیلاب میں پانی کا دوسرا ذریعہ آسمان کی سیلابی کھڑکیوں کا کھل جانا تھا۔ مسلسل 40 دن اور 40 رات بارش ہوئی۔ ان کھڑکیوں کا مطلب پہلی مرتبہ بارش کا آغاز تھا۔

سوال:۔ بائبل مُقدس میں بیان کردہ یہ سیلابی کھڑکیاں کیا ہیں؟

۔ بہت سے علماء کرام ان سیلابی کھڑکیوں کو پانی کے بخارات کے ایک کمبل کے طور پر لیتے ہیں جو فضاؤں میں معلق ہے جس نے پوری زمین کو گھیر رکھا ہے۔

تخلیق کے دوسرے دن (پیدائش ۱ : ۶ ۔ ۸)

زمین پر کے پانی کو زمین کے اوپر کے پانی سے الگ کیا انکے درمیان فضا کو رکھا۔ بعد میں خدا نے اس فضا میں پرندوں کو رکھا۔ (پیدائش ۱:۲۰) یہی فضا ہے جس میں آج ہم سانس لے رہے ہیں اسکا مطلب ہے کہ اس فضا کے اوپر پانی تھے جو آج نہیں ہیں۔ ان پانیوں کو بادل نہیں کہا جاسکتا کیونکہ بادل تو فضا میں ہیں اور بارش بناتے ہیں۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ زمین کے اردگرد کمبل کے طور پر فضا کے اوپر کتنے پانی کے بخارات طبعی طور پر رہ سکتے ہیں۔ یہ تقریباً 40 رات کی طوفانی بارش بنانے کیلیئے کافی تھے۔

اگر یہ پانی کے بخارات کا کمبل بنانے کی بجائے بادلوں میں صرف نمی کے لئے تھے تب یہ نمی اگر اس کی بارش کے طور پر پیمائش کی جائے یہ دو انچ سے بھی کم ہوگی جو سیلاب کے وقت 40 دن اور 40 رات بارش کے لئے کافی نہ تھی۔

اس لئے اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پیدائش ۷ : ۱۱ میں کھڑکیوں کے کھل جانے کا مطلب اس پانی کے بخارات کے کمبل کا سکڑنا جو بارش کا باعث بنا۔ ایک اور بالواسطہ ثبوت ہے جو پانی کے بخارات کے کمبل کی موجودگی (سیلاب آنے سے پیشتر) کو ثابت کرتا ہے۔

گرین ہاؤس اثر:۔

پانی کے بخارات کے کمبل نے زمین کے گرد گرین ہاؤس اثر پیدا کیا ہے۔ جہاں آج کی نسبت سورج کی توانائی کی حرارت اس کمبل کے اندر بہت زیادہ بند ہو جاتی ہے۔

مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین پر کسی وقت گرین ہاؤس اثر تھا اس دوران ساری زمین کے گرد حتیٰ کے اس کے قطبوں پر بھی جہاں آج برف ہے معتدل آب و ہوا تھی۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ کرہ ارض کے گرد زمین پر باکثرت سبزی تھی۔ اس کا ثبوت کوئلے کے شگاف ہیں جو انٹارکٹکا میں دریافت ہوئے جہاں سبزی تھی جو اب قطبوں پر اُگی ہوئی نہیں پائی جاتی بلکہ جو یقیناً گرم حالات میں اگتی تھی۔

<u>زندگی کا دورانیہ:۔</u>

پیدائش کی کتاب میں جن ابتدائی بزرگوں کا ذکر آیا ہے انہوں نے ایک لمبے عرصے تقریباً 900 سال تک کی عمر پائی۔ یہ نا قابل یقین لگتا ہے کیونکہ آج اوسط عمر صرف 70 سے 80 سال ہے۔ پانی کے بخارات کے کمبل کا ایک ثبوت ہے کہ یہ نقصان دہ شعاعوں سے محفوظ رکھے ہوئے تھا جو ہوسکتا ہے عمروں کے عمل میں ذمہ دار عنصر ہے۔ فضا میں اٹکے ہوئے ہوا کے بلبلے اپنے اندر آج ہماری فضا کی نسبت 50 فیصد زیادہ آکسیجن کا ارتکاز لئے ہوئے ہے۔ اس کمبل کے نیچے آکسیجن کے زیادہ دباؤ کے باعث انسانوں اور جانوروں کی عمروں میں اضافہ ممکن ہوا۔ سیلاب سے پہلے موجود ان لوگوں کی لمبی عمروں کی حقیقت پانی کے بخارات کے کمبل کی موجودگی کو ثابت کرتی ہے۔

اس کمبل کے سکڑنے (آسمان کی کھڑکیوں کے کھلنے) سے یہ حیران کن بات سامنے آئی کہ سیلاب کے بعد زندگی کے دورانیہ میں کمی ہونا شروع ہوگئی۔ نوح کی اگلی نسل 900 سال سے کم عرصہ تک زندہ رہی۔ اور چند ہی نسلوں میں زندگی کا یہ دورانیہ کم ہوکر 70 سے 80 برس تک رہ گیا جو آج ہماری اوسطاً عمر ہے۔

<u>سیلاب کی شہادت:۔</u> (پیدائش ۱ : ۹)

''اور خدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہوکر خشکی نظر آئے اور ایسا ہی ہوا۔''

سوال:۔ اگر یہ سیلاب آیا تو اس کے بعد سارا پانی کہاں چلا گیا؟

۔ بائبل مُقدس کے حوالہ جات سیلاب کے پانیوں کو آج کے سمندروں سے ملاتے ہیں۔ (ایوب ۳۸: ۸۔۱۱)

''یا کس نے سمندر کو دروازوں سے بند کیا جب وہ ایسا پھوٹ نکلا گویا رحم سے جب میں نے بادل کو اسکا لباس بنایا اور گہری تاریکی کو اسکا لپیٹنے کا کپڑا اور اسکے لئے حد ٹھہرائی اور بینڈے اور کواڑ لگائے اور کہا یہاں تک تو آنا پر آگے نہیں اور یہاں تیری بپھرتی ہوئی موجیں رک جائینگی؟''

سوال:۔ اگر پانی آج بھی موجود ہے تو پھر ابھی تک اونچے پہاڑ پانی سے کیوں ڈھکے ہوئے نہیں ہیں؟

۔ اسکا جواب زبور 104 میں ہے۔ (زبور ۱۰۴ : ۶۔۹)

تُو نے اُسکو سمندر سے چھپایا جیسے لباس سے۔ پانی پہاڑوں سے بھی بلند تھا۔

وہ تیری جھڑکی سے بھاگا۔ وہ تیری گرج کی آواز سے جلدی جلدی چلا اس جگہ پہنچ گیا جو تو نے اسکے لئے تیار کی تھی۔ پہاڑ ابھر آئے، وادیاں بیٹھ گئیں۔ تو نے حد باندھ دی تا کہ وہ آگے نہ بڑھ سکے اور پھر لوٹ کر زمین کو نہ چھپائے۔ جب پانیوں نے پہاڑ کو ڈھک دیا اس کے بعد خدا نے انہیں روکا۔ وہ نیچے کو بہنا شروع ہو گئے۔ پہاڑ نظر آنے لگے۔ وادیاں بیٹھ گئیں اور خدا نے انکے گرد ایک باڑ لگا دی تا کہ یہ دوبارہ کبھی بھی زمین کو نہ ڈھانپیں۔ سیلاب کے پانی اور زبور 104 کے پانی ایک ہی ہیں۔ زمین کی سطح کا تقریباً 70 فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ آج اگر پوری زمین کی سطح کو ہموار کر دیا جائے نہ صرف میدانی سطح کو بلکہ چٹانی سطح کو سمندر کے فرش پر سمندر کے پانی زمین کی سطح کو دو میل سے زیادہ کی گہرائی کو ڈھانپ لیں گے۔ نوح کے سیلاب کے پانی آج کے سمندر کا نشیبی حصہ ہے۔

یہ ثبوت نشاندہی کرتا دکھائی دیتا ہے کہ اس سیلاب کے ذریعہ خدُا نے زمین کے طبعی خدوخال تبدیل کر دیے۔

☆ نئے براعظمی زمینی خطے پہاڑی سلسلوں کے ساتھ اُبھر کر سامنے آئے۔

☆ سیلاب کے پانیوں نے زمین کی سطح کو ہموار کر دیا جبکہ بڑے سمندر کے نشیبی حصے بنے تا کہ سیلاب کے پانیوں کو لے کر اپنے اندر سمو سکیں۔ جس نے ان ابھرے ہوئے براعظموں کو خشک کر دیا۔

☆ جب پہاڑ ابھرے اور وادیاں بھر گئیں پانیوں نے جلد ہی ابھری ہوئی زمینی سطحوں کو خشک کر دیا۔

☆ اتنی زیادہ مقدار میں پانی کی اس تیز حرکت کے باعث بہت سے مناظری زمینی خدوخال بن گئے جیسا کہ آج ہم دیکھتے ہیں اس میں بڑے درے جیسی جگہیں شامل ہیں۔

☆ اسی وجہ سے بہت سی صورتوں میں وادیاں آج توقع سے بہت بڑی ہیں ان چھوٹے دریاؤں کی نسبت جو ان میں بہتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں پانی کے بہاؤ کے باعث بڑے درے وجود میں آئے یہ بہاؤ آج کے دریاؤں کے پانی کے بہاؤ کی نسبت تیز تھا۔

نتیجہ:۔

بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ نوح کے طوفان نے جسکا ذکر بائبل مُقدس میں ملتا ہے ساری زمین کو اور تمام پہاڑوں کو نہیں ڈھانپا تھا لیکن صرف مسوپتامیہ کا علاقہ ہی ڈھکا تھا۔ انکا دعویٰ ہے کہ اس حصے میں آبادی زیادہ نہ تھی اسلیئے اس سیلاب میں دنیا کے تمام لوگ تباہ نہیں ہوئے تھے۔

لیکن عبرانی (پرانا عہد نامہ) اور یونانی (نیا عہد نامہ) دونوں الفاظ جو نوح کے سیلاب کیلئے استعمال ہوئے ہیں ان لوگوں کے الفاظ سے جو یہ سیلاب کے لئے استعمال کرتے ہیں مختلف ہیں۔ وہ بالکل منفرد واقعہ (ایک طغیانی) کو بیان کرتے ہیں۔

بائبل مُقدس خصوصاً سکھاتی ہے کہ نوح کے سیلاب نے پورے کرُہ ارض کو ڈھانپ لیا تھا اور یہ کہ تمام متنفس زمین کے جانور اور تمام انسان مر مٹے سوائے ان جانوں کے جو کشتی میں تھیں۔ بائبل مُقدس کسطرح اس سیلاب کی ارضی نوعیت کے متعلق واضح ہو سکتی تھی؟ اور اگر یہ سیلاب حقیقت میں کسی خاص حصے کا ہوتا تو بائبل مُقدس اس واقعہ کے متعلق کیسے کوئی غلط رہنمائی کر سکتی تھی؟

<u>تخلیق بمقابلہ ارتقاء</u> (حصہ چہارم)

آپ کے چچا بندر نہ تھے۔

آج کے سبق کی آیت:۔ (پیدائش ۱ : ۲۵)

''اور خدا نے جنگلی جانوروں اور چوپاؤں کو انکی جنس کے موافق اور زمین کے رینگنے والے جانداروں کو انکی جنس کے موافق بنایا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔''

<u>سبق کا مقصد:۔</u>

سائنسی تحقیق سے شہادت پیش کرنا کہ انسان کا چمپینزی کی اعلیٰ شکل ہونا ممکن نہیں ہو سکتا تھا۔

<u>غور طلب بات:۔</u>

اس سلسلے میں موجود معلومات بہت سے ان خیالات کو جھنجھوڑے گی جو وسیع پیمانے پر سائنسی حقیقت کے طور پر قبول کیے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس معاملے پر بائبل مُقدس کی رو میں سوچیں۔

<u>تعارف:۔</u>

مشہور رائے یہ ہے کہ عملی طور پر حیاتیاتی ارتقاء سائنس کی ثابت شدہ حقیقت ہے۔

دی ڈلاس مارننگ نیوز (The Dallas Morning News) کے حصہ اول کے صفحہ نمبر ے کی اس سرخی پر غور کریں جو ۲۳ اپریل <u>1999</u> ء جمعہ کے روز شائع ہوا۔ <u>کھوپڑی کے حصے نئی انواع کو ظاہر کر کے انسانی ارتقاء کے خلاء کو پر کر سکتے ہیں۔</u>

''ایتھوپیا کے صحرا سے ایک مٹھی کھوپڑی کے حصے انسانی خاندان کو خلاء کو پر کرنے کے لئے کافی ہیں ۲.۵ ملین سال پرانے فوسلز انسانی آباؤ اجداد کی نئی انواع کو ظاہر کرتے ہیں جو ابتدائی انسانوں کو انکی اولاد سے ملاتے ہیں۔ سائنسی مجلّے کے جمعہ کے مسائل میں محققین کی رپورٹ

☆ بائبل مُقدس کے مطابق تمام انسان پہلے مرد او عورت کی اولاد ہیں جن کو خدا نے پیدا کیا۔

☆ ماہرین ارتقاء کا کہنا ہے کہ زندگی کا آغاز ایک چھوٹے سے خلوی جاندار سے ہوا جو ارتقائی مراحل سے گزرتا ہوا زندگی کی

پیچیدہ سے پیچیدہ شکل اختیار کرتا گیا اس حقیقت کی شہادت یہ ہے کہ انسان اور چمپینزی کے ڈی این اے (ڈی اوکسی لائیو نیوکلک ایسڈ) میں 100 فیصد یکسانیت پائی جاتی ہے۔

سوال:۔ اگر ہم بندر کی اعلیٰ شکل نہیں تو پھر ہم سائنسی حقائق جو کہتے ہیں کہ ہم ہیں کا کسطرح جواب دے سکتے ہیں؟

آپ کے چچا بندر نہ تھے۔

(پیدائش ۱:۲۶۔۲۹)

''پھر خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں اور وہ سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور چوپائیوں اور تمام زمین اور سب جانداروں پر جو زمین پر رینگتے ہیں اختیار رکھیں۔ اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا خدا کی صورت پر اسکو پیدا کیا۔ نر و ناری انکو پیدا کیا۔ اور خدا نے انکو برکت دی اور کہا کہ پھلو اور پرندوں اور کل جانوروں پر جو زمین پر چلتے ہیں اختیار رکھو۔ اور خدا نے کہا کہ دیکھو میں تمام روی زمین کی کل بیج دار سبزی اور ہر درخت جس میں اُسکا بیج دار پھل ہو تمکو دیتا ہوں یہ تمہارے کھانے کو ہوں۔ اور زمین کے کل جانورں کے لئے اور ہوا کے کل پرندوں کیلئے اور ان سب کے لئے جو زمین پر رینگنے والے ہیں جن میں زندگی کا دم ہے کل ہری بوٹیاں کھانے کو دیتا ہوں اور ایسا ہی ہوا۔''

<u>یہ ثابت کرنا کے ڈی این اے کی یکسانیت ایک مشترکہ نسل کو ثابت نہیں کرتی:۔</u>

☆ یکسانیت مشترکہ نسل کا حتمی نشان نہیں ہے بلکہ یقیناً یہ ایک مشترکہ نمونہ نگار (خالق) کی نشاندہی کرتی ہے۔

اس بات پر غور کریں۔ ایک پورشے (Porche) اور دوسری وی ڈبلیو بیٹل کار (VW Beetle car) ہے ان دونوں میں ٹھنڈی ہوا کا نظام ہموار مخالف متوازی خطوط پچھلے حصے میں 4 سیلنڈر انجن دونوں میں آزادانہ سسپنشن ہے۔ دو دروازے , سامنے کے حصہ میں ڈگی اور اسی طرح کی بہت سی یکساں باتیں ہیں۔

سوال:۔ یہ دو مختلف کاریں کیوں اسقدر مشترک ہیں!

۔ کیونکہ ان دونوں کا ایک ہی نمونہ نگار ہے۔

سوال:۔ اگر انسان دوسرے تمام جانداروں سے بالکل مختلف ہے یا دوسرے تمام جانداروں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں کیا ایک خالق کی نشاندہی کرتے ہیں؟

۔ نہیں۔ درحقیقت ہوسکتا ہے ہم اسطرح سوچیں کہ اسکے بہت سے خالق تھے۔ تخلیق کے اتحاد اور یکسانیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی ایک خالق ہے جس نے سب کچھ خلق کیا ہے۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے۔ (رومیوں ۱، ۲۰) ''کیونکہ اسکی اندیکھی صفتیں یعنی اسکی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعہ سے معلوم ہو کر صاف نظر

آتی ہے یہاں تک کے انکو کچھ عذر باقی نہیں۔"

سوال:۔ میں اور آپ کیوں کھاتے ہیں؟

۔ زندہ رہنے کیلئے اپنے آپکو توانائی مہیا کرنے کیلئے کھاتے ہیں۔

اگر انسان دوسرے تمام جانداروں سے بالکل مختلف ہوتے تو زندہ نہ رہ سکتے کیونکہ ان چیزوں کو ہمارے لئے اسقدر یکسانیت میں بنایا گیا ہے تاکہ ہم ان سے خوراک حاصل کر سکیں۔

☆ شکل و شباہت میں انسانوں اور بندروں میں اسقدر یکسانیت ہے کہ ہم توقع کرتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ ان کے ڈی این اے میں بھی یکسانیت ہو۔

تمام جانوروں میں سے چمز (بندر) انسان سے زیادہ ملتے ہیں اسی لئے ہم توقع کرتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ انکے ڈی این اے ملتے ہوں۔

☆ چند حیاتیاتی کیمیائی قابلیتیں ایسی ہیں جو تمام جانداروں میں مشترک ہیں۔حتیٰ کہ خمیر کے ڈی این اے اور انسان کے DNA بھی کسی حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے۔چونکہ انسانی خلیات بہت سے ایسے افعال سرانجام دیتے ہیں جو کہ خمیر بھی کر سکتا ہے۔اس لیے ہم دونوں کے DNA میں یکسانیت موجود ہے۔

سوال:۔ چونکہ انسان اور چمز کے DNA میں 96 فیصد یکسانیت پائی جاتی ہے۔کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انسان اور چمز کا تعلق یکساں آباؤاجداد سے ہے؟ (نہیں)

ہر انسانی خلیے کے ڈی این اے میں تین ارب جوڑے ہوتے ہیں ان 3 ارب جوڑوں میں معلومات کی تعداد انسائیکلوپیڈیا کے سائز کی ایک ہزار کتابوں کی معلومات کے برابر ہے۔

حتیٰ کے DNA میں 96 فیصد یکسانیت کے باوجود ابھی بھی 4 فیصد کا فرق موجود ہے۔جس میں 120 کروڑ جوڑے سماتے ہیں جو 1 کروڑ بیس لاکھ الفاظ یا انسائیکلوپیڈیا کے سائز کی 40 کتابوں کے برابر ہے۔اسطرح ایک انواع سے دوسری انواع تک بڑھنے کے لئے ان تیز تبدیلیوں میں ایک بہت بڑی رکاوٹ حائل ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ انسان اور چیمپنیز ایک ہی آباؤ اجداد سے ہوں۔

ساخت میں یکسانیت کا ہرگز مطلب یہ نہیں کہ افعال میں بھی یکسانیت ہو۔ان دونوں جملوں کا موازنہ کریں:۔

بہت سے لوگ ہیں جو بائبل سٹڈی پر جانا پسند کرتے ہیں اور خدا کے کلام کے متعلق سیکھنا پسند کرتے ہیں۔

زیادہ لوگ ایسے نہیں جو بائبل سٹڈی پر جانا اور خدا کے کلام کے متعلق سیکھنا پسند کرتے ہیں۔

یہ جملے ساخت میں 97 فیصد ایک جیسے ہیں لیکن دونوں کے متضاد معنی ہیں۔اسی طرح ڈی این اے ساخت میں یکساں ہوسکتے

ہیں۔لیکن افعال میں مکمل طور پر ایک جیسے نہیں ہوتے۔

نتیجہ:۔ DNA یکسانیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں جو ارتقائی عمل کے حامی دعویٰ کرتے ہیں۔نہ تو آپ کے چچا اور نہ ہی کوئی اور آپ کے آباؤاجداد میں سے بندر تھا۔

شکرگزاری

شکریہ ادا کرنے اور دینے کا وقت:۔

(زبور۔۱۰۵ : ۱۔۲) "خداوند کا شکر کرو۔اس کے نام دعا کرو۔قوموں میں اس کے کاموں کا بیان کرو۔اس کی تعریف میں گاؤ۔اس کی مدح سرائی کرو۔اس کے تمام عجائب کا چرچا کرو"۔

شکرگزاری ان تمام چیزوں کہ جو ہمیں دی گئی ہیں ان کے لئے شکرگزار ہونا ہے۔ایک لمحے کے لئے سوچیں کہ ہم نے کیا وصول کیا ہے۔اس آیت کو پڑھیں: (زبور ۲۴ : ۱)

"زمین اور اس کی معموری خداوند ہی کی ہے۔"

سوال۔ جو کچھ ابھی آپ کے پاس ہے کہاں سے آتا ہے؟

۔ جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے سب خدا کے فضل سے ہے۔

سوال۔ کیا خدا سے بڑھ کر کسی اور نے سخاوت سے دیا ہے؟

☆(یوحنا ۳ : ۱۶) کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔(خدا ہمیں ہمیشہ کی زندگی تحفے میں دیتا ہے۔)

☆ (کرنتھیوں ۲ : ۹) جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سُنیں نہ آدمی کے دل میں آئیں۔وہ سب خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کردیں۔ (خدا ہماری سوچ سے بڑھ کر ہمیں دے گا)

خدا نے مسیحیوں کو(وہ جو یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور خدُاوند مانتے ہیں)امید دی ہے کہ وہ آسمانی مقاموں میں اس کے ساتھ ہمیشہ تک رہیں گئے۔لیکن۔۔بعض اوقات ہم خدا کے ایک اور شاندار وعدے کو بھول جاتے ہیں جو وہ ہم سے کرتا ہے:

(یوحنا ۱۰ : ۱۰)

"میں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔"

یسوع کہتا ہے کہ وہ نہ صرف آپ کو آسمانی شہریت بخشتا ہے بلکہ آسمان پر اس کے ساتھ آپ کے لئے بہترین زندگی ممکن ہے۔خدا دونوں جہانوں کو ہمارے لئے بہترین بنا دیتا ہے۔

سوال۔ وہ کون سے لوگ ہیں جو آپ کو خدا کی طرف سے ملے ہیں؟

۔ والدین جو ہمیں خدا کی محبت دکھاتے ہیں۔اُستاد جو اسکول میں ہماری پڑھائی میں مدد کرتے ہیں۔کوچ ہمیں کھیل سکھاتے ہیں۔فوجی/سپاہی ہمارے ملک کی حفاظت کے لئے ہیں۔

زرا سوچیں کتنا اچھا لگتا ہے جب آپ کے لئے کوئی وقت نکالے/ آپ کو وقت دے۔ہمیں یقیناً بہت زیادہ دیا گیا ہے اس لئے ہمیں زیادہ شکر گزار بھی ہونا چاہیے۔اس سبق کے اختتام پر ایک مزے کا کھیل کھیلنے سے پہلے آئیں تھوڑا سا اپنے آپ کو گرم کر لیں۔

سوال۔ ستمبر 11، 2001ء وہ دن جب نیو یارک ورلڈ ٹریڈ سینٹر بلڈنگ کا واقعہ ہوا۔اس میں شکر گزاری کی کیا بات تھی؟

۔ خدُا نے اسے زیادہ تباہی سے محفوظ رکھا۔اس وقت بہت سے لوگ یسوع پر ایمان لائے اور اسے اپنا نجات دھندہ قبول کیا،حبُ الوطنی اور دینے کا جذبہ اُبھرا دعائیہ زندگی اور چرچ میں حاضری بہتر ہوگئی۔

سوال۔ آپ کے گھرانہ میں شدید بیماری ہے۔کونسی بات ہے جس کے لئے آپ شکر گزار ہو سکتے ہیں؟

اپنی صحت کے لئے لوگوں کی مدد کے لیے جس میں مسیح کی محبت جھلکتی ہے۔بہتر مستقبل کے لئے امید۔

سوال۔ آپ کی سپورٹس ٹیم اتحاد قائم کرنے میں ناکام ہے۔اس میں کیا بات ہوسکتی ہے جس کے لئے آپ شکر گزار ہوں؟

۔ کھیلنے کے قابل ہونے کے لئے جسمانی صحت کا ہونا۔کھیل کو سیکھنے اور اس کی سمجھ بُوجھ بڑھنے کے لئے اچھے اسباق کے سیکھنے کے لئے جو کھیل سے باہر عملی زندگی میں استعمال ہو سکتے ہیں: ضبط نفس صبر، مہربانی وغیرہ)

سوال۔ اپنے گھر میں اردگرد دیکھیں وہ کون سی باتیں ہیں جن کے لئے آپ شکر گزار ہو سکتے ہیں؟

۔ خاندان کے لئے، گھر کے لئے، کپڑے، خوراک وغیرہ

سوال۔ اپنی کلیسیاء میں نظر دوڑائیں۔کون سی باتیں ہیں جن کے لئے آپ شکر گزار ہو سکتے ہیں؟

۔ یسوع مسیح کیلئے، خدا کے خادم کے لئے، وہ جگہ جہاں آپ آزادی کے ساتھ عبادت کر سکتے ہیں۔

سوال۔ آپ کسی ایسے شخص سے ملتے ہیں جو بے گھر ہے وہ آپ سے پوچھتا /پوچھتی ہے۔میں کس بات کے لئے شکر گزاری کروں؟

۔ خدا آپ کی ضروریات پوری کرتا ہے۔لوگ آپ کی فکر کرتے اور مدد کرتے ہیں۔خدا آپ کو بھوُلا نہیں۔آپ کے پاس مواقع ہیں کہ آپ دوبارہ سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں۔

ہمارے پاس بہت کچھ ہے جس کے لئے ہم شکر گزار ہو سکتے ہیں۔

لیکن شکر گزاری کا دوسرا حصہ دینا ہے۔اس لئے آئیں دینا کے متعلق بات کریں۔

سوال۔ تین اچھے طریقے ہیں جن کے ذریعے آپ دے سکتے ہیں؟

1۔ ہم اپنے وقت کو دے سکتے ہیں۔

2۔ ہم اپنی قابلیت کے ذریعے دے سکتے ہیں۔

3۔ ہم اپنا پیسہ دے سکتے ہیں۔

سوال۔ آپ کو کیوں دینا چاہیے؟

۔ بائبل مُقدس کا کہنا ہے: تم نے مُفت پایا۔مُفت دینا۔(متی ۱۰ : ۸) (کیونکہ آپ کو دیا گیا ہے) بائبل مُقدس فرماتی ہے (۲ کرنتھیوں ۹ : ۶۔۷) لیکن بات یہ ہے کہ جو تھوڑا بوتا ہے وہ تھوڑا کاٹے گا اور جو بہت بوتا ہے وہ بہت کاٹے گا۔جس قدر ہر ایک نے اپنے دل میں ٹھہرایا ہے اُسی قدر دے نہ دریغ کر کے اور نہ لاچاری سے کیونکہ خدا خُوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے۔ (جو کچھ آپ کے پاس ہے دیں کیونکہ آپ کو بھی لینا ہے۔)

سوال۔ ہمیں کیا دینا چاہیے؟

۔ جب بھی موقع ہو بانٹیں۔ بائبل مُقدس کا فرمان ہے۔(رومیوں ۱۲ : ۱۳) مُقدسوں کی احتیاجیں رفع کرو۔ مُسافر پیروی میں لگے رہو۔ (کوئی بھی وقت ہو ٹھیک وقت ہے) چونکہ شکرگزاری پُر مُسرت مواقع بخشتی ہے یہ وہ وقت ہے جب ہم میں قدرتی طور پر دینے کی لگن ہوتی ہے۔

سوال۔ آپ اپنا وقت، اپنی قابلیتیں اور اپنا پیسہ دینے کی کس طرح مشق کر سکتے ہیں؟

۔ <u>میں اپنی قابلیتوں کا استعمال کر سکتا ہوں:</u>

گھر پر	گھرانہ کی سرگرمیوں کا منصوبہ تیار کر کے
سکول میں	سائنس کے کام میں اپنی جماعت کے ساتھیوں کی مدد کر کے
کلیسیاء میں	کوائر میں گیت گانے سے
معاشرے میں	کسی بزرگ پڑوسی کو پتے جمع کرنے میں مدد دے کر

<u>میں اپنے وقت کو استعمال کر سکتا ہوں:</u>

گھر پر	ٹی وی دیکھنے سے پہلے چھوٹا موٹا کام کر کے
سکول میں	فنڈ جمع کرنے کے کام میں مدد کر کے
کلیسیاء میں	چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال کر کے
معاشرے میں	کسی امدادی پروگرام میں حصہ لے کر

میں اپنا پیسہ استعمال کرسکتا ہوں:

گھر پر	پورے گھرانہ کے لئے کھانا خرید کر
سکول میں	کسی دوست کے لئے کھانا خرید کر
کلیسیاء میں	کلیسیاء میں اپنی آمدنی کا 10 فیصد دے کر
معاشرے میں	کسی خاندان کی مدد کر کے

کرسمس (بڑے دن) کا خصوصی سبق

آج کی سبق کی آیت:۔ (لوقا ۱ : ۳۱) اور دیکھ تُو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا۔ اس کا نام یسوع رکھنا

گفتگو کا سوال:۔ آپ کی چند پسندیدہ کرسمس کی یادیں کون سی ہیں؟

بڑے دن کی کہانی

(لوقا ۲ : ۱۔۷) اُن دِنوں میں ایسا ہوا کہ قیصر اُگوستس کی طرف سے یہ حکم جاری ہوا کہ ساری دنیا کے لوگوں کے نام لکھے جائیں۔ یہ پہلی اسم نویسی سُوریہ کے حاکم کورِنیس کے عہد میں ہوئی اور سب لوگ نام لکھوانے کے لئے اپنے اپنے شہر کو گئے۔ پس یوسف بھی گلیل کے شہر ناصرۃ سے داوٗد کے شہر بیت لحم کو گیا جو یہودیہ میں ہے۔ اس لئے کہ وہ داوٗد کے گھرانے اور اولاد سے تھا۔ تا کہ اپنی منگیتر مریم کے ساتھ جو حاملہ تھی نام لکھوائے۔ جب وہ وہاں تھے تو ایسا ہوا کہ اُس کے وضع حمل کا وقت آ پہنچا۔ اور اس کا پہلوٹھا بیٹا پیدا ہوا اور اس نے اس کو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ ان کے واسطے سرامی میں جگہ نہ تھی۔

بڑے دن کی کہانی۔ ایک حیران کن زندگی ہے، چونتیسویں (34th) گلی کا معجزہ۔ بڑے دن کے حقیقی معنی کو بھول جانا آسان ہے۔ اگر آپ سب یہ جانتے ہیں کہ بڑا دن وہ ہے جو ٹی وی پر آپ دیکھتے ہیں یا دکانوں میں شاید آپ کے خیال میں تحفے خریدنے اور لینے، اجتماع اور سینٹا کلاز (کرسمس بابا) ہی بڑا دن ہے۔ لیکن بڑے دن کا حقیقی مطلب اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔

سوال۔ بڑا دن کیا ہے؟

۔ بڑا دن (کرسمس) اس تاریخی واقعے کی یاد منانا ہے جو تقریباً 2000 سال پہلے ہوا۔

سوال۔ حقیقت میں کرسمس کا آغاز کب ہوا؟

۔ کرسمس کی کہانی زمین کی تخلیق سے بھی بہت پہلے خدُا کے ارادہ میں تھی۔

ابتداء میں خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور کہا اچھا ہے۔ تب خدا نے پہلا مرد آدم اور پہلی عورت حوا بنائی۔ وہ خدا کی تخلیق کے

جواہر تھے۔ابتداء میں وہ کامل تھے جیسے کے خدا انہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

سوال۔ آدم اور حوا کی محبت کا خدا نے امتحان لیا۔خدا کا وہ کیا امتحان ہے؟

۔ انسان کی خدا سے محبت کے لئے خدا کا امتحان اس کی فرنبرداری کا تھا۔لیکن جیسا خدا چاہتا تھا آدم نے اس کی فرنبرداری کا انتخاب نہ کیا۔اس نے خدا کی نافرمانی کرنے کا فیصلہ کیا اور اسی لمحے کاملیت کے درجے سے گر گیا۔

اب آدم اپنی مرضی کے راستے تلاش کرتا رہتا۔اب وہ وہ نہ رہا جو خدا کے ارادہ کے مطابق تھا۔

سوال۔

وہ جگہ جہاں جانوروں کے لیے چارہ رکھا جاتا ہے(کھرُلی)۔

سوال: یہ بچہ جو یسوع کہلایا کون ہے؟

۔ یہ بچہ دنیا کے لیے خدا کی بخشش تھا۔ایک حقیقی انسان جو عورت سے پیدا ہوا۔لیکن وہ خدا کا بیٹا تھا۔ یسوع 100 فیصد خدا 100 فیصد انسان تھا جیسا کہ خدا نے اُن سے کہا تھا مریم اور یوسف نے اُسکا نام یسوع (آج یسوع کے لیے مشہور نام یشوع ہے جسکا مطلب ہے خدا بچاتا ہے اور خدا ہمارے ساتھ ہے) کیونکہ وہی دنیا کا نجات دہندہ ہونے کے لیے آیا تھا۔

اسوقت بیت الحم سے باہر کھیتوں میں چرواہے اپنی بھیڑوں کی گلہ بانی کر رہے تھے اچانک انہوں نے تاریکی میں بڑی روشنی دیکھی اور فرشتہ انہیں دکھائی دیا۔

سوال: فرشتہ نے اُن سے کیا کہا۔؟

۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے لوقا۲:۱۰۔۱۲)

" مگر فرشتہ نے ان سے کہا ڈرومت کیونکہ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں جو ساری امت کے واسطے ہوگی کہ آج داوٗد کے شہر میں تمہارے لیے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خداوند اور اسکا تمہارے لیے یہ نشان ہے کہ تم ایک بچہ کو کپڑے میں لپٹا اور چرنی میں پڑا ہوا پاوٗ گے"

اور یکا یک اس فرشتہ کے ساتھ آسمانی لشکر کی ایک گروہ خدا کی حمد کرتی اور یہ کہتی ہوئی ظاہر ہوئی کہ "عالم بالا پر خدا کی تمجید ہو اور زمین پر اُن آدمیوں میں جن سے وہ راضی ہے صلح" چرواہے اُن لوگوں میں سے تھے جنہوں نے وعدے کا یقین کیا اس لیے وہ چرنی کی طرف بھاگے گئے اور گر کر اس بچہ یسوع کو سجدہ کیا اور اُسکی تمجید کی۔

سوال: جس رات یسوع پیدا ہوا۔آپ کے خیال ہے کہ بادشاہوں یا حکومتی کارندوں یا مذہبی رہنماوٗں کی بجائے چرواہوں پر فرشتے کیوں ظاہر ہوئے؟

۔ چرواہے اپنے گندے، گردآلود کام کی وجہ سے معاشرے سے دور تھے (رد کئے ہوئے لوگ) یہ وہ لوگ تھے جن سے

لوگ ملنا پسند نہیں کرتے تھے شاید آج کے بے گھر لوگوں کی مانند تھے۔ یسوع ان غریبوں کے پاس آ گیا جنکو اُسکی سب سے زیادہ ضرورت تھی کیا آپ تصور کر سکتے ہیں وہ چرواہے کس قدر خوش ہوئے ہوں گے جب آسمانی فرشتے پہلی مرتبہ یسوع کی پیدائش کی رات اُن پر ظاہر ہوئے تھے۔ دنیا کے دوسرے حصے فارس میں (جو اب ایران اور عراق کا علاقہ) ہے مجوسی رہتے تھے۔ وہ اپنے بادشاہ کے مشیر تھے جو ستاروں کا مطالعہ کر رہے تھے ان کے حیران کر دینے کے لیے یہ روشن، نیا ستارہ اچانک نمودار ہوا۔ انہوں نے بھی خدا کے وعدہ کو سُن رکھا تھا۔ اس لیے انہوں نے اس ستارے کی رہنمائی میں اپنے سفر کا آغاز کر دیا۔ ہم یقین سے نہیں جانتے کہ یسوع کو دیکھنے کتنے مجوسی آئے تھے لیکن یہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ تین قسم کے تحائف لائے تھے۔

سوال: مجوسی کیا تحائف لائے تھے۔

۔ سونا، مُر اور لبان

سوال: یہ تحائف کسی بات کی عکاسی کرتے ہیں؟

۔ ہر تحفہ یسوع کی زندگی کے حصے اور اُسکے اس مقصد کو جس کو پورا کرنے کے لیے خدا نے اُسے بھیجا تھا ظاہر کرتا ہے۔ سونا اُسکے بادشاہ ہونے کی علامت ہے کیونکہ یسوع ہمارا آسمانی بادشاہ ہے، لبان وہ خوشبو ہے جو پرستش میں استعمال ہوتی ہے کیونکہ خدا نے یسوع مسیح کی شخصیت میں اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ مُر وہ خوشبودار مصالحہ ہے جو کفن دفن کے وقت مردے کو لگایا جاتا ہے اس بات کی علامت ہے کہ یسوع اس لیے آیا کہ وہ مرے اور اسکی موت کے وسیلے ہمارے گناہوں کی معافی کے لیے پوری قیمت ادا کی جائے۔

ابھی تک جو آپ نے سنا یہ وہ کہانی ہے جو عام طور پر کرسمس / بڑے دن کے موقع پر سُنائی جاتی ہے لیکن اگر اس کا اگلا حصہ بیان نہ کیا جائے تو اس کا مفہوم ادھورہ رہ جاتا ہے۔

مریم اور یوسف اپنے بچے کو لے کر ناصرۃ کو لوٹے یسوع خدا کے روح سے معمور تھا۔ اس نے کامل زندگی گزاری وہ ہمیشہ خدا کا فرمانبردار رہا۔

سوال: یسوع خدا کو کیا کہہ کر پکارتا تھا؟

۔ یسوع خدا کو باپ کہہ کر پکارتا ہے۔ یسوع ہمیں یاد دلاتا ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ انسان اُس سے شخصی تعلق قائم کرے جس طرح ایک شفیق باپ اپنے بیٹے یا بیٹی سے چاہتا ہے۔ یسوع ہمیں یاد دلاتا ہے کہ آپ جیسے بھی ہیں خدا آپکو قبول کرتا ہے اور آپ سے محبت کرتا ہے اور اِسی طرح اُس کی خواہش ہے کہ آپ بھی ایک دوسرے سے محبت کریں۔

سوال: یسوع کیا کرنے آیا تھا؟

۔ یسوع اُنکو جو اُس سے مانگتے ہیں ایک نئی اور مختلف زندگی دینے آیا یہ بہترین معیار کی زندگی ہے جسکا کوئی تصور ہی کر سکتا

ہے۔ یہ زندگی جو یسوع دیتا ہے ہمیشہ کی زندگی ہے اور اُسی لمحے اس کا آغاز ہو جاتا ہے جب کوئی یسوع کو قبول کر لیتا ہے۔ 33 سال کی عمر میں جب وہ تعلیم دے چکا اور بہت سا کام کر چکا تھا اُن لوگوں نے جو اس کے خداوند ہونے پر ایمان نہیں لائے تھے مصلوب کر دیا۔ یہی وہ لوگ تھے جنھوں نے ایک بار پھر خدا کی محبت کو رد کر دیا۔

سوال: یسوع کس لیے مؤا؟

۔ یسوع کسی اپنی نافرمانی کے باعث نہیں موا تھا اسکی زندگی کامل تھی اس کی بجائے وہ خدا باپ کی فرمانبرداری کرنے کے لیے مؤا۔ یسوع ان لوگوں کے لیے مُوا جو گناہ سے چھٹکارا اور خدا کی جدائی کو دور کرنا چاہتے تھے۔

جب ہم گناہ کرتے ہیں ہم خدا کے خلاف بغاوت کرتے ہیں چونکہ ہم انسان ہیں صرف ایک انسان ہی عوضانہ ادا کر سکتا ہے لیکن چونکہ یہ جرم/بغاوت لامحدود خدا کے خلاف تھی اسی لیے خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو ہمارے پاس بھیجا۔ یسوع جو 100 فیصد انسان تھا اُس نے بے گناہ اور کامل زندگی گزاری یسوع جو 100 فیصد خدا ہے ہمارے تمام گناہوں کو اٹھانے اور مٹا دینے کی صلاحیت رکھتا ہے؟

(۲ کرنتھیوں ۵:۲۱) "جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں"۔

جب یسوع مؤا اس نے ہماری تمام خطاؤں کو جو ہم نے کیں یا آئندہ کریں گے اپنے اوپر اٹھا لیا۔ یہ خطائیں آپ کو خدا سے الگ کرتی ہیں۔ لیکن جس لمحے آپ اُسے اپنی زندگی میں لینے کا فیصلہ کرتے ہیں آپ کی خدا سے جدائی ختم ہو جاتی ہے یسوع خدا کے پاس واپس جانے کا راستہ ہے جس کا وعدہ صدیوں پہلے کیا گیا تھا۔ یسوع مُوا اور دفن ہوا اور تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھا اور ایک بار پھر زمین پر چلتا پھرتا رہا۔

یسوع کا مُردوں میں سے جی اٹھنا اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا نے تمام لوگوں کی خاطر یسوع کی قربانی کو قبول کر لیا تھا۔ اس کہانی میں اور بہت کچھ ہے۔ لیکن اب شاید اس کرسمس کے موقع پر خاص طور پر جب تحائف کا تبادلہ ہو آپ اس عظیم تحفے کو جو خدا کی طرف سے سب انسانوں کو دیا گیا یعنی یسوع مسیح کو یاد رکھیں گے اُسی کی وجہ سے ہم کرسمس مناتے ہیں۔

ایسٹر (عید قیامت المسیح) مصلوبیت

آج کے سبق کی آیت: (یوحنا ۳:۱۶)

" کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"۔

تعارف: اس بات کو سمجھنے کے لیے کہ مسیحی ایسٹر کیوں مناتے ہیں آپ کو کرسمس کا مفہوم سمجھنا ہوگا۔ اس لیے آئیں ہم کرسمس کے سبق کی دوہرائی کر لیں۔

ابتدا میں خُدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ خدا نے انہیں نر و ناری پیدا کیا۔ ابتدا میں وہ خد کی منشاء کے مطابق کامل تھے لیکن آدم نے خدا کی نافرمانی کا انتخاب کیا اور اسی لمحے وہ کاملیت کے درجے سے گر گیا۔ اسی لمحے گناہ دنیا میں آیا۔

بائبل مُقدس بتاتی ہے کہ: (رومیوں ۵:۱۲)

" پس جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اس لیے کہ سب نے گناہ کیا۔ آدم سے لیکر ہر انسان میں گناہ ہے کیونکہ ہم نے آدم سے موروثی گناہ لیا۔ اسی انتخاب کی وجہ سے میں اور آپ خدا سے دور ہو گئے اس کے پاس دوبارہ لوٹنے کے لیے ہمارے پاس کوئی چارہ نہ تھا۔ ہمیں اپنے گناہوں سے رہائی کی ضرورت ہے۔ جب وقت ہوا خدا نے ایک مریم نامی لڑکی کے پاس جبرائیل فرشتے کو بھیجا۔ جبرائل نے اُسے بتایا کہ اُسکے بیٹا ہوگا وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہوگی وہ اسکا نام یسوع رکھے گی جسکا مطلب ہے نجات دہندہ یا خدا بچاتا ہے۔ یہ خدا کا ہمارے لیے مقصد تھا کہ ہمیں اپنے ساتھ ملانے کے لیے راستہ تیار کرے۔ ہمیشہ خدا کا مقصد ہوتا ہے اور ہماری نجات کے لیے جو مقصد تھا اس کا انحصار قربانی پر تھا اور اسی لیے ایسٹر کرسمس کی تکمیل ہے۔

مصلوبیت کے مرحلے کی تیاری۔

سوال: نجات پانے کا کیا مطلب ہے؟ (بچایا جانا)

سوال: ہمیں کس چیز سے بچائے جانے کی ضرورت تھی؟ (گناہ سے)

سوال: گناہ کیا ہے؟ (گناہ خدا کے حکموں کی نافرمانی ہے)

سوال: ہمیں گناہ سے بچنے کی کیوں ضرورت ہے؟

۔ جب ہم گناہ کرتے ہیں ہم خدا کے خلاف بغاوت / جرم کرتے ہیں چونکہ ہم انسان ہیں صرف ایک انسان ہی عوضانہ ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ جُرم لامحدود خدا کے خلاف ہے صرف خدا ہی اسکا عوضانہ ادا کر سکتا تھا اسی لیے خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو ہمارے پاس بھیجا وہ 100 فی صد انسان تھا اس نے بے گناہ اور کامل زندگی گزاری۔ یسوع 100 فیصد خدا ہے اس میں تمام دنیا کے گناہ اٹھانے اور مٹانے کی صلاحیت ہے۔

(۲ کرنتھیوں ۵:۱۲) "جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں"

خوشخبری یہ ہے کہ خدا کہتا ہے کہ اگر تم ایمان لاؤ کہ خدا نے یسوع کو مُردوں میں سے جلایا اور یسوع کو اپنی زندگی میں دعوت دو تو تم

نجات پاؤ گے۔

آ یئے اس واقعہ کو سنیں جو خدا کے اپنے بیٹے یسوع کے ساتھ پیش آیا تا کہ وہ ہمیں گناہ سے چھڑائے اور خدا تک پہنچنے کے لیے راہ کو کھول دے۔آ خری فسح کی رات جب یسوع نے اپنے شاگروں کو روٹی توڑ کر دی اور پھر پیالہ لے کے شکر کیا اور انہیں دیا اس کے بعد وہ بارہ زیتون کے پہاڑ پر گئے۔

مصلوبیت: (متی ۲۶:۳۶۔۳۹، لوقا۲۲:۴۳۔۴۴)

گتسمنی: "اُس وقت یسوع انکے ساتھ گتسمنی نام ایک جگہ میں آیا اور اپنے شاگردوں سے کہا یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ میں وہاں جا کر دُعا کروں اور پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لیے غمگین اور بیقرار ہونے لگا۔اُس وقت اُس نے ان سے کہا میری جان نہایت غمگین ہے یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے تم یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو پھر ذرا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یوں دُعا کی کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے تو بھی نہ جیسا میں چاہتا ہوں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو۔

" اور آسمان سے ایک فرشتہ اُسکو دکھائی دیا وہ اُسے تقویت دیتا تھا پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دلسوزی سے دُعا کرنے لگا اور اُسکا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا"

حتی کی مصلوبیت سے پہلے بھی یسوع گتسمنی باغ میں اس خوف کا تجربہ کر رہا تھا جس میں سے ہمیں بچانے کے لیے خدا کے میری اور آپکی نجات کے منصوبے کو پورا کرنے کے لیے جسمانی اور روحانی طور پر گزرنے والا تھا ۔ یسوع جذباتی طور پر اسقدر مضطرب تھا کہ خدا کو اُسے مضبوط کرنے کے لیے ایک فرشتہ بھیجنا پڑا۔یسوع نے تین مرتبہ دُعا کی کہ اُسکی نہیں بلکہ اُس کے باپ کی مرضی پوری ہو۔

<u>یسوع کا گرفتار ہونا:</u>

اِسی رات یسوع کے شاگردوں میں سے ایک جس کا نام یہوداہ تھا اُس کے خلاف ہو گیا اور ایک مشتعل گروہ کو اُسے پکڑنے کے لیے لے آیا انہوں نے یسوع کو پکڑ لیا اور اُسے سردار کاہن کائفا اور یہودیوں کی صدر عدالت میں لے گئے وہاں انہوں نے اُسکے منہ پر تھوکا اور اُسے مُکے مارے (متی ۲۶:۶۷) (متی ۲۷:۱،۲) "جب صبح ہوئی تو سب سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے یسوع کے خلاف مشورہ کیا کہ اُسے مار ڈالیں اور اُسے باندھ کر لے گئے اور پیلاطُس حاکم کے حوالہ کیا"

پیلاطُس نے تب یسوع کو کوڑے لگوا کر مصلوبیت کے لیے حوالہ کر دیا۔کوڑے کی سزا کے لیے جو آلہ استعمال ہوتا تھا اُسے فلیگرا (Flagra) کہتے تھے۔یہ 12 چمڑے کی پٹیوں پر مشتمل تھا جس پر تیز دھات یا ہڈی کے ٹکڑے کناروں پر بندھے ہوتے تھے۔یسوع کو ایک بلی سے باندھا گیا اور تب کم از کم 39 مرتبہ اُسکی پیٹھ پر یہ کوڑا مارا۔

(متی ۲۷: ۲۷۔۳۱) "اِس پر حاکم کے سپاہیوں نے یسوع کو قلعہ میں لے جا کر ساری پلٹن اُسکے گرد جمع کی اور اُسکے کپڑے اتار کر اُسے قرمزی چوغہ پہنایا اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُسکے سر پر رکھا اور ایک سرکنڈا اُسکے دہنے ہاتھ میں دیا اور اُسکے آگے گھٹنے ٹیک کر اُسے ٹھٹھوں میں اڑانے لگے کہ اے یہودیوں کے بادشاہ! آداب اور اُس پر تھوکا اور سرکنڈا لیکر اُسکے سر پر مارنے لگے اور جب اُسکا ٹھٹھا کر چکے تو چوغہ کو اُس پر سے اتار کے پھر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے اور مصلوب کرنے کو لے گئے"

مصلوبیت:

اس کے بعد رومی سپاہیوں نے یسوع کو اتنا مارا اور اُسکا خون بہہ جانے کی وجہ سے اس میں کمزوری آگئی اسی حالت میں اُسے مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی صلیب اٹھا کر باہر گلگتا کی پہاڑی پر جائے تاکہ اُسے مصلوب کیا جائے۔ جب کمزوری کے باعث وہ صلیب اٹھائے ہوئے چل نہ سکا انہوں نے شمعون نام ایک کُرینی آدمی کو پکڑا کہ وہ یسوع کی صلیب اٹھائے۔ جب وہ گلگتا کی جگہ پہنچے انہوں نے یسوع کو صلیب پر باندھ دیا اور ایک لمبی تانبے کی کیل لی اور کلائی کے نچلے حصے میں کیل گاڑ دی۔ تب انہوں نے دوسرے ہاتھ کو صلیب پر کیلوں سے جڑ دیا۔ جب بھی ہتھوڑے کی ضرب لگتی ہوگی میرا خیال ہے یسوع کہتا ہوگا " اے باپ انہیں معاف کر انہیں معاف کر وہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں" تب سپاہیوں نے اُسکے پاؤں کھینچے اور اُس کے گھٹنوں میں جھکاؤ چھوڑا کیونکہ یہ رومی طریقہ مصلوبیت کا حصہ تھا۔ تب انہوں نے اُسکے پاؤں میں کیل لگائے۔

یسوع کو صلیب پر کیلوں سے جڑنے کے بعد انہوں نے صلیب کو سیدھا کھڑا کر دیا اور اسے زمین میں ایک سوراخ میں گاڑ دیا اس جھٹکے سے غالباً یسوع کے کندھے ہل گئے۔ فوراً صلیب کے خوف اور ازیت کا آغاز ہوگیا۔ مصلوبیت کے دوران یسوع سانس لے سکتا تھا لیکن جسمانی طور پر ہوا کو باہر نکالنا اُسے کے لیے ناممکن ہو رہا تھا وہ اپنے پھیپھڑوں سے ہوا باہر نہیں نکال سکتا تھا۔ لیکن رومی جانتے تھے کہ وہ کیا کر رہے تھے اس لیے انہوں نے یسوع کے گھٹنوں کو تھوڑا سا خم دار چھوڑ دیا جب یسوع کو سانس لینے ضرورت ہوتی وہ سانس باہر نکالنے کے لیے اپنے آپکو کافی حد تک اوپر کھینچ سکتا تھا تب وہ پھر نیچے کو گر جاتا اور وہ کئی گھنٹوں تک یہ جنگ لڑتا رہا۔ تاریخ دان بتاتے ہیں کہ اس کے اردگرد لوگ اور جوڑا کو اس کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے انہوں نے اس پر لعن طعن کیا۔

بائبل مُقدس فرماتی ہے (متی ۲۷: ۳۸۔۴۴)

" اُس وقت اُسکے ساتھ دو ڈاکو مصلوب ہوئے ایک دہنے ہاتھ اور ایک بائیں اور راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اُسکو لعن طعن کرتے اور کہتے تھے اے مُقدس کو ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے اپنے تئیں بچا اگر تو خدا کا بیٹا تو صلیب پر سے اتر آ۔ اسی طرح سردار کاہن بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ ملکر ٹھٹھے سے کہتے تھے اس نے اوروں کو بچایا اپنے تئیں نہیں بچا سکتا یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے اب صلیب پر سے اُتر آئے تو ہم اس پر ایمان لائیں اس نے خدا پر بھروسہ کیا ہے اگر وہ اسے چاہتا ہے تو

اب اسکو چھڑا لے کیونکہ اس نے کہا تھا میں خدا کا بیٹا ہوں۔اسی طرح ڈاکو بھی جو اسکے ساتھ مصلوب ہوئے تھے اُس پر لعن طعن کرتے تھے"

سوال: قربانی کیا ہے؟

کسی قیمتی چیز کو دوسروں کے فائدہ کے لیے ترک کر دینا قربانی ہے۔یسوع نے ہمیں گناہ سے بچانے کے لیے اپنی قیمتی جان قربان کر دی

سوال: آپ کا کیا خیال ہے یسوع کو کیوں مارا گیا۔اُس پر تھوکا گیا اور اُسکا تمسخر اُڑایا گیا؟

۔ یہ شیطان کے پاس آخری موقع تھا کہ وہ آپ کی اور میری نجات کے لیے خدا کے منصوبہ کو ناکام کرنے کی کوشش کرتا، شیطان نے اس کے لیے اُسے مارنے،اس پر تھوکنے اُسے لعن طعن کرنے اُس کا مذاق اڑائے جانے کا بندوبست کیا۔اس صورت میں یسوع کی طرف سے غصہ یا غصے کا کوئی لفظ جو اُس کے منہ سے نکلتا میری اور آپ کی نجات کے کام کو روک دیتا۔

سوال: اگر یسوع اپنے مارنے والوں،تھوکنے والوں اور اپنا تمسخر اُڑانے والوں پر غصہ کر کے گناہ کر دیتا تو خدا کا نجات کا منصوبہ کیوں ناکام ہو جاتا۔؟

۔ تمام انسانیت کے لیے قربان ہونے والے یسوع کے لیے کامل ہونا گناہ سے بری ہونا ضروری تھا۔شیطان کے لیے وقت تھوڑا تھا اس لیے اُس نے اذیت کو بڑھا دیا،دکھ بھرے کوڑے مزید بے عزتی،مزید لعن طعن صلیب کا جسمانی دکھ اُس کے اردگرد کا ہجوم اس کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ یقیناً اس سے یسوع فوراً غصہ میں آجاتا لیکن اسکی بجائے یسوع نے کہا (لوقا ۲۳:۳۴)" اے باپ اِن کو معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں"

لیکن سب سے خوفناک بات جو یسوع کے لیے پریشان کن تھی مار، بے عزتی حتی کی صلیب بھی نہ تھی بلکہ جو کچھ ہونے والا تھا وہ اُسے خوف زدہ کئے ہوئے تھے۔یہی وہ بات تھی جس کے بارے میں یسوع نے اپنے باپ سے گتسمنی باغ میں کہا تھا کہ ہو سکے تو پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔

سوال: آپ کے خیال میں یسوع کے لیے خوف زدہ کر دینے والی کون سی ایسی بات تھی؟

۔ بائبل مُقدس بتاتی ہے (متی ۲۷:۴۵۔۴۶)

" اور دوپہر سے لیکر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما شبقتنی یعنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا"؟

اب یسوع اپنے باپ۔خدا سے جُدا ہو گیا تھا۔اس وقت کے آغاز سے پہلے یسوع اپنے باپ کی مکمل رفاقت میں تھا لیکن یاد رہے کہ گناہ پاک خدا کی حضوری میں نہیں ٹھہر سکتا۔یسوع جو خدا کی قربانی،خدا کا کامل برہ ہے اُس نے تمام جہان کے گناہوں

کی سزا اپنے اوپر لے لی اپنے بدن پر خدا کے غضب کو انڈیل لیا اور تب یسوع نے چلا کر کہا" تمام ہوا"(یوحنا۱۹: ۳۰)

سوال: یسوع کو خدا کا برہ کیوں کہا جاتا ہے؟

- یسوع کی حیاتِ مبارکہ کے دوران یروشلیم کی ہیکل میں ہر روز قربانی چڑھائی جاتی تھی۔ یہ قربانی تیسرے پہر کے وقت عموماً ایک برے کی چڑھائی جاتی تھی اس میں فسح کا دن بھی شامل تھا اسی موقع پر کاہن ہیکل کے بلند ترین مقام پر کھڑا ہوا اور مینڈھے کے سینگ پر ضرب لگائی یہ نشانی تھی کہ وہ برے کی قربانی کرنے کو ہیں۔

جب یسوع صلیب پر لٹکایا ہوا تھا اس نے سینگ کی بلند آواز شہر میں سے سنی یسوع نے جان لیا کہ اُسکی قربانی کا وقت آ پہنچا تھا، جب کاہن نے فسح کے اس برے کو ذبح کیا یسوع نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا "تمام ہوا" ۔اسی لمحے پر فسح کا برہ اور خدا کا پرتو یسوع ہمارا فسح کا برہ تیسرے پہر مؤا۔

بائبل مُقدس فرماتی ہے کہ جب یسوع نے اپنی جان دے دی ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ تاریخ دان بتاتے ہیں کہ ہیکل کے پردے کی بُنائی اتنی شاندار اور یہ اسقدر موٹا تھا کہ اگر پردے کے کونوں سے چار گھوڑے باندھ دیے جاتے وہ اسے پھاڑ نہیں سکتے تھے ہیکل کا پردہ عام انسان کو پاک ترین مقام سے الگ رکھنے کے لیے تھا جہاں خدا کی حضوری رہتی تھی۔

سوال: آپ کا کیا خیال ہے ہیکل کا پردہ دو ٹکڑے کیوں ہوا تھا؟

- خدا نے اسے دو ٹکڑے کیا تا کہ ہر کوئی یہ جان لے کہ اب گناہ انسان کو خدا سے جُدا نہیں رکھ سکتا تھا۔

یسوع نے کہا "تمام ہوا" اور سب کچھ تمام ہو گیا۔ خدا کے نجات کے کام میں آپ کے کرنے کا کوئی کام نہیں۔ یہ آپ کے لیے خدا کی بخشش ہے۔ یسوع خدا کا برہ ہے جو آپکے اور اُن سب کے گناہ اٹھا لے جاتا ہے جو ایمان لاتے ہیں۔ کہ وہ خدا کا بیٹا ہے اُسے نجات دہندہ مان کر اپنے دل میں آنے کی دعوت دیتے ہیں۔

سوال: کیا آپ نے خدا کے بیٹے سے درخواست کی ہے کہ وہ آپ کو گناہ سے نجات دے؟ کیا آپ نے اُسے اپنا نجات دہندہ قبول کرتے ہوئے اپنے دل میں آنے کی دعوت دی ہے؟

- اگر آپ نے ایسا نہیں کیا اور آپ ایسا کرنا چاہتے ہیں آج ہی اسی وقت ایسا کریں۔ اگر آپ ایسا کرنا چاہتے ہیں مہربانی سے خاموشی سے دل میں میرے ساتھ یہ دُعا کریں:

پیارے یسوع!

میں اقرار کرتا/ کرتی ہوں کہ میں گناہ گار ہوں۔ مہربانی سے میرے تمام گناہوں کو بخش دے۔ میں ابھی تجھے اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرنا چاہتا/ چاہتی ہوں ۔میری زندگی میں آ اور مجھے اپنی مرضی پر چلنا سکھا۔ آمین

خصوصی دُعا کا سبق:

دعا کے قومی دن کے لیے۔

(۲ تواریخ ۷: ۱۴) " تب اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے ہیں خاکسار بن کر دُعا کریں اور میرے دیدار کے طالب ہوں اور اپنی بُری راہوں سے پھریں تو میں آسمان پر سے سن کر اُنکا گناہ معاف کرونگا اور اُنکے ملک کو بحال کردونگا"

1952ء میں ریاست ہائے متحدہ کانگریس نے دُعا کا عالمی دن مقرر کیا۔ یہ ایک مخصوص دن ہے جس پر تمام امریکیوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ملک کے لیے دُعا کریں انکے حکمران اور تمام لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں۔ آج ہم پانچوں گروہوں کے لیے دُعا کریں گے۔

- حکومت کے لئے
- کلیسیاؤں اور خدمت گزار تنظیموں کے لیے
- کاروباری اور صنعتی لوگوں کے لیے
- خاندانوں کے لیے
- اپنے لیے

ہر گروہ میں شامل افراد کی مثالوں یا تجاویز کے ذریعے آپ کی مدد کی جارہی ہے کہ آپ جان سکیں کہ آپ کو کن لوگوں کے لیے دُعا کرنی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بائبل مُقدس کی آیت بھی ہیں جو آپ کی مدد کریں گی کہ آپ جان سکیں کہ ان افراد کے لیے کیا دعا کرنی ہے۔

جب آپ اپنے بیٹے یا بیٹی یا خاندانی گروہ کے طور پر جمع ہوں اپنے آپ کو خاکسار کریں، بدی سے باز آئیں اور نیکی کریں اور اُسکو پکاریں وہ آسمان سے سنے گا اور ہمارے گناہ معاف کرے اور ہمارے ملک کو بحال کرے گا۔

زبور ۵: ۱ "اے خداوند میری باتوں پر کان لگا"

ہماری حکومت: (زبور ۱: ۱۔۲)

"مبارک ہے وہ آدمی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطا کاروں کی راہ میں کھڑا نہیں ہوتا اور ٹھٹھا بازوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتا بلکہ اُسکی خوشنودی خدا کی شریعت میں ہے اور اُسی کی شریعت پر دن رات اُسکا دھیان رہتا ہے"۔

دعا کریں کہ ہمارے رہنما اچھے فیصلوں کے لیے خدا سے درخواست کریں اور حتی کہ وہ نامقبول بھی رہیں اپنے فیصلوں پر ڈٹے رہیں

- وفاقی رہنما: صدر، ریاست ہائے متحدہ، سینیٹرز اور نمائندے مقرر شدہ رہنماء

- مقامی رہنما: گورنرسٹیٹ سینٹرز اور نمائندے، میئرز منتخب نمائندے
- عدالتی نظام: فضائیہ، بری فوج، بحری فوج، بحریہ

(اعمال ۲۹:۵) "پطرس اور رسولوں نے جواب میں کہا کہ ہمیں آدمیوں کے حکم کی نسبت خدا کا حکم ماننا زیادہ فرض ہے"

<u>کلیسیائیں اور خدمت گزار تنظیمیں:</u>

گلتیوں ۹:٦) " ہم نیک کام کرنے میں ہمت نہ ہاریں کیونکہ اگر بے دل نہ ہونگے تو عین وقت پر کاٹیں گے"۔

ہماری قوم کو یہ جاننے کی اشد ضرورت ہے کہ ایک ہی خدا ہے اور اُس نے سب کے لیے سچائی کا ایک ہی معیار مقرر کر رکھا ہے۔

دعا کریں:

- اپنے خادم کے لیے، اپنی کلیسیاء کے رہنماؤں اور استادوں کے لیے اپنے روحانی اجتماع کے لیے، اپنی تنظیم کے لیے کہ وہ خدا کے کلام کو دلیری کے ساتھ سنائیں اور یہ کہ کلیسیاء تاریک دنیا میں خالص اور پوری آب وتاب کے ساتھ چمکے۔
- خدمت گزار تنظیموں کے لیے جو آپکی اور آپ کے خاندان کی مدد کرتی ہیں جیسے کہ: سلویشن آرمی، فوکس آن دی فیملی، کرسچئین کیمپس، پریکٹس منسٹریز تاکہ زندگیاں تبدیل ہوں کیونکہ خدا کا کلام ہر روز کام کرتا ہے

قیدیوں کے لیے اور اُن کے لیے جن کو ستایا جاتا ہے؟

(استثناہ ٦:۳۱) " تُو مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ۔ مت ڈر اور نہ اُن سے خوف کھا کیونکہ خداوند تیرا خدا خود ہی تیرے ساتھ جاتا ہے وہ تجھ سے دست بردار نہ ہوگا اور نہ تجھ کو چھوڑیگا"۔

- بہت مرتبہ وہ لوگ جو غلط کاموں کے باعث قید ہیں انکو دل کی پاکیزگی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ دوبارہ جرم نہ کریں صرف یسوع ہی دل کو تبدیل کرسکتا ہے۔ اُن کے دلوں کی تبدیلی کے لیے دُعا کریں۔
- بہت سے لوگ غیر قانونی ادویہ، شراب کا استعمال، خدا کے متعلق غلط عقیدوں کے غلام بنا لئے ہے اور وہ ان چیزوں کے قیدی بن جاتے ہیں صرف یسوع کے پاس ہی انکو قید سے نکالنے کا اختیار ہے انکی رہائی کے لیے دُعا کریں،
- بعض اوقات مسیحیوں کو تمسخر کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور انکو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، دنیا کے دوسرے حصوں میں مسیحیوں کو بعض اوقات قید خانہ میں رکھا جاتا ہے جسمانی دکھ پہنچایا جاتا ہے اور اُن سے نوکری گھر اور یہاں تک کہ انکے خاندان بھی چھین لیے جاتے ہیں۔ انکی حفاظت کے لیے دُعا کریں اور یہ کہ خدا انکے الفاظ اور اعمال سے عزت پائے۔

<u>ہمارہ معاشرہ اور ثقافتیں</u>

زبور ۱۱۹:۲۔۴) " مبارک ہیں وہ جو اُسکی شہادتوں کو مانتے ہیں اور پورے دل سے اُسکے طالب ہیں۔ اُن سے ناراستی نہیں ہوتی وہ اُسکی راہوں پر چلتے ہیں تو نے اپنے قوانین دیے ہیں تاکہ ہم دل لگا کر اُنکو مانیں" ہمارا دیکھنا ،سننا، پڑھنا اور جو کچھ

ہمیں بتایا جاتا ہے ہم ہر روز پر اثر انداز ہوتا ہے۔ چاہے وہ درست ہو یا غلط، اچھا ہو یا بُرا خدا کی طرف سے ہو یا جسمانی خواہش سے ،دُعا کریں کہ غلط اور جسمانی اثر سے بچے رہیں اور ہمارے دیکھنے، سننے یا پڑھنے میں اور جو کچھ ہمیں بتایا جائے صرف درست، اچھا اور خدا کا کلام ہو۔

اس فہرست میں سے اپنے لیے ایک یا دو گروہوں کا انتخاب کریں ان شعبوں کے لوگوں کے لیے دُعا کریں۔

- کاروبار اور صنعت: رابطے، مالی، قانونی، پیداوری
- معاشرتی نظام: خیراتی تنظیمیں، پولیس
- تعلیمی نظام: تربیت کرنے والے، شاگرد، استاد
- سائنسی معاشرہ: تحقیق و ترقی
- ذرائع ابلاغ: ٹیلی ویژن، ریڈیو، اخبارات
- لطف اندوز کرنے والی صنعت: فلم، موسیقی، تصویر، کھیل

خاندان:

(استثناہ ۶:۵۔۷) "تُو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خداوند اپنے خدا سے محبت رکھ اور یہ باتیں جنکا حکم آج میں تجھے دیتا ہوں تیرے دل پر نقش رہیں۔ اور تو انکو اپنی اولاد کے ذہن نشین کرنا اور گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اُٹھتے وقت انکا ذکر کیا کرنا"۔

- خدا نے خاندانوں کو اس لیے تشکیل دیا کہ اس میں اُسکی باتیں اور اُسکے حکموں کو سکھایا جائے۔ والدین کیلیے دُعا کریں اور خاص طور پر والدوں کے لیے کہ وہ اس نمونے کے مطابق جو خدا نے اور بائبل مُقدس کے عظیم لوگوں نے قائم کیے ہیں اپنے خاندان کی رہنمائی کر سکیں۔
- اپنے گھرانے کے ارکان کے لیے اپنے دوستوں، اپنے پڑوسیوں، اپنی ٹیم کے ارکان کے لیے، ٹوٹے ہوئے گھرانوں کے لیے اور اُن کے لیے جن کے خاندان نہیں ہیں دُعا کریں۔

<u>ذاتی بحالی اور اخلاقی بحالی کے لیے۔</u>

(زبور ۱۳۹:۲۳۔۲۴) " اے خداوند! تو مجھے جانچ اور میرے دل کو پہچان مجھے آزما اور میرے خیالوں کو جان لے اور دیکھ کہ مجھ میں کوئی بری روش تو نہیں اور مجھکو ابدی راہ میں لے چل"۔

- خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کو آپ کی زندگی کے وہ حصے دکھائے جس میں اُسکی خوشنودی نہیں ہے اور اُسکو کہیں کہ وہ آپ کی زندگی کے ان حصوں کو درست کرے۔

۔ اپنے ملک کے تمام لوگوں کے لیے دعا کریں کہ وہ خدا کے طالب ہوں اور اپنی بری روش سے پھریں اور وہ کام کریں جو درست ہے۔(1 یوحنا۵:۱۴) "اور ہمیں جو اُسکے سامنے دلیری ہے اُسکا سبب یہ ہے کہ اگر اُسکی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سُنتا ہے"۔

گواہی/ کہانی کا وقت

آج کے سبق کی آیت:۔

(یوحنا۹:۲۵) "ایک بات جانتا ہوں کہ میں اندھا تھا اب بینا ہوں"

تعارف:

2001ء میں میں اس سے قابل ہوا کہ دلاس ٹی ایکس کی ایک مقامی کلیسیاء کے لیے ایک کورس " کہانی گر" کے نام سے مرتب کروں تاکہ لوگوں کو اپنی کہانی دوسرے کو سنانے میں مدد دی جا سکے کہ وہ یسوع مسیح کے ساتھ کیسے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ کہانی کا وقت اس کورس کی مختصر اُشکل ہے لیکن مقصد وہی ہے کہ آپ اپنی زندگی میں یسوع مسیح کی تبدیل کرنے والی طاقت کی تصدیق کر سکیں آپ اور آپ کی بائبل سٹڈی کے بچوں کو ایک سب سے طاقتور اور اہم لمحے کا سامنا ہو گا جب کوئی باپ یا بیٹا یا کوئی بیٹی کہانی سنانے لگیں۔

جب کبھی آپ گروہ کی صورت میں اسے سرانجام دینے کا فیصلہ کرتے ہیں تو یہ وہ وقت ہے جب آپ اپنی بائبل مُقدس اور اپنی ورک بک کو ایک طرف رکھ کر صرف سنتے ہیں۔اکٹھے وقت گزارنا بہت ہی فائدہ مند ہے۔

کہانی کا وقت:(یوحنا۹:۱۔۲۵)

" پھر اُس نے جاتے وقت ایک شخص کو دیکھا جو جنم کا اندھا تھا اور اسکے شاگروں نے اُس سے پوچھا کہ اے ربی! کس نے گناہ کیا تھا جو یہ اندھا پیدا ہوا۔اس شخص نے یا اسکے ماں باپ نے۔یسوع نے جواب دیا کہ نہ اس نے گناہ کیا تھا نہ اسکے ماں باپ نے بلکہ یہ اسلیے ہوا کہ خدا کے کام اُس میں ظاہر ہوں۔جس نے مجھے بھیجا ہے ہمیں اُسکا کام دن ہی دن کو کرنا ضروری ہے وہ رات آنے والی ہے جس میں کوئی شخص کام نہیں کر سکتا۔جب تک میں دنیا میں ہوں دنیا کا نور ہوں۔ یہ کہہ کر اُس نے زمین پر تھوکا اور تھوک سے مٹی سانی اور وہ مٹی اندھے کی آنکھوں پر لگا کر اُس سے کہا جا شیلوخ (جسکا ترجمہ "بھیجا ہوا" ہے) کے حوض میں دھو لے۔پس اُس نے جا کر دھویا اور بینا ہو کر واپس آیا۔ پس پڑوسی اور جن جن لوگوں نے پہلے اُسکو بھیک مانگتے دیکھا تھا کہنے لگے کیا یہ وہ نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا۔بعض نے کہا یہ وہی ہے اوروں نے کہا نہیں لیکن کوئی اُسکا ہم شکل ہے اُس نے کہا میں وہی ہوں۔پس وہ اُس سے کہنے لگے پھر تیری آنکھیں کیونکر کھل گئیں؟ اُس نے جواب دیا کہ اُس شخص نے جسکا نام یسوع ہے مٹی سانی اور میری آنکھوں پر لگا کر مجھ سے کہا شیلوخ میں جا کر دھو لے پس میں گیا اور دھو کر بینا ہو گیا انہوں اس سے کہا وہ

کہاں ہے؟ اُس نے کہا میں نہیں جانتا کو جو پہلے اندھا تھا فریسیوں کے پاس لے گئے اور جس روز یسوع نے مٹی سان کر اُسکی آنکھیں کھولی تھیں وہ سبت کا دن تھا۔ پھر فریسیوں نے بھی اُس سے پوچھا تو کسطرح بینا ہوا۔ اُس نے اُن سے کہا اُس نے میری آنکھوں پر مٹی لگائی۔ پھر میں نے دھولیا اور اب بینا ہوں۔ پس بعض فریسی کہنے لگے یہ آدمی خدا کی طرف سے نہیں کیونکہ سبت کے دن کو نہیں مانتا مگر بعض نے کہا کہ گناہ گار آدمی کیونکر ایسے معجزے دکھا سکتا ہے۔ پس اُن میں اختلاف ہوا۔ انہوں نے پھر اس اندھے سے کہا کہ اُس نے جو تیری آنکھیں کھولیں تو اسکے حق میں کیا کہتا ہے؟ اُس نے کہا وہ نبی ہے لیکن یہودیوں کو یقین نہ آیا کہ یہ اندھا تھا اور بینا ہو گیا ہے جب تک انہوں نے اُسکے ماں باپ کو جو بینا ہو گیا تھا بلا کر اُن سے نہ پوچھ لیا کہ کیا یہ تمہارا بیٹا ہے جسے تم کہتے ہو کہ اندھا پیدا ہوا تھا۔ پھر وہ اب کیونکر دیکھتا ہے؟ اُسکے ماں باپ نے جواب دیا ہم جانتے ہیں کہ یہ ہمارا بیٹا ہے اور اندھا پیدا ہوا تھا۔ لیکن یہ ہم نہیں جانتے کہ اب وہ کیونکر دیکھتا ہے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کس نے اُسکی آنکھیں کھولیں وہ تو بالغ ہے اُسی سے پوچھو وہ اپنا حال آپ کہہ دیگا۔ یہ اُسکے ماں باپ نے یہودیوں کے ڈر سے کہا کیونکہ یہودی ایکا کر چکے تھے کہ اگر کوئی اُسکے مسیح ہونے کا اقرار کرے تو عبادتخانہ سے خارج کیا جائے۔ اس واسطے اُس کے ماں باپ نے کہا کہ وہ بالغ ہے اُسی سے پوچھو پس انہوں نے اس شخص کو جو اندھا تھا دوبارہ بلا کر کہا کہ خدا کی تمجید کر ہم تو جانتے ہیں کہ یہ آدمی گناہ گار ہے۔ اُس نے جواب میں کہا میں نہیں جانتا کہ وہ گنہگار ہے یا نہیں ایک بات جانتا ہوں میں اندھا تھا، اب بینا ہوں، پھر انہوں نے اُس سے کہا کہ اُس نے تیرے ساتھ کیا کیا کسطرح تیری آنکھیں کھولیں۔ اُس نے اُن سے کہا میں تو تم سے کہہ چکا ہوں اور تم نے نہ سنا۔ دوبارہ کیوں سننا چاہتے ہو۔ کیا تم بھی اُسکے شاگرد ہونا چاہتے ہو؟"۔

اپنی کہانی سنانا:

کہانی سنانے کا خیال تھوڑا سا پریشان کُن ہوسکتا ہے شاید آپکو ناکامی کا ڈر ہو یا آپ کو معلوم ہی نہیں کہ کیا سنانا ہے۔ اسی وجہ سے میں نے یہ حصہ کہانی کیوقت کے ساتھ رکھا ہے۔ آپ کا احساس فطری ہے۔ لیکن یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہم میں سے ہر ایک کے پاس دوسرے کی نسبت خاص منفرد اور بامعنی کہانی سنانے کی صلاحیت ہے۔ اگر آپ یسوع سے ملیں آپ کے پاس سنانے کو کہانی /بات ہے شاید آپ اسے پہلے ہی سے بہتر طور سے جانتے ہوں۔ شاید آپ کو ابھی اسے مرتب کرنے کی ضرورت ہو۔ کہانی لکھ کر یا سُنا کر جو بھی طریقہ کار استعمال کیا جائے یسوع آپکی زندگی میں کس طور کام کر رہا ہے اس کے لیے آپ کی کہانی/ گواہی طاقتور گواہی ہوگی۔ یہ آپ کے سننے والوں کے لیے پُر تاثیر گواہ ہوگی خاص طور پر آپکے بیٹے یا بیٹی کے لیے۔

یہی کہانی سُنانے کا مقصد ہے یہ بتانا کہ مسیح کی تبدیل کر دینے والی قدرت آپکی زندگی میں کسطرح کام کر رہی ہے۔ آپ کہانی سُناتے ہوئے اپنی کہانی کے ذریعے مسیح کی حقیقی خوشخبری سُنا رہے ہیں۔

اس لیے ہم آگے بڑھتے ہیں۔۔۔۔ اگر آپ نے کبھی کسی کو اپنی کہانی سُنانے کے بارے میں نہیں سوچا یا اپنی کہانی کو لکھنے کا کبھی

شاندار تجربہ ہوا ہوا اپنی کہانی کو بنانے کے لیے میں آپکے سامنے چند خیالات اور تجاویز پیش کرتا ہوں۔

تبدیلی:

اگر آپ کو کوئی خاص وقت، جگہ یا واقعہ جب آپ نے یسوع مسیح کو اپنی زندگی میں قبول کیا یاد ہو اس کے تبدیلی ضروری ہے۔ اگر تبدیلی ہوئی ہے تو اُن سوالات کے کے مطابق اپنی کہانی کا خاکہ تیار کریں۔

- یسوع کو اپنی زندگی میں دعوت دینے سے پہلے آپکی زندگی کیسی تھی
- کس وجہ سے (واقعہ / گفتگو) آپ نے یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا؟
- آپ نے مسیح کو بطور نجات دہندہ، بطور خداوند کب اور کیسے قبول کیا؟
- یسوع نے آپ کی زندگی کو کیسے تبدیل کیا؟

سفر:۔ اگر آپ کو اپنا ایمان سفر کی طرح دکھائی دیتا ہے تب شاید اس کے لیے بہترین لفظ روحانی سفر کا ہے۔

ان سوالات کو دیکھیں

- کون سے ایسے اہم واقعات ہیں جن میں خدا نے آپکی زندگی میں کام کیا ہے؟
- کونسے تجربات، حالات یا لوگوں نے مسیح پر ایمان لانے میں آپکی مدد کی ہے؟
- یسوع کے بغیر آپ کی زندگی کسطرح مختلف ہوتی؟ (زندگی کا طریقہ، رویے، ترجیحات، تعلقات وغیرہ)

اپنی کہانی کے ذریعے خوشخبری کو بانٹنا:۔

(۲ کرنتھیوں ۵:۱۹) "مطلب یہ ہے کہ خدُا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ ہمارا میل ملاپ کر لیا اور میل ملاپ کی خدمت ہمارے سپرد کی"

خوشخبری یسوع کی کہانی ہے۔ یسوع کی کہانی بائبل مُقدس کی بڑی کہانی کا حصہ ہے۔ تخلیق کے عمل سے انسان کی گراوٹ یسوع کے نجات کے کام کو مکمل کرنے تک۔ یہ ایک بڑی کہانی ہے لیکن پھر بھی اس پوری کہانی کا ایک ہی مرکزی خیال ہے۔ دوبارہ ملاپ۔ یسوع مسیح کی خوشخبری کا بانٹنے کا ایک طاقتور طریقہ یہ ہے کہ اپنی کہانی میں انجیلِ مُقدس کا بیان کیا جائے۔ اپنی کہانی میں اُن سوالات کو شامل کرنے کی کوشش کریں

تخلیق:

آپ تخلیق میں خدا کے مقصد کو کیسے لیتے ہیں؟

(افسیوں ۱:۵) "اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لیے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے اُسکے لے پالک بیٹے ہوں"

آپ کی زندگی کا مقصد آپ کے خیال میں کیا ہے؟

(متی۲۲:۲۷۔۲۹) "خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ"

گراوٹ: آپ کی زندگی میں گناہ کا کیسا تجربہ ہے؟

(یوحنا۱۴:۱۵) "اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے حکموں کو مانو گے"

اس گناہ کے کیا نتائج تھے /ہیں

(یسعیاہ ۵۹:۲)"لیکن تمہاری بدکرداریوں نے تمہیں تمہارے خدا سے دور کر دیا"

نجات: آپ یسوع مسیح پر کیسے ایمان لائے (حل)؟

(افسیوں۲:۸۔۹) " کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے اور نہ ہی اعمال کے سبب سے ہے تا کہ کوئی فخر نہ کرے"

آپ کا خدا کے ساتھ ملاپ کیسے ہوا؟ (کیا نتائج تھے)؟

(رومیوں۵:۱۱) "اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنے خداوند یسوع مسیح کے طفیل سے جسکے وسیلہ سے اب ہمارا خُدا کے ساتھ میل ہو گیا خدا پر فخر بھی کرتے ہیں کلیسیاء یا دوسرے لوگوں نے آپ کی نجات میں کیا کردار ادا کیا؟

(1 کرنتھیوں ۱۲:۲۷) "اسی طرح تم مل کر مسیح کا بدن اور فرداً فرداً اعضا ہو"

اپنی کہانی کو مرتب کرنا:۔

- آپ کی کہانی کے کونسے عناصر کسی کے لیے دلچسپ ہو سکتے ہیں؟
- بائبل مُقدس میں سے کونسے حوالہ جات میں گزشتہ سوالات کے پیش نظر شامل کر سکتے ہیں؟
- آپ کی زندگی میں کونسے ایسے تجربات ہیں جو آپ کی کہانی کے لیے مثالیں بن سکتے ہیں؟
- ایسے کہانی لکھیں جیسے کہ آپ اسے کسی کو سنا رہے ہیں۔
- اسے ۳۔۵ منٹ کے دورانیے کے لیے لکھیں۔

<u>**آپ کی بائبل سٹڈی میں کہانی کا وقت:**</u>

آپ کے گروہ کے چند والدیا بچے ایسے ہوں گے جو اپنی گواہی سُنانے کے لیے تیار ہوں۔ دوسرے ہوسکتا ہے نہ تیار ہوں کوئی بات نہیں۔ اس سبق کو شروع کرنے سے پہلے میری آپ کے لیے تجویز ہے کہ ایک ہفتہ پہلے اس کا اعلان کر دیں کہ یہ سبق کروایا جائے گا۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی تجویز کرتا ہوں کہ اپنے گروہ کو یہ بھی بتائیں کہ آیا آپ اس سبق کو چلائیں گے یا کوئی ایک یا دو

والد جو اسے چلانے کو تیار ہوں۔

ہوسکتا ہے آپ ایک ہی سیشن میں یا زیادہ میں اسے مکمل کریں لیکن ایک یا دو ہفتوں میں یا زیادہ میں اسے مکمل کریں لیکن ایک یا دو ہفتوں سے زیادہ کا وقت آپ پاس نہیں ہے۔ میں آپ کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں آپ انکو جو اپنی گواہی دینا چاہتے ہیں زیادہ وقت دیں۔

بائبل مُقدس کے جوابات کی تفہیم (سیکشن دوم)

تفہیم بائبل مُقدس کا مطالعہ کرنے والے رہنماؤں کے لیے رہنمائی

یہ رہنمائی دو وجوہات کی بنا پر مرتب دی گئی ہے۔

ا وہ سوالات جو تفہیمِ بائبل مُقدس کے صفحات میں پوچھے گئے اُن کے مخصوص حوالہ جات کے ساتھ جوابات دینا

۲۔ چند غیر محدود سوالات کے تجویز شدہ جوابات دینا

تجاویز کے ساتھ دیئے گئے جوابات بے شک بہت سے سوالات کے جوابات دیں گے۔لیکن جیسا کہ ہم امید کرتے ہیں یہ آپ کے اپنے گروہ کی تفہیمِ بائبل مُقدس کے حصے میں رہنمائی کرتے وقت خیالات اور بحث و مباحثہ کو اکٹھا کرنے میں مدد دے گا۔

تفہیم بائبل مُقدس بچوں اور انکے والدوں دونوں کے لیے بائبل مُقدس کو اکٹھے سیکھنے کے لیے ایک عظیم راہ مہیا کرسکتی ہے اس کے علاوہ یہ پورے خاندان کو کلام پاک کا گہرا فہم عطا کرسکتی ہے۔

سبق نمبر 1 مسیحی اعتذاریات کا تعارف

تفہیم بائبل مُقدس کے مواقع:

ا۔ مسیحی کون ہے؟

وہ شخص جو یسوع مسیح کے ساتھ شخصی تعلق قائم کرلیتا ہے (مکاشفہ ۳:۲۰)

۲۔ مسیحت کیا ہے؟

روح القدس مسیحیوں کی رہنمائی کرتا اور انکو طاقت بخشتا ہے کہ وہ یسوع کے حکموں اور اُسکی تعلیمات کی فرمانبرداری کریں۔ یوحنا ۱۴:۱۵۔۱۷)

۳۔ یہ سیکھنا کیوں ضروری ہے کہ مسیحت کی سچائی کو کیسے پیش کیا جائے؟

۔ یہ آپکو مسیحت کی حقیقت کے بارے میں جاننے اور سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ مسیحت کی سچائی کو دوسروں کو بتانے میں مدد

دیتا ہے۔آپ کے مسیحی عقیدے میں آپ کو بااعتماد بننے میں مدد دیتا ہے کیونکہ اسکی بنیاد معقول عقلی شہادت پر ہے)
1 پطرس ۳:۱۵)(یوحنا ۸:۳۱-۳۲)

۴۔ بائبل مُقدس سچائی کے متعلق کیا بتاتی ہے؟

۔ سچائی کو جانا جاسکتا ہے(یوحنا ۸:۳۱-۳۲)

۵۔ سچائی باطل کا اُلٹ ہے۔اگر خدا کے متعلق مسیحی خیال درست ہے تو

۔ خدا کے متعلق دوسرے تمام مخالف خیالات غلط ہیں

<u>یاد رکھنے کے لیے اچھی بات</u>

(۱پطرس ۳:۱۵) " بلکہ مسیح کو خداوند جان کر اپنے دلوں میں مُقدس سمجھو اور جو کوئی تم سے تمہاری اُمید کی وجہ دریافت کرے اُسکو جواب دینے کے لیے ہر وقت مستعد رہو مگر حلم اور خوف کے ساتھ "

<u>سبق نمبر ۲ کیا خدا قابل فہم ہے؟</u>

(یوحنا ۱۰:۱-۸) پڑھیں

تفہیم بائبل مُقدس کے مواقع:

۱۔ بھیڑیں اپنے چرواہے کو کیسے جانتی ہیں؟

۔ بھیڑیں اُسکی آواز جانتی ہیں اور پہچانتی ہیں (یوحنا ۱۰:۴)

۲۔ ہم خدا کے متعلق کیا جانتے ہیں؟

۔ خدا کو جانا جاسکتا ہے(یوحنا ۱۰:۱۴)

۳۔ میں اور آپ خدا کو کیسے جان سکتے ہیں؟

۔ خدا نے اپنے آپ کو یسوع مسیح کے وسیلہ سے ظاہر کر دیا ہے(کلسیوں ۱:۱۵)

زمین پر کھڑے ہو کر یہ یقین کرنا آسان ہے ایک پائلٹ ایک جگہ سے دوسری جگہ آپکو باحفاظت پہنچا سکتا ہے یہ اور بات ہے کہ آپ جہاز پر سوار ہو کر ایمان رکھیں۔

۴۔ اس جہاز اور پائلٹ کی کہانی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مسیحی کا کیسا ایمان ہوتا ہے؟

۔ جہاز میں سوار ہونے کا ایمان

۵۔ مسیحی سچائی کو پیش کرنے کے متعلق بائبل مُقدس کیا کہتی ہے؟

۔ کچھ لوگ یسوع کو بطور نجات دہندہ قبول کریں گے (گلتیوں ۶:۹)

۔ کچھ لوگ قبول کرنے سے انکار کر دیں گے (یوحنا ۵: ۴۰)

۶۔ آپ کو مسیحی سچائی لوگوں تک کیسے پہنچانی چاہیے؟

۔ حلم اور خوف کے ساتھ (۱ پطرس ۳: ۱۵)

یاد رکھنے کی اچھی بات: (یوحنا ۱۰: ۱۴) اچھا چرواہا میں ہوں۔ میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں"۔

سبق نمبر ۳: خدا کی موجودگی کے لیے شہادت دینا

(خروج ۱۹: ۱۶۔۱۹) پڑھیں

تفہیمِ بائبل مُقدس کے مواقع

چونکہ خدا کی موجودگی کا ممکن ہونا درست ہے اور معقول بات ہے کہ خدا کے متعلق کسی حد تک سچائی کو جانا جاسکتا ہے۔ اسی لیے یہ بھی معقول بات ہے کہ خدا کی موجودگی کی شہادت بھی دی جاسکتی ہے۔

۱۔ خدا کو سائنسی طور پر کیوں ثابت نہیں کیا جاسکتا؟

۔ کوئی چیز بھی جسکو سائنسی طور پر ثابت کرنا مقصود ہواُ سے قابلِ دُہرائی، قابلِ مشاہدہ اور قابل پیائش ہونا چاہیے۔

۲۔ چونکہ خدا کو سائنسی طریقے سے ثابت نہیں کیا جاسکتا ہمیں کیا تلاش کرنا چاہیے۔

۔ نشانیاں

۳۔ خدا کی موجودگی کی بہترین شہادت کیا ہوگی؟

۔ عینی شاہد کا بیان (خروج ۱۹: ۱۶۔۱۹)

۴۔ بائبل مُقدس کے مطابق خدا نے سادہ انداز میں کسطرح اپنے آپکو ظاہر کیا؟

۔ اپنی تخلیق کے ذریعے سے (رومیوں ۱: ۱۹۔۲۰)

۵۔ کائنات میں سے خدا کی موجودگی کی کیا شہادت دیں گے؟

۔ کائنات کی ترتیب (زبور ۱۹: ۱۔۴)

۶۔ خدا کی موجودگی کے لیے زمین سے ہمیں کیسے شہادت ملتی ہے؟

۔ زمین کی بناوٹ/ نمونہ (امثال ۸: ۲۵۔۲۹)

۷۔ لوگوں کے درمیان سے ہمیں خدا کی موجودگی کی کیسے شہادت ملتی ہے؟

۔ تمام انسانی گروہوں کے درمیان خدا پر عالمگیر ایمان (زبور ۴۶: ۱۰)

۔ تمام زمانوں، تمام ثقافتوں میں اخلاقی قوانین کی موجودگی (ہوسیعاہ ۱۴: ۹)

۸۔ خدا کے لیے سب سے بڑی (شاید) شہادت کونسی ہوسکتی ہے؟

۔ زندگی کی تخلیق (زبور۱۳۹: ۱۲۔۱۴)

فطرت سے نشانیاں، تاریخ اور زندگی تمام خدا کی موجودگی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

یاد رکھیں ہوسکتا ہے اگر انفرادی طور پر یہ نشانیاں خدا کی موجودگی کو ثابت نہ کرسکتی ہوں لیکن جب آپ ان سب نشانیوں کو اکٹھا کرکے غور کرتے ہیں تو خدا کی موجودگی کے لیے یہ ایک پر جوش گواہی بن جاتی ہے۔

یاد رکھنے کی اچھی بات:۔ (رومیوں ۱: ۱۹۔۲۰)

" کیونکہ جو کچھ خدُا کی نسبت معلوم ہوسکتا ہے وہ اُنکے باطن میں ظاہر ہے اس لیے کہ خدُا نے اُسکو اُن پر ظاہر کر دیا۔ کیونکہ اُسکی ان دیکھی صفتیں یعنی اُسکی ازلی قدرت اورالوُہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعہ سے معلوم ہوکر صاف نظر آتی ہیں یہاں تک کہ اُنکو کچھ عذُر باقی نہیں"۔

<u>سبق نمبر۴: کیا یسوع مسیح خدا ہے؟</u>

تفہیم بائبل مُقدس کے مواقع:۔

۱۔ انسان سے رابطہ کرنے کے لیے خدا کے پاس بہترین طریقہ کیا ہوگا؟

۔ انسان بنے اور ہمارے ساتھ رہے۔

۲۔ کیا خدا نے ایسا کیا؟ کون اور کیسے؟

جی ہاں (عبرانیوں ۱: ۱۔۲)

۔ یسوع مسیح۔کلمہ جو مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔ (یوحنا ۱: ۱۴)

ہم کیسے جانیں کہ خدا موجود ہے اور یہ کہ وہ کیسا ہے اس کے لیے یسوع ہی بہترین اور واضح جواب ہے۔ دوسری صورتیں نشانیاں یا اشارے ہیں۔ ان سے مسیح یسوع کی پیدائش، حیات، موت ار مردوں میں سے جی اٹھنے کی تصدیق ہوتی ہے۔

۳۔ یسوع دوسرے تمام بڑے مذہبی رہنماؤں سے کسطرح مختلف ہے؟

۔ یسوع نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا (متی ۲۶: ۶۳۔۶۴)

۴۔ وہ کونسے تین دعوے ہیں جو یسوع نے اپنے متعلق کیے؟

۔ یسوع نے خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا (متی ۲۶: ۶۳۔۶۴)

۔ یسوع نے خدا کے برابر ہونے کا دعویٰ کیا (یوحنا ۱۰: ۳۰۔۳۳)

۔ یسوع نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا (خروج ۳: ۱۳۔۱۴، یوحنا ۸: ۵۸)

۵۔ ہمیں کس طرح معلوم ہوسکتا ہے کہ یسوع کے خدا ہونے کے دعوے سچے ہیں؟

۔ یا تو یسوع کے دعوے جھوٹے ہیں یا اُسکے دعوے سچے ہیں۔

۶۔ اگر یسوع کے دعوے جھوٹے ہیں تو پھر کیا ہوسکتا ہے؟

۔ یسوع جانتا تھا کہ اس کے دعوے جھوٹے ہیں جس کا مطلب ہے وہ جھوٹا تھا۔

۔ یسوع نہیں جانتا تھا کہ اُسکے دعوے جھوٹے ہیں جس کا مطلب ہے وہ جنونی تھا۔

۷۔ اگر یسوع کے دعوے سچے ہیں تو پھر کیا ہے؟

۔ یسوع اپنے آپ کو جو کچھ کہتا ہے وہی ہے وہ خدا ہے اب بات یہ کہ آپ کا انتخاب کیا ہے۔ انتخاب کو نظر انداز کرنا آپ کے اختیار میں نہیں اگر آپ کئی انتخاب نہیں کرتے تو اسکا مطلب ہے کہ آپ اُن میں سے ہیں جو اُسے رد کرتے ہیں اور بخوشی حالات کو قبول کر لیتے ہیں

۸۔ آپ کے خیال میں یسوع کون ہے؟

یاد رکھنے کی اچھی بات:

(عبرانیوں ۱:۱۔۲) " اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا۔ جسے اُس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جسکے وسیلہ سے اُن نے عالم بھی پیدا کیے۔"

سبق نمبر۔۵ مسیح کا مُردوں میں سے جی اٹھنا

(۱ کرنتھیوں ۱۵:۱۲۔۲۰) پڑھیں۔

یسوع نے اپنے متعلق بہت سے دعوے کیے۔ اُس نے کہا کہ وہ مارا جائے گا اور پھر تیسرے دن مردوں میں جی اٹھے گا۔ اگر یسوع نے یہ کہا کہ وہ مُردوں میں سے جی اٹھے گا اور درحقیقت میں وہ نہیں جیا تب تو اُسکی تمام تعلیمات اور اس کے دعوے سب بے کار ہیں۔ اُسکا مُردوں میں سے جی اٹھنا اس سچائی پر خدا کی مہر ہے کہ یسوع وہ ہے جو اُس نے کہا وہ تھا۔ خدا کا بیٹا۔

تفہیمِ بائبل مُقدس کے مواقع:۔

۱۔ اگر یسوع مُردوں میں نہیں جی اٹھا تو پولس ہمارے ایمان کے بارے کیا کہتا ہے؟

۔ چرچ کے دروازے بند کر دیں۔ روشنیاں بجھا دیں اور گھر چلے جائیں۔ ہمارا ایمان بے فائدہ ہے (۱ کرنتھیوں :۱۴)

۲۔ اگر یسوع مردوں میں سے نہیں جی اٹھا پولس کیوں کہتا ہے کہ ہمارا ایمان بے فائدہ ہے؟

۔ ہم ابھی تک اپنے گناہوں میں ہیں اور نجات دہندہ کے بغیر ہیں (۱ کرنتھیوں ۱۵:۱۷۔۱۸)

۳۔ یسوع مسیح کے جی اٹھنے کی حقیقت کیا ہے؟

وہ درحقیقت جی اٹھا ہے(۱کرنتھیوں ۱۵:۲۰)

یسوع مسیح کی جی اٹھنے کے پس منظر کو پیش کرنا:

(ایوحنا۱۹:۳۸۔۴۲) پڑھیں۔

۴۔ یسوع کی مصلوبیت کے بعد اُسکے بدن کو کہاں رکھا گیا؟

۔ ایک نئی قبر میں

(متی ۶۲:۲۶:۶۶) پڑھیں

۵۔ قبر کی رکھوالی کے لیے یہودی مذہبی رہنماؤں نے کیا کیا۔؟

۔ پتھر پر مہر کردی اور ایک پہرے دار مقرر کر دیا۔(متی ۲۸:۱۔۷)اور یوحنا۲۰:۶۔۷) پڑھیں،

۶۔ اتوار کے روز مریم نے قبر پر کیا دیکھا؟ پطرس اور یوحنا نے کیا دیکھا؟

۔ ایک فرشتہ کے سوا کوئی نہ تھا۔سوائے چند ریشمی کپڑوں کے اور سر کے کفن کے کپڑے کے جو خالی پڑے تھے۔ بہت سے لوگوں کے لیے یسوع کا جی اٹھنا بائبل مُقدس کے مطابق ہی درست ہے۔ اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ یسوع وہی ہے جو وہ کہتا ہے وہ ہے! لیکن بہت سے ایسے لوگ ہیں جو بائبل مقدس کی تعلیم پر یقین نہیں کرتے یا وہ یقین کرنا نہیں چاہتے۔ درحقیقت کچھ لوگوں کے پاس اُسکی خالی قبر کے اور بہت سے دلائل ہیں ہم اگلے سبق میں دیکھیں گے کہ وہ کیا کہتے ہیں اور کسطرح وہ غلط ہیں؟

یاد رکھنے کی اچھی بات:(۱کرنتھیوں ۱۵:۲۰)

"لیکن فی الواقع مسیح مُردوں میں سے جی اٹھا ہے۔۔"

<u>سبق نمبر۶۔مُردوں میں سے جی اٹھنے کی وضاحت</u>

(۱کرنتھیوں ۱۵:۳۔۷) پڑھیں۔

پہلی ایسٹر کی صبح قبر کے خالی ہونے کی وجہ کی بہت سے لوگوں نے وضاحتیں کرنے کی کوشش کی ہے جو مختلف نظریات کے طور پر متعارف کرائی گئی ہے۔آیئے دیکھیں کہ وہ کیا کہتے ہیں اور وہ کیوں غلط ہیں۔

<u>غلط قبر</u> (یوحنا۲۰:۱۔۳) پڑھیں

اس نظریے کے مطابق یہ ہے کہ مریم غلط قبر پر چلی گئی تھی اگر مریم غلط قبر پر گئی تھی تو اُسکا مطلب ہے کہ یوحنا اور پطرس بھی غلط قبر پر پہنچے تھے اور رومی سپاہی بھی غلط قبر پر تھے۔اسکے علاوہ یہودی مذہبی رہنماؤں نے ٹھیک قبر پر جانے کے لیے وقت نہیں لگایا۔

سوؤن نظریہ: (یوحنا۱۹:۳۱۔۳۵) پڑھیں۔

اس نظریے کا کہنا ہے کہ درحقیقت یسوع مرا نہیں تھا بلکہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اور تھکاوٹ سے صرف بے ہوش ہوا تھا۔ بعد میں اُسے ہوش آیا تو وہ قبر سے نکل گیا۔لیکن مصلوبیت کے مقام پر ہر کسی کو یقین تھا کہ یسوع مر گیا ہے حتی کہ ایک سپاہی اوپر گیا اور اُس نے یہ دیکھنے کے لیے وہ واقعی مر چکا تھا اُسکی پسلی میں نیزہ مارا اگر وہ ابھی زندہ ہوتا تو وہ اسے کبھی بھی قبر سے نیچے نہ اتارتے۔

شاگرد اُس کا بدن چُرا کر لے گئے۔(یوحنا۲۰:۱۹)

اس نظریے کے مطابق اس کے شاگرد کسی طریقے سے قبر پر پہنچ گئے اور اُسکا بدن چُرا لیا جب کہ یسوع کی وفات کے تین دن بعد بھی شاگرد اپنے کمرے میں بند تھے اکٹھے جمع تھے اور اس بات سے خوفزدہ تھے کہ اب انکا کیا ہوگا اور رومی سپاہی کیا کریں گے؟ وہ وہیں تھے کیا یہ خوفزدہ شاگردان تربیت یافتہ لڑاکا سپاہیوں کا مقابلہ کر سکتے اور بدن چرُا سکتے تھے؟ قبر کے کپڑے وہیں موجود تھے۔

رومی یا یہودی حکمرانوں نے اُسکا بدن وہاں سے ہٹا دیا۔(متی۲۸:۱۱۔۱۵) پڑھیں

اگر ایسا ہے تو پھر حکمرانوں نے یسوع کی لاش کو برآمد کیوں نہ کروایا؟ اس نظریے کے مطابق مسیحت آغاز سے پہلے ہی ختم ہو جاتی۔

یسوع مسیح کے جی اٹھنے کی شہادت:

۔ کفن دفن کے کپڑے قبر میں اسی طرح لپٹے خالی پڑے تھے۔

بہت سے، مختلف گواہوں پر یسوع دس مختلف مقامات پر ظاہر ہوا۔

۔ اگر مسیح نہیں جی اٹھا تھا تو کونسی ایسی بات تھی جس نے مسیح کے بُزدل شاگردوں کو جو خوف کی حالت میں کمرے میں بند تھے بدل کر ایسا بہادر بنا دیا کہ وہ دلیری سے جی اٹھے یسوع کی گواہی دے رہے تھے؟

یاد رکھنے کی اچھی بات:۔(متی۲۸:۱۹۔۲۰)

"پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں باپ اور بیٹے اور روُح اُلقدس کے نام سے بپتسمہ دو اور انکو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جنکا میں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں۔"

سبق نمبر۔۷ اسباق ۱۔۶ کی دہرائی

۱۔ سچائی کا الٹ باطل ہے اگر خدا کے متعلق مسیحی نظریہ درست / سچ ہے تب تمام مخالف خیالات باطل ہیں۔مسیحیوں کو کیسا یقین ہوسکتا ہے؟

- خدا موجود ہے یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ بائبل مُقدس سچی ہے۔ یسوع ہی خدا تک رسائی کا واحد راستہ ہے۔

۲۔ خدا کی موجودگی کو ثابت کرنے کی کونسی شہادت ہے؟

فطرت کا نمونہ، کائنات کی ترتیب، تمام اقوام کا ایک خدا پر ایمان، اخلاقی قوانین کی عالمگیر موجوگی اور زندگی

۳۔ خدا کی موجودگی کی بہترین شہادت یا نشانی کی ہے؟

یسوع مسیح کی شخصیت

۴۔ مسیحت تمام دوسرے مذاہب سے کیسے فرق ہے؟

مسیحت مذہب نہیں۔ مذہب میں انسان خدا کو خوش کرنے اور نجات کمانے کے لیے کوشش کرتا ہے۔ مسیحت یسوع مسیح کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا نام ہے

۵۔ یسوع نے خدا ہونے کا دعوٰی کیا یا تو اُس کے دعوے سچے ہیں یا جھوٹے۔

۶۔ اگر یسوع کے دعوے جھوٹے ہیں

- یسوع جھوٹ بول رہا ہے یا وہ جنونی تھا۔

۷۔ اگر یسوع کے دعوے سچے ہیں تب:

وہ خدا تھا

۸۔ مسیح کا مُردوں میں سے جی اٹھنا اتنا اہم کیوں ہے؟

- کیونکہ مسیحت کی بنیاد ہی یسوع مسیح کے جی اٹھنے پر ہے۔

۹۔ ہمیں کیسے معلوم ہو کہ مسیح مُردوں میں سے جی اٹھا ہے؟

- خدا کے کلام پاک میں اس واقعہ کے عینی شاہدوں کی گواہی، بائبل مقدّس

۱۰۔ وہ نظریات جو یسوع کے جی اٹھنے کا انکار کرتے ہیں کیسے غلط ہیں؟

- مریم غلط قبر پر چلی گئی تھی:۔ پطرس، یوحنا اور سپاہی بھی پھر تو غلط قبر پر ہی ہوں گے۔

- یسوع صلیب پر موا ُہی نہ تھا۔ سپاہیوں میں سے ایک نے یسوع کی پسلی کو چھید دیا۔

- شاگرد یسوع کی لاش چُرا کے لے گئے؛ شاگرد کمرے میں بند تھے۔ اکٹھے جمع تھے اور خوفزدہ تھے کہ اُن کے ساتھ کیا ہو گا۔

- رومی اور یہودی حکمرانوں کے پاس لاش تھی۔

۱۱۔ یسوع کے جی اٹھنے کی شہادت کیا ہے؟

۔ قبر میں کپڑے خالی پڑے تھے۔یسوع کو دیکھا گیا تھا۔
شاگرد بدل گئے تھے۔
یاد رکھنے کی اچھی بات:(1 پطرس۳:۱۵)
" بلکہ مسیح کو خداوند جان کر اپنے دلوں میں مُقدس سمجھواور جو کوئی تم سے تمہاری اُمید کی وجہ دریافت کرے اُسکو جواب دینے کے لیے ہر وقت مستعد رہومگر حلم اور خوف کے ساتھ "۔

سبق نمبر۸: کیابائبل مُقدس سچ فرماتی ہے؟

ا۔ بائبل مقدس چند حیران کر دینے والے دعوے کرتی ہے؟
۔ بائبل مُقدس خدا کا کلام ہے۔(۲ تمتھیس۳:۱۶)
۔ خدافرماتا ہے اُس کے کلام کا خلاصہ سچائی ہے۔(امثال۳۰:۵)
۔ خدا کا کلام جب لکھا گیا اسوقت بھی سچ تھا آج بھی سچ ہے ابد تک سچ رہے گا۔ (زبور۱۱۹:۱۶۰)
۲۔ بائبل مُقدس کا دعویٰ ہے کہ آپ اس میں پا سکتے ہیں:
۔ ہماری موجودہ روحانی صورت حال کی حقیقت (رومیوں۳:۲۳)
۔ خدانے ہمارے لیے جو کام کیا اُسکی حقیقت (یوحنا۳:۱۶)
۔ ہمیں نجات پانے کے لیے کیا کرنا چاہیے اسکی حقیقت (رومیوں ۱۰:۹)
حیران کر دینے والے دعوے، جی ہاں!لیکن اگر بائبل مُقدس کے دعوے سچے ہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا موجود ہے۔ یسوع خدا کا اپنا ازلی ابدی بیٹا ہے۔اور آپ کی زندگی کا مطلب ومقصد ہے
۳۔ اگرچہ بائبل مُقدس1500 سالوں میں مختلف آدمیوں نے لکھی بائبل مُقدس کا ایک مرکزی پیغام ہے: خدا کا بنی نوع انسان کی نجات کا محبت بھرا منصوبہ۔ یہ کسطرح مکمل ہوا؟
۔ خدانے یہ منصوبہ ان مصنفین پر مختلف وقتوں میں ظاہر کیا(۲ پطرس(۱:۲۱)
۴۔ بائبل مُقدس کی سچائی علم آثار قدیمہ کسطرح تصدیق کرتا ہے؟
۔ بائبل مُقدس کے بیانات کی تصدیق کر کے۔
۔ ان بائبل کے بیانات میں جن افراد یا مقامات کا ذکر آیا ہے انکے پس منظر کی معلومات بہم پہنچا کر۔
۵۔ وہ کونسے سائنسی حقائق ہیں جو سائنس کے ثابت کئے جانے سے سینکڑوں ہزاروں سال پہلے ہی سے بائبل مُقدس میں

مندرج تھے؟

- زمین گول ہے۔(یسعیاہ ۴۰: ۲۲)
- فضا میں گردش (واعظ ۱: ۶)
- زمین میں ثقلی میدان (ایوب ۲۶: ۷)

۶ بائبل مُقدس کی درستگی کی تصدیق ذاتی تجربہ سے کیسے ہوسکتی ہے؟

- خدا کے وعدے کلام پاک کے مطابق سچے ہیں (زبور ۱۱۹: ۱۶۰)
- اس کی مشورت یا نصیحت کامل ہے (امثال ۸: ۳۲۔۳۳)
- ثابت کرتا ہے کہ کلام پاک کے احکامات اور اسکی تاکید حکمت پر مبنی ہے (زبور ۱۲۱: ۱۔۲)

یادرکھنے کی اچھی بات:

(زبور ۱۱۹: ۱۶۰)

" تیرے کلام کا خلاصہ سچائی ہے تیری صداقت کے کل احکام ابدی ہیں"

سبق نمبر۹: کیا بائبل مُقدس سچ فرماتی ہے؟

۱۔ وہ کونسے دو طریقے ہیں جن سے ہم جان سکتے ہیں کہ یسوع خدا کا بیٹا مسیح ہے؟

- پیشنگوئیوں کو تکمیل۔(یسعیاہ ۷: ۱۴ اور لوقا ۲: ۱۔۷)
- یسوع کے نسب نامہ سے ممکنات کا خاتمہ (متی ۱: ۱۔۱۶)

۲۔ پیشنگوئی کو اُسکی تکمیل کے ساتھ ملائیں۔

- آنے والا مسیح (ملاکی ۳: ۱) (د)
- مسیح کی پہچان۔(یسعیاہ ۶۱: ۱) (ب)
- مسیح کی پیدائش (یسعیاہ ۷: ۱۴ اور میکاہ ۵: ۲) (ز)
- مسیح کے دکھ (یسعیاہ ۵۳: ۷) (الف)
- مسیح کی موت کی نوعیت: (یسعیاہ ۳۵: ۱۱) (ج)

(الف) متی ۲۷: ۱۲۔۱۴) (ب) مرقس ۱: ۱۰۔۱۱، لوقا ۷: ۲۲)

(ج) متی ۲۸: ۱۔۸) (د) لوقا ۲: ۲۱۔۳۲

(ر) متی ۲۷۔۲۶ (ز) لوقا ۲:۱۔۷

۳۔ پرانے عہدنامے کی کتنی پیشنگوئیاں جو مسیح سے متعلق تھیں یسوع نے نئے عہدنامے میں پوری کیں؟

(الف) ۸ (ب) ۱۹ (ج) ۶۰

۔ (ج) ۶۰

۴۔ یسوع کے نسب نامہ کو ملائیں۔

۱۔ نوح کے تین بیٹوں میں سے کونسے بیٹے کی نسل سے یسوع تھا؟

(ب)

۲۔ اضحاق کے کس بیٹے کی نسل سے یسوع تھا؟

(ر)

۳۔یعقوب کے کس بیٹے کی نسل سے یسوع تھا؟

(د)

۴۔اسرائیل کے کس بادشاہ کی نسل سے یسوع تھا؟

(الف)

۵۔ مریم اور یوسف دونوں کس نسل سے تھے؟

(ج)

(الف) تمام دوسرے لوگوں کی اولاد کو چھوڑ کر مسیح داؤد کی نسل سے ہوسکتا تھا۔

(ب) دوتہائی لوگوں کو چھوڑ کر مسیح سم کی نسل سے ہوسکتا تھا۔

(ج) داؤد یسوع بادشاہی تخت کا حقیقی وارث ٹھہرا۔

(د) 11/12واں حصہ چھوڑ کر یہوداہ

(ر) 1/2 حصہ چھوڑ کر یعقوب

یاد رکھنے کی اچھی بات:

(یسعیاہ ۵۳:۵)۔ " حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لیے اُس پر سیاست ہوئی تا کہ اُسکے مار کھانے سے ہم شفا پائیں"۔

سبق نمبر ۱۰: کیا بائبل مُقدس سچ فرماتی ہے؟

کیا بائبل مُقدس آج بھی وہی ہے جیسی تب تھی جب لکھی گئی:

- چھاپہ خانہ کی ایجاد سے پہلے اصل صحیفوں کو بڑی احتیاط سے ہاتھ سے لکھا گیا۔
- پرانا عہدنامہ عبرانی میں لکھا گیا اور بعد میں اس کا لاطینی اور یونانی ترجمہ کیا گیا۔عبرانی کے لاطینی اور یونانی تراجم اصل زبان سے بالکل مطابقت رکھتے ہیں۔
- پرانے عہدنامہ کی مکمل ابتدائی نقل تقریباً 900 عیسوی کی ہے۔ہم جانتے ہیں کہ یہ 900 عیسوی سے پرانے نسخے بحرِمُردار کے طوُ ماروں سے درست حالت میں محفوظ کیے گئے ہیں۔ جب بحرِ مُردار کے طوُ مار ملے تھےانہی ہزار سالہ پرانے صحائف کی نقول کا موازنہ آج کے صحائف سے کیا جاسکتا تھا۔اس میں تھوڑے بہت جوفرق ملے اُن سے صحائف کے معنوں میں تبدیلی نہیں آتی۔
- ہفتادی ترجمہ (پرانے عہدنامہ کا یونانی ترجمہ) تقریباً دوسو قبل از مسیح پرُانا ہے۔جب اس ہفتادی ترجمے کا موازنہ بحرِ مرُدار کے طوُ ماروں سے کیا جاتا ہے تو اس موازنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نقول یکساں ہیں۔
- یہ بات واضح ہے کہ پرانے عہدنامہ کے 200 ق م سے پرانے صحائف کو بڑی احتیاط سے محفوظ کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے آج کے صحائف اصل سے بالکل مطابقت میں ہیں۔
- آج نئے عہدنامہ کے مسوّدوں کی چار ہزار نقول موجود ہیں ان مسوّدوں کی نقول مختلف قسم کی اشیاء پر موجود ہیں جس کی وجہ سے مختلف وقتوں میں تیار شدہ نقول کا موازنہ کیا جاسکتا ہے۔

ان مختلف قسم کی اشیاء پر موجود نقول کی وجہ سے پتہ چلتا ہے کہ گویا الفاظ کے استعمال میں تھوڑا بہت فرق ہے مگر انکے معنوں میں بالکل فرق نہیں پایا جاتا۔

ثبوت: کہ نئے عہدنامہ کے اصل کو درست ریکارڈ کیا گیا:

- سب سے پہلے ہمیں یقین ہونا چاہیے کہ جو کچھ لکھا گیا درست ہے چاہے مصنف نے اس میں تضادات چھوڑے ہوں یا غلط بیانات لکھے ہوں۔
- اُن لوگوں نے نیا عہدنامہ لکھا جو واقعات کے عینی شاہد تھے یا اُن لوگوں نے جنہوں نے عینی شاہدوں کے بیانات اکٹھے کیئے تھے۔
- نئے عہدنامہ میں یسوع کے بیانات اُن لوگوں کی زندگی میں گردش کرتے رہے جنہوں نے اپنی زندگیاں یسوع کے ساتھ گزاری تھیں۔یہی لوگ اُن بیانات کی درستگی کی تصدیق کرسکتے تھے۔

بائبل مُقدس کے سچے ہونے کی تصدیق بائبل مُقدس کے علاوہ دیگر ثبوتوں سے:۔

- علمِ آثارِقدیمہ نے بے شمار حوالہ جات کی تصدیق کر دی ہے
- جن دنوں میں انجیلِ مُقدس کے بیانات لکھے گئے اُس دوران لکھنے کا جو کام کیا گیا وہ صحائف کے درست ہونے کی تصدیق ہیں۔

یاد رکھنے کی اچھی بات: (۲ پطرس ۱:۱۶)

" کیونکہ جب ہم نے تمہیں اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آمد سے واقف کیا تھا تو دغا بازی کی گھڑی ہوئی کہانیوں کی پیروی نہیں کی تھی بلکہ خود اُسکی عظمت کو دیکھا تھا"

سبق نمبر 11 اسباق ۸۔۱۰ کی دہرائی

۱۔ بائبل مُقدس کے کیا دعوے ہیں؟

- بائبل مُقدس خدا کا الہام ہے (۲ تمتھیس ۳:۱۶)
- اُس کا کلام سچائی کا خلاصہ ہے (امثال ۳۰:۵)
- خدا کا کلام کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے (زبور ۱۱۹:۱۶۰)
- ہماری موجودہ روحانی حالت کے متعلق سچائی (رومیوں ۳:۲۳)
- خدا نے جو کچھ ہمارے لیے کیا ہے اسکے متعلق سچائی (یوحنا ۳:۱۶)
- ہمیں اپنی نجات کے لیے کیا کرنا ہے اس کے متعلق سچائی (رومیوں ۱۰:۹)
- ہمیں کسطرح زندگی گزانی اور اُسکی پرستش کرنی چاہیے اس کے متعلق سچائی (رومیوں ۱۲:۱۔۲)

۲۔ بائبل مُقدس کی سچائی کی تصدیق کے لیے کیا کوئی شہادت ہے؟

- بائبل مُقدس کی لکھائی کا طریقہ
- آثارِقدیمہ کی دریافتیں
- بائبل مُقدس میں موجود سائنسی معلومات کی درستگی
- شخصی گواہی
- تکمیل شدہ پیشنگوئی

۳۔ وہ کون سے دو طریقے ہیں جن سے ہم جان سکتے ہیں کہ یسوع خدا کا بیٹا مسیح ہے؟

۔ تکمیل شدہ پیشنگوئی

۔ یسوع کے نسب نامہ کے ذریعے ناممکنات کا خاتمہ

۴۔ ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ کلامِ پاک آج بھی وہی ہے جو کل (جب لکھا گیا) تھا؟

۔ احتیاط سے تیار کردہ نقل

۔ اصل عبرانی زبان سے لاطینی اور یونانی تراجم مکمل یکسانیت میں ہیں۔

۔ ہزاروں سالوں بعد کی نقول بھی اصل سے مکمل یکسانیت میں ہیں۔

۵۔ ہم کیسے جانتے ہیں کہ نئے عہد میں جیسا اصل لکھا ہوا تھا ویسے ہی درست درج کیا گیا؟

۔ عینی شاہدوں کے بیانات یا عینی شاہدوں سے سُنے گئے واقعات کی تفصیل

۔ نئے عہد نامہ میں یسوع کے متعلق درج واقعات یسوع کی زندگی میں اُسوقت کے لوگوں میں گھومتے رہتے تھے وہ کلام پاک کی درستگی کی تصدیق کر سکتے تھے۔

۶۔ کیا بائبل مُقدس کی شہادت کے علاوہ بھی کوئی شہادت موجود ہے جو کلام پاک کی سچائی کی تصدیق کرے؟

۔ علمِ آثارِ قدیمہ سے تصدیق

۔ دیگر ایسی تصانیف جو بائبل مقدّس سے ہٹ کر ہیں وہ نئے عہد نامہ سے متفق ہیں۔

یاد رکھنے کی اچھی بات:۔

(۲ تمیتھیس ۱۶:۳)"ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے"

سبق نمبر۱۲ کیا صرف یسوع ہی خدا تک رسائی کی راہ ہے؟

۱۔ مسیحی یسوع کے متعلق کیا ایمان رکھتے ہیں۔

۔ کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں (اعمال ۱۲:۴)

۲۔ مسیحی یہ ایمان کیوں رکھتے ہیں؟

۔ کیونکہ یسوع مسیح نے یہ سکھایا (یوحنا ۶:۱۴)

۳۔ دوسرے مذاہب کے دعوؤں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

جو یہ کہتے ہیں کہ خدا کون ہے اور وہ کیسا ہے ان سوالات کے جوابات صرف انکا عقیدہ ہی درست دے سکتا ہے؟

۔ اگر یسوع مسیح وہ ہے جسکا اس نے دعویٰ کیا تب وہی خدا تک رسائی کا واحد راہ ہے۔

۴۔ جب یسوع نے کہا "راہ میں ہوں" اسکا کیا مطلب ہے؟

- یسوع خدا کے ساتھ آپ کے شخصی تعلق کو بحال کرنے کی راہ ہے (یوحنا ۱۴: ۱۔۷)

۵۔ یسوع یہ دعویٰ کیسے کرسکتا ہے۔ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں"؟

- روحانی قانون کے مطابق گناہ کا عوضانہ صرف صلیب پر یسوع کی موت کے وسیلہ سے ہی ممکن تھا (رومیوں ۳: ۲۳۔۲۵)

۶۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ جو کچھ کسی کے مطابق خدا کے متعلق غلط ہے کیا مسیحت اور دوسرے مذاہب بھی ایسا ہی خیال نہیں رکھتے ؟

- مطابقت ہے لیکن مطابقت کی نسبت اختلافات زیادہ گہرے اور بڑے ہیں

۷۔ مسیحت اور دوسرے مذاہب میں کیا بڑا فرق ہے؟

- مسیحت کوئی مذہب نہیں۔ مذاہب خدا کو خوش کرنے اور اپنے طریقے سے جنت کمانے کی سعی ہے۔ مسیحت یسوع مسیح کے ساتھ تعلق کا نام ہے (یوحنا ۱۴: ۱۵۔۱۸)

۸۔ صرف مسیحت میں ہی کیوں نجات کی یقین دہانی ہے؟

- یسوع نے وہ کام ہمارے لیے کر دیا جو ہم نہ کر سکتے تھے (افسیوں ۲: ۸۔۹)

۹۔ تو کیا مسیحی غیر مسیحیوں سے بہتر ہیں؟

- ایک مسیحی کے پاس کوئی حق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو بہتر سمجھے ایک مسیحی صرف ایسے کہتا ہے کہ ایک گنہگار کو مکمل طور پر خدا کے فضل سے نجات ملی ہے۔

۱۰ دوسرے بڑے مذہبی راہنماؤں سے یسوع کسطرح مختلف ہے؟

- دنیا کے تمام بڑے مذہبی رہنماؤں میں صرف یسوع نے ہی خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے (متی ۱۶: ۱۵۔۱۷)

یاد رکھنے کی اچھی بات: (یوحنا ۱۴: ۶۔۷)

"یسوع نے اُس سے کہا کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا اگر تم نے مجھے جانا ہوتا تو میرے باپ کو بھی جانتے اب اُسے جانتے اور دیکھ لیا ہے"۔

<u>سبق نمبر ۱۳: بائبلی مسیحی کیا ایمان رکھتے ہیں۔</u>

۱۔ یسوع کو نجات دہندہ کیوں کہا جاتا ہے۔

- کیونکہ انسانوں کا قرضہ صرف ایک شخص یسوع ہی ادا کرسکتا تھا خدا ہونے کے ناطے سے اُسی میں یہ صلاحیت تھی کہ وہ لامحدود خدا کے خلاف کیے گئے گناہ کے لامحدود عوضانہ کو ادا کرتا (اعمال ۴: ۱۲)

۲۔ یسوع کو مسیح (مسح شدہ) کیوں کہا جاتا ہے؟

۔ یسوع نے صلیب پر اپنی قربانی پیش کر کے گناہ اور موت سے انسان کو چھڑا کر خدا کے منصوبہ کو ظاہر کر دیا (متی ۱۶:۱۵۔۱۶)

۳۔ یسوع ہمارا سردار کاہن کیوں کہلاتا ہے؟

۔ یسوع نے اپنے بدن کی قربانی دے کر ایک ہی مرتبہ سب کا کفارا ادا کر دیا اور اب باپ کی دہنی طرف ہے بیٹا خدا باپ سے میری اور آپ کی شفاعت کرتا ہے (عبرانیوں ۷:۲۳۔۲۷)

۴۔ یسوع کو بادشاہ کیوں کہا جاتا ہے؟

۔ یسوع ہمارا ابدی بادشاہ، حکومت کرتا، ہمیں بچاتا، سنبھالتا اور ہمیں چھڑاتا ہے۔ (مکاشفہ ۱۹:۱۱۔۱۲)

۵۔ یسوع خداوند کیسے ہے؟

اُس نے اپنے خون کی قیمت ادا کر کے گناہ سے ہمیں اپنے لیے خرید لیا (مکاشفہ ۵:۹۔۱۰)

۶۔ تثلیث کے متعلق بائبلی مسیحیوں کا کیا ایمان ہے؟

۔ خدا باپ، خدا بیٹا۔ اور خدا رُوح اُلقدس ہر ایک برابر اور دائمی طور پر ایک حقیقی خدا ہے۔ (متی ۲۸:۱۹)

۷۔ انسان کی روح کے متعلق بائبلی مسیحیوں کا کیا ایمان ہے؟

۔ یہ دائمی ہے (دانی ایل ۱۲:۲)

۸۔ گناہ کے متعلق بائبلی مسیحی کیا نظریہ رکھتے ہیں؟

۔ ہم گناہ میں پیدا ہوئے (زبور ۵۱:۵)

۔ ہم جان بوجھ کر گناہ کرتے ہیں (یسعیاہ ۵۳:۶)

۹۔ نجات کے متعلق بائبلی مسیحیوں کا کیا ایمان ہے؟

۔ نجات بخشش ہے (افسیوں ۲:۸۔۹)

۔ نجات یسوع مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔ (یوحنا ۳:۱۶)

۔ نجات یقینی اور مستقل ہے (یوحنا ۱۰:۲۸۔۳۰)

۱۰۔ نجات حاصل کرنے سے متعلق مسیحیوں کا کیا ایمان ہے؟

۔ اپنی گناہ کی سرشت کو مانیں اور اسکا اقرار کریں (1 یوحنا ۱:۸۔۹)

۔ یسوع کو خدا کا بیٹا مان کر اس پر اعتقاد رکھیں اور اس سے کہیں کہ وہ آپ کا خداوند اور نجات دہندہ ہے (رومیوں ۱۰:۹)

یاد رکھنے کی اچھی بات: (یوحنا۳:۱۶)

" کیونکہ خدانے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"

سبق نمبر۱۴: یہودیت اور بائبلی مسیحت

- پرانے عہدنامہ کے مطابق مسیح کون ہے
- مسیح خدا کے لوگوں کو اُنکے گناہوں سے نجات دے گا (یسعیاہ:۳۵)
- مسیح کے متعلق یہودیوں کا آج کیا یقین ہے؟

مسیح سے متعلق یہودی نظریہ یہ رکھتے ہیں کہ مسیح خدا کی طرف سے بھیجا ہوا انسان ہوگا جو اسرائیل کے جلال کو بحال کرے گا اور نہ ختم ہونے والا امن قائم کرے گا"

یہودیوں کا یسوع مسیح کے متعلق کیا خیال ہے

- کچھ یہودی یسوع کو عظیم پیغمبر کے طور پر قبول کرتے ہیں اور اُسکی تعلیمات میں اچھی باتوں کو پاتے ہیں چونکہ یسوع انکی سوچوں کے مطابق مسیحائی کردار نہ رکھتا تھا اس لیے وہ انکے مطاق مسیح نہیں ہے۔ اسی لیے بہت سے یہودی ابھی تک مسیح کی آمد نے منتظر ہیں۔

بائبلی مسیحی ایمان رکھتے ہیں؛ یسوع خدا کا بیٹا مسیح ہے۔

وہ مسیح جسکی پیشنگوئی یسعیاہ ابواب ۴۹۔۵۳) میں ہوئی وہ انسان کے ساتھ ساتھ خدا ہے وہ بے گناہ تھا اور تمام انسانوں کو گناہ سے نجات دینے کے لیے مُوا۔

یہودیت کا تثلیث کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

- یہودی تثلیث پر ایمان نہیں رکھتے۔صرف ایک ہی خدا ہے یہواہ (استثناہ ۶:۴)

بائبلی مسیحی ایمان رکھتے ہیں: خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس سب برابر اور ایک دائمی سچا خدا ہے (لوقا۳:۲۱۔۲۲)

- انسان کی گناہ کی سرشت کے متعلق یہودی نظریہ کیا ہے؟
- گناہ ایک عمل ہے حالت نہیں۔

بائبلی مسیحیوں کا ایمان انسان روحانی مرُدگی اور اس گناہ میں پیدا ہوتا ہے جو آدم کی نافرمانی کے باعث موروثیت میں اسے ملتا ہے (زبور۵۱:۵)

- **یہودی کے مطابق نجات کیا ہے۔؟**

انسان کو چھٹکارے کی ضرورت نہیں۔ یہودی ہو یا کوئی اور ایک خدا کی تابعداری کر کے اور اچھی زندگی بسر کر نجات کو پا سکتا ہے۔ انسان میں شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کی صلاحیت ہے)(توریت) اگر وہ ناکام ہو جاتا ہے اُسے صرف پچھتاتے ہوئے خدا کے پاس آنے کی ضرورت ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔نجات خدا کی بخشش ہے جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہے (افسیوں ۲: ۸۔۹)

- یہودیت کی مُقدس یا الہامی کتاب کونسی ہے؟
- پرانا عہدنامہ خصوصاً پہلی پانچ کتابیں (خدا نے جو شریعت موسیٰ کو دی) اور دوسری

سبق نمبر ۱۵۔ اسلام اور بائبلی مسیحیت

☆ خدا کے متعلق اسلام کا کیا عقیدہ ہے؟

- صرف ایک ہی حقیقی خدا ہے۔اس کا نام اللہ ہے اور مُحمد اس کا پیغمبر ہے۔

☆ بائبلی مسیحی ایمان رکھتے ہیں:

- خدا نے اپنے آپ کو اپنے کلام پاک اور اپنے بیٹے یسوع مسیح کے وسیلہ سے ظاہر کر دیا۔

☆ یسوع مسیح کے متعلق اسلامی عقیدہ کیا ہے؟

- اسلام میں یسوع کو خدا کا بیٹا تسلیم کرنے اور اس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے سے انکار کیا جاتا ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔وہ انسان بھی اور خدا بھی ہے۔وہ بے گناہ تھا لیکن تمام انسانوں کو گناہ سے نجات دینے کے لئے مُوا۔ (یوحنا ۱ : ۲۹)

☆ **تثلیث کے متعلق اسلامی نظریہ کیا ہے؟**

- اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں۔خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ایک ناقابل معافی گناہ ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔ خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا کے روح القُدوس سب برابر اور ایک حقیقی دائمی خدا ہیں پھر بھی تین شخصیات ہیں (متی ۳ : ۱۶۔۱۷)

☆ **گناہ کے متعلق اسلامی نظریہ کیا ہے؟**

- اسلامی تعلیم یہ ہے کہ انسان گناہ سے پاک پیدا ہوتا ہے۔پانچ ارکان اسلام کی پابندی نہ کر کے انسان گناہ کرتا ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔انسان روحانی مُردگی میں پیدا ہوتا ہے اور گناہ کی حالت میں رہتا ہے (افیسوں ۲ : ۱)

☆ نجات سے متعلق اسلامی نظریہ کیا ہے؟

- اسلامی تعلیم کے مطابق انسان پانچوں ارکان اسلام: توحید، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج (مکہ کی طرف) کی پابندی کر کے

اپنی نجات کما سکتا ہے۔

بائبلی مسیحیوں کے مطابق:۔ نجات یسوع مسیح کے وسیلہ سے ملتی ہے یسوع نے ہمارے گناہ اور نجات کے بوجھ کو اپنے اوپر اٹھانے کا وعدہ کیا ہے (متی ۱۱ : ۲۸۔۳۰)

☆ اسلام کی مُقدس/الہامی کتاب کون سی ہے؟

قرآن، توریت (موسیٰ کی پہلی پانچ کتابیں)، داؤد کے زبور انجیل (بائبل مُقدس سے تبدیل شدہ)

بائبلی مسیحیوں الہامی کتاب!۔ بائبل مُقدس۔ پرانا اور نیا عہد نامہ!

ایک مسلمان کے سامنے بائبلی مسیحت کو پیش کرنے کے لئے تجاویز:۔

☆ موازنہ پیش کریں کہ بائبل مُقدس کے خدا نے انسان کے لئے کیا کیا ہے جب کہ اسلام کے خدا نے وہ کچھ نہیں کیا ۔اسلام میں گناہ کا کوئی حل نہیں۔ اور اللہ نے انسان کی نجات کے لئے کچھ نہیں کیا جیسا کہ بائبل مُقدس کے خدا نے کیا۔

☆ نشاندہی کریں کہ ایک مُسلمان کا خدا کے ساتھ کوئی شخصی رشتہ نہیں۔

☆ پانچوں ارکان اسلام کی پابندی کر کے نجات کمانے کی غلطی کی نشاندہی کریں۔ آپ کو کب پتہ چلے گا آپ نے کافی کام کر لیا ہے یا نہیں؟

یاد رکھنے کی اچھی بات:۔ (متی ۱۱ : ۲۸۔۳۰)

اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو! سب میرے پاس آ جاؤ میں تم کو آرام دوں گا۔ میرا جُوا اپنے اوپر اُٹھا لو اور مُجھ سے سیکھو۔ کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن۔ تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔ کیونکہ میرا جُوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا۔

سبق نمبر ۱٦: ہندومت اور بائبلی مسیحت:۔

☆ ہندومت کا خدا کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

۔ فلسفیانہ ہندومت میں خدا بُت ہے۔ مشہور ہندومت نظریے کے مطابق بہت سے دیوتا ہیں۔ آخر کار انسان بھی ایک دیوتا ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔ خدا کی ایک شخصیت ہے (یوحنا ۱۴:۱:۷)

☆ یسوع مسیح کے متعلق ہندومت نظریہ کیا ہے؟

۔ یسوع خدا کے مختلف اوتاروں میں سے ایک اوتار ہے یسوع خدا کا اکلوتا بیٹا نہیں ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

یسوع خدا کا اکلوتا اور ابدی بیٹا ہے۔ وہ انسان بھی اور خدا بھی، وہ بے گناہ تھا اور تمام انسانوں کو نجات دینے کے لئے مُوا

(یوحنا ۳ : ۱۶)

☆ ہندومت کا نظریہ تثلیت کیا ہے؟

۔ دیوتاؤں کی تثلیت غیر شخصی اعلیٰ ترین خدا کو پیش کرتی ہے۔ بہت سے ہندو ایک یا تینوں دیوتاؤں کی پُوجا کرتے ہیں۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔ خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا رُوح القُدوس سب برابر اور ایک حقیقی ابدی خدا ہیں۔ تاہم تین شخصیات ہیں (متی ۳ : ۱۶۔۱۷)

☆ انسان کی روح کے مطابق ہندومت نظریہ کیا ہے؟

۔ روح کا جنم درجنم کا سلسلہ جاری رہتا ہے حتیٰ کے آخر کار یہ سلسلہ ٹوٹ جاتا اور رُوح آزاد ہو کر لافانی خدا کے ساتھ مل جاتی ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔ انسان میں دائمی روح ہے جس کی نجات کا انحصار یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی ہے۔ (یوحنا ۵ : ۱۱۔۱۳)

☆ گناہ کے متعلق ہندومت کا کیا نظریہ ہے؟

۔ چونکہ ہر انسان آخر کار خدا ہے۔ کوئی گناہ نہیں جو اسے خدا سے جدا کرے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

گناہ حقیقی ہے۔ (یوحنا ۱ : ۸۔۹)

☆ نجات کے متعلق ہندومت نظریہ کیا ہے؟

۔ نجات نیک کام کرنے، ایک یا بہت سے دیوتاؤں کا علم رکھنے اور ان کی پُوجا کرنے میں ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

نجات خدا کی بخشش ہے جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔ (یوحنا ۶ : ۳۵)

☆ ہندومت کی مُقدس/الہامی کتاب کون سی ہے؟

۔ اپنشاد

☆ بائبلی مسیحت کی مُقدس کتاب:۔

بائبل مُقدس: پُرانا اور نیا عہد نامہ۔

<u>ایک ہندو کے سامنے بائبلی مسیحت کو پیش کرنے کے لئے تجاویز:۔</u>

☆ ہندومت کی تعلیم ہے کہ خُدا نے انسان کو حقائق سکھانے کے لئے کئی مرتبہ اوتار لیا۔ بائبل مُقدس کے مطابق خدا صرف ایک بار یسوع مسیح کی شخصیت میں مُجسم ہوا۔ نہ صرف سکھانے کے لئے بلکہ ہمیں اس نجات کی یقینی دہانی کروانے کے لئے جو اس نے ہمارے لئے تیار کی ہے۔

☆ یسوع کے منفرد دعوؤں پر زور دیں۔ یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیں ہمیشہ کی زندگی ملی ہے نہ کہ اوتاروں کے سلسلوں سے۔

یادرکھنے کی اچھی بات:۔

(کلسیوں ۲ : ۸۔۱۰) "خبردار کوئی شخص تم کو اس فیلسوفی اور لاحاصل فریب سے شکار نہ کرلے جو انسانوں کی روایت اور دنیوی ابتدائی باتوں کے موافق ہیں نہ کہ مسیح کے موافق"

سبق نمبر ۱۷: مورمن فرقہ اور بائبلی مسیحت

☆ خدا کے متعلق مورمن کا نظریہ کیا ہے؟

خدا ہی ہمیشہ سے بالاتر نہیں رہا۔ آدم خداباپ ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

خداباپ کاملیت میں ابدتک موجود ہے۔ (پیدائش ۱ : ۱) خداروح ہے۔ (یوحنا ۴ : ۲۴) آدم خدا نہ تھا

☆ یسوع مسیح کے متعلق مورمن فرقے کا کیا نظریہ ہے؟

۔ جسم لینے کے بعد یسوع جو بڑا بھائی کہلایا دیوتا بن گیا اور بہت سے دیوتاؤں میں سے ایک ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

یسوع مسیح خدا کی طرح ابدتک موجود ہے جو تثلیث کا دوسرا اقنوم ہے اس نے انسانی جامہ پہنا۔

☆ مورمن فرقے کا نظریہ تثلیث کیا ہے؟

کائنات میں تمام دیوتاؤں/خداؤں پر افضل خداباپ ہے۔ روح القُدس غیر شخصی سیال مادہ ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔ اگرچہ باپ، بیٹا اور روح القُدس تین شخصیات ہیں۔ وہ ایک خدا ہیں۔ (یوحنا ۱۵ : ۲۶)

☆ انسانی روح کے متعلق مورمن نظریہ کیا ہے؟

۔ جسمانی پیدائش رُوحوں کو بدن دیتی اور غلط اور درست کے انتخاب کا موقع مہیا کرتی ہے۔ تمام انسان آسمان پر جاتے ہیں۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

پیدائش سے پہلے انسانی رُوحوں کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔

☆ گناہ کے متعلق مورمن نظریہ کیا ہے؟

۔ مورُوثی گناہ کی سرِشت کا کوئی وجود نہیں۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

انسان گناہ کی حالت میں پیدا ہوتا ہے۔(رومیوں ۵ : ۱۲)

☆ نجات کے متعلق مورمن نظریہ کیا ہے؟

صرف یسوع مسیح پر ایمان رکھنے، توبہ کرنے، بپتسمہ لینے اور حکموں پر عمل کرنے سے ملتی ہے۔

<u>بائبلی مسیحت کے مطابق:۔</u>

نجات خدا کی بخشش ہے جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے ہے۔(افیسوں ۲ : ۸۔۹)

بپتسمہ اور پاک زندگی گزارنا خدا کی فرمانبرداری کرنے کے کام ہیں۔

نجات حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں۔

☆ مورمن فرقے کی مُقدس یا الہامی کتاب کون سی ہے؟

بائبل مُقدس اگر اس کا ترجمہ مورمن تعلیم کے مطابق ہو۔

مورمن کی کتاب، تعلیم اور عہود۔

بائبلی مسیحت کی الہامی کتاب:

بائبل مُقدس، پرانا اور نیا عہد نامہ۔(استثناہ ۴ : ۲)

<u>مورمن کو بائبلی مسیحت پیش کرنے کے لئے تجاویز:۔</u>

☆ اس بات پر زور دینا کہ نجات کی یقین دہانی ان کے لئے ہے جو مسیح کے نجات کے کام پر یقین رکھتے ہیں۔

☆ انہیں چیلنج کریں کہ وہ بائبل مُقدس کی تعلیمات کا موازنہ مورمنزم سے خود کر کے دیکھیں۔

<u>یاد رکھنے کی اچھی بات:۔</u>

(یوحنا ۱ : ۱) "ابتداء میں کلام تھا۔کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔"

<u>سبق نمبر۱۸۔یہواہ کے گواہ اور بائبلی مسیحت</u>

☆ خدا کے متعلق یہواہ کے گواہوں کا کیا نظریہ ہے؟

۔ یہواہ (مطلب۔خداوند) ہی واحد خدا ہے۔خالق ہے، بچانے والا اور سنبھالنے والا ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق: خداباپ، خدابیٹااور خدارُوح اُلقدس کے ساتھ ابد تک موجود ہے(یوحنا ۱ : ۱)

☆ یسوع مسیح کے متعلق یہواہ کے گواہوں کا کیا نظریہ ہے؟

۔ یہواہ کی پہلی تخلیق یسوع ہے اور یہواہ نے باقی تمام تخلیق کا کام یسوع کے سپرد کیا۔ یسوع ایک دیوتا ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔ یسوع یہواہ خدا ہے(یرمیاہ : ۳۲ : ۱۸

☆ یہواہ کے گواہوں کا نظریہ تثلیت کیا ہے؟

۔ رُوح اُلقدس خدا نہیں کیونکہ صرف یہواہ ہی خدُا ہے۔ وہ یسوع کے خُدا ہونے سے بھی انکار کرتے ہیں۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

خداباپ، خدابیٹااور خداروح القدس تمام برابر اور ایک حقیقی ابدی خدا ہیں تاہم تین شخصیات میں (یوحنا ۵۱ : ۲۶)

☆ انسانی روح کے متعلق یہواہ کے گواہوں کا کیا خیال ہے؟

۔ انسان میں ابدی روح نہیں ہے اور روح بدن سے جدا نہیں ہے۔ جہنم خدا کی محبت کے خلاف ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

انسان میں ابدی روح ہے جو جسمانی موت کے ساتھ ہی بدن سے جدا ہو جاتی ہے۔ (متی ۲۵ : ۴۶)

☆ گناہ کے متعلق یہواہ کے گواہوں کا کیا خیال ہے؟

۔ یسوع نے صلیب پر صرف آدم کے گناہ کو مٹایا اور انسان کو اس قابل کیا کہ وہ اپنی بات نجات کے لئے کام کرے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

گناہ انسان کو خدا سے جدا کرتا ہے لیکن یسوع کی موت نے انسان کو آزاد کر دیا اور ہمیشہ کی زندگی بخشش دی۔

(رومیوں ۵ : ۱۸)

☆ یہواہ کے گواہوں کا نظریہ نجات کیا ہے؟

۔ وہ لوگ جو یہواہ کے معیار تک نہیں پہنچ پاتے وہ تباہ ہو جائیں گے۔ ان کی روح فنا ہو جائے گی۔ اس تقدیر سے بچنے کا واحد حل یہواہ کے گواہوں کی تعلیم کو قبول کرنا اور اس کی منادی کرنا ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

نجات خدا کی بخشش ہے۔ (یوحنا ۵ : ۲۴)

☆ یہواہ کے گواہوں کی مُقدس یا الہامی کتاب کون سی ہے؟

دی ورلڈ ٹرانسلیشن ہی بائبل مُقدس کا درست ترجمہ ہے۔

بائبلی مسیحیوں کی مُقدس کتاب:۔

۔ بائبل مُقدس۔ پرانا اور نیا عہد نامہ۔(استثناہ ۴ : ۲)

<u>یہواہ کے گواہوں کے سامنے بائبلی مسیحت کو پیش کرنے کے لئے تجاویز:۔</u>

☆ ان تک پہنچنے کے لئے انہی کی تعلیم کو استعمال کریں۔ روح القدس کو ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کام کرنے دیں ۔آپ خدا کے آلہءکار ہیں۔ بیج بودیں اور باقی کام خدا پر چھوڑ دیں۔

☆ ان پر ظاہر کریں کہ یسوع مسیح ہی یہواہ خدا ہے۔

<u>یاد رکھنے کی اچھی بات:</u>

(یوحنا ۵ : ۲۴) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سُنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔

<u>سبق نمبر ۱۹۔ مسیحی سائنس اور بائبلی مسیحت</u>

☆ خدا کے متعلق مسیحی سائنس کا کیا نظریہ ہے؟

۔ خدا سوچ ہے۔ اصول ہے۔ زندگی ہے اور ذہانت ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

خدا ایک شخصیت ہے (زبور ۱۴۵ : ۱۳)

☆ یسوع مسیح کے متعلق مسیحی سائنس کا کیا خیال ہے؟

یسوع (انسان) ایک عظیم استاد ہے خدا نہیں۔ مسیح (روحانی خیال) کامل ہے لیکن غیر شخصی ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔

یسوع مسیح ایک شخصیت ہے جو خدا بھی ہے اور انسان بھی۔ (فلپیوں ۲ : ۶۔۷)

☆ تثلیت کے متعلق مسیحی سائنس کا نظریہ کیا ہے؟

۔ زندگی۔ سچائی اور محبت تثلیت ہے۔ روح القُدس خود ہی مسیحی سائنس ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔ خدا باپ۔ خدا بیٹا اور روح القُدس تمام برابر ایک حقیقی دائمی خدا ہیں تاہم تین شخصیات ہیں ۔(یوحنا ۱۵ : ۲۶)

☆ انسانی روح کے متعلق مسیحی سائنس کا کیا خیال ہے؟

۔ انسان خدا کا ایک جُز ہے چونکہ خدا کُل ہے۔ خدا دائمی ہے انسان دائمی ہے۔ چونکہ خدا بھلا ہے اور سب کچھ خدا ہے

انسان جو خدا کا جُز ہے اچھا ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔ انسان میں دائمی روح ہے جو جسمانی موت کے ساتھ ہی بدن سے جدا ہو جاتی ہے (متی ۲۵ : ۴۶)

☆ گناہ کے متعلق مسیحی سائنس کا کیا نظریہ ہے؟

۔ گناہ، بیماری اور موت فریبِ نظر (سراب) ہیں۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔ گناہ حقیقی ہے۔ (رومیوں ۵ : ۱۲)

☆ نجات کے متعلق مسیحی سائنس کا نظریہ کیا ہے؟

☆ انسان میں گناہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ اس لئے اسے نجات دہندہ کی ضرورت نہیں۔ نجات کا تعلق غلط سوچوں سے چھٹکارا ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔ نجات خدُا کی بخشش ہے جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔ (1 پطرس ۲ : ۲۴)

☆ مسیحی سائنس کی مُقدس یا الہامی کتاب کون سی ہے؟

کلامِ پاک کے خلاصہ کے ساتھ سائنس اور صحت۔ بائبل مُقدس اسی صورت میں مفید ہے جب اس کی تفسیر سائنس اور صحت سے کی جائے۔

بائبلی مسیحیوں کی کتاب:۔ بائبل مقدس۔ پرانا ار نیا عہد نامہ

ایک مسیحی سائنسدان کے سامنے بائبلی مسیحت کو پیش کرنے کے لئے تجاویز:۔

☆ شہادت پیش کریں کہ یسوع مسیح خدُا ہے اور یہ کہ وہ گناہ سے (جو حقیقی ہے) بچانے کے لئے مُوا

☆ مسیحی سائنسدان اس امید پر اپنی ابدی تقدیر کے لئے کام کر رہے ہیں کہ میری بیکر ایڈی درست ہے اور یسوع مسیح غلط ہے۔

یاد رکھنے کی اچھی بات:۔ (۲ کرنتھیوں ۴ : ۴)

یعنی ان بے ایمانوں کے واسطے جن کی عقلوں کو اس جہان کے خدا نے اندھا کر دیا ہے تا کہ مسیح جو خدا کی صورت ہے اس کے جلال کی خوشخبری کی روشنی ان پر نہ پڑے)

سبق نمبر ۲۰: دنیاوی مذہب اور مسلک ذہنی آزمائش

ا۔ مسیحت اور دوسرے مذاہب میں واضح فرق کیا ہے؟

۔ مذاہب کرنے کا نام ہے۔ مسیحت کیئے گئے کام کا نام ہے۔

۲۔ یہودیت کے مطابق، انسان نجات کیسے حاصل کرسکتا ہے؟

۔ کوئی انسان بھی چاہیے یہودی ہو یا غیر یہودی ایک خدا کی پیروی کرنے اور اچھی زندگی گزارنے سے نجات حاصل کرتا ہے۔

۳۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک مسلمان نجات کو کیسے حاصل کرسکتا ہے؟

۔ پانچوں ارکان اسلام، توحید، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کے ذریعے۔

۴۔ انسان کے متعلق ہندوازم کی تعلیم کیا ہے؟

۔ آخرکار۔ انسان خدا ہے۔

۵۔ ان پیروکاروں کا خدا کے ساتھ کوئی شخصی تعلق نہیں ہے:

یہودی، مسلمان، ہندو، مورمن، یہواہ کے گواہ اور مسیحی سائنسدان

۶۔ ان مذاہب کے پیروکاروں کا کہنا ہے کہ خدا کو جانا نہیں جاسکتا ہے: ہندو اور مسلمان

۷۔ اس بدعتی مسیحی عقیدے کا ایمان ہے کہ یسوع ایک مخلوق ہے:

۔ یہواہ کے گواہ:۔

۸۔ ان مذاہب اور بدعتی مسیحی عقیدے کے پیروکار بائبلی مسیحیوں کے نظریہ تثلیت کا انکار کرتے ہیں:۔

۹۔ اس مذہب کے پیروکاروں کا کہنا ہے کہ انسان کی روح جنم درجنم کے سلسلوں میں سے گزرتی ہے جسکو تجسم یا یہودی، مسلمان، ہندو، یہواہ کے گواہ ،مورمن اور مسیحی سائنسدان اوتار کہا جاتا ہے

۔ ہندو

۱۰۔ یہ مذاہب اور بدعتی مسیحی فرقے کہتے ہیں کہ بائبل مُقدس درست نہیں جہاں اِسکا انکی مُقدس کتابوں کے ساتھ اختلاف ہوتا ہے۔

۔ مسلمان، یہودی، مورمن، مسیحی سائنسدان اور یہواہ کے گواہ۔

۱۱۔ ان مذاہب اور بدعتی مسیحی فرقے کے مطابق آپ کو اپنی نجات کو کمانا چاہئے۔

۔ مسلمان، یہودی، مورمن، ہندو، یہواہ کے گواہ مسیحی سائنسدان۔

۱۲۔ کونسے عقائد اپنے پیروکاروں کو نجات کی یقین دہانی نہیں دیتے حتی کہ وہ تمام اصولوں پر پوری محنت سے کاربند بھی ہوں؟

۔ اسلام اور یہواہ کے گواہ

۱۳۔ کونسا مذہب کہتا ہے کہ تمام مذاہب خدا تک پہچانے کا راستہ ہیں؟

۔ ہندومت

۱۴۔ کونسے مذاہب اور بدعتی مسیحی فرقے یسوع مسیح کو خدا نہیں مانتے؟

۔ تمام:۔

۱۵۔ وہ تمام مذاہب جو اپنے کاموں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں انکے لئے نجات کی یقین دہانی کیوں ناممکن ہے؟

۔ آپ کبھی نہیں جانتے اور نہ ہی آپ کبھی جان سکتے ہیں کہ آپ نے نجات کمانے کیلئے کافی کام کرلیا ہے۔

۱۶۔ مسیحیت ہی میں کیوں نجات یقینی ہے؟

یسوع مسیحی نے وہ کام ہمارے لئے کر دیا ہے جو ہم خود نہیں کر سکتے تھے۔

سبق نمبر ۲۱: نیا دور اور بائبلی مسیحیت

☆ خدا کے متعلق نئے دور کا کیا نظریہ ہے؟

۔ کائنات اور جو کچھ اس میں ہے ایک ہی ہیں کوئی کامل شخصی خدا نہیں ہے۔ ہر شخص خدا بننے کی دوڑ میں لگا ہوا ہے۔

بائبلی مسیحیت کے مطابق:

وہ قادرِ مطلق خدا ہے۔ زمین و آسمان کا بنانے والا تمام سچائی کا منبع، جو ابد تک خدا بیٹے اور خدا رُوح اُلقدس کے ساتھ موجود ایک خدا ہے تاہم تین شخصیات ہیں (پیدائش ۱:۱)

☆ یسوع مسیح کے متعلق نئے دور کا نظریہ کیا ہے؟

۔ یسوع مسیح ایک نمونہ ہے کسی شخص کیلئے تصوراتی مثال ہے۔

بائبلی مسیحیت کے مطابق: خدا ایک ہی مرتبہ یسوع مسیح کی شخصیت میں مجسم ہوا تا کہ جو کام اس نے ہمارے لئے کیا اس میں ہمیں نجات کی یقین دہانی کروائے (۱ کرنتھیوں ۱۵:۴)

☆ گناہ کے متعلق نئے دور کا کیا نظریہ ہے؟

گناہ ایک برائی کا نظریہ ہے جس سے ہماری عزتِ نفس مجروع ہوتی ہے۔

بائبلی مسیحیت کے مطابق:۔ گناہ نظریے سے بڑھ کر ہے۔ یہ حقیقی ہے۔ (1 یوحنا ۱:۸۔۹)

☆ نجات کے متعلق نئے دور کا کیا نظریہ ہے۔

بہت سے جنموں میں سے گزر کر مسیحا بننے تک کیلیئے اچھے کر ما (قسمت) کو بنانے کی ضروت ہے۔

بائبلی مسیحت کے مطابق:۔ یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیں ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے یہ جنم در جنم سلسلہ نہیں ہے۔
(1یوحنا۵:۱۱۔۳)

☆ نئے دور کا نظریہ حیات کیا ہے؟

زندگی میں اپنی خود ساز توانائی ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ بلند سے بلند تر ہوتی ہے۔معاشرہ ارتقاء کے ایک بڑے پروگرام میں حصہ لے رہا ہے۔ایک نیا دور

بائبلی مسیحت کے مطابق: کائنات کی توانائی بڑھ نہیں رہی ہے بلکہ ختم ہو رہی ہے۔(پیدائش۳:۱۷۔۱۹) خدائی اخلاقیات کی غیر موجودگی کی وجہ سے معاشرہ تباہی کا شکار ہو رہا ہے۔(رومیوں ۱:۱۸:۳۲)

نئے دور کے پیروکاروں کے سامنے بائبلی مسیحت کو پیش کرنا:۔

☆ ہماری دنیا کا خالق منطقی، عادل اور پاک خدا ہے جو اس دنیا کے لئے ایک مقصد اور منصوبہ رکھتا ہے۔جو کہ بائبل مقدس میں ظاہر ہے(پیدائش 1)

☆ پیدائش 1 باب کے بغیر ہماری کائنات بے معنی اور بے ترتیب ہے۔وہ معاشرے جنہوں نے نئے دور کے بنیادی عقائد کو قبول کر لیا ہے جیسے کہ ہندوستان وہ بے ترتیبی اور تباہی کی حالت میں ہیں۔

☆ خدالامحدود اور علیمِ کُل خالِق ہے خُدا کے پاس نہ صرف اس دنیا کے لئے بلکہ آپ کیلیئے بھی منصوبہ ہے۔

یار کھنے کی اچھی بات:۔(1یوحنا۵ :۱۱ :۱۲)

اور وہ گواہی یہ ہے کہ خُدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشی اور زندگی اسکے بیٹے میں ہے۔جسکے پاس بیٹا ہے اُسکے پاس زندگی ہے اور جسکے پاس بیٹا نہیں اُس کے پاس زندگی بھی نہیں۔

سبق نمبر۲۲۔تخلیق بمقابلہ ارتقاء

۱۔ زمین پر زندگی کے آغاز کے متعلق بائبل مُقدس کی تعلیم کیا ہے؟

۔ خدُا نے زمین وآسمان اور جو کچھ اس میں ہے بنایا(پیدائش ۱ : ۱ :۳۱)

۲۔ زمین پر زندگی کے آغاز کے متعلق نظریہ ارتقاء کیا ہے؟

۔ زندگی کا آغاز بے جان چیزوں سے ہوُا اور زندگی کی پیچیدہ شکل اختیار کر گیا۔

۳۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ بائبل مقدُس بعض حصوں میں درست ہے اور بعض دوسرے حصوں میں غلط ہے۔اگر بائبل مقدُس صرف چند حصوں میں درست ہے۔اس قسم کی سوچ میں کیا خطرہ ہے؟

☆ اگر بائبل مُقدس صرف چند حصوں میں درست ہے کون ہے جو یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ یہ کس حصے میں درست ہے؟

☆ ہم یقین کے ساتھ خدُا یا مسیحت یا یسوع کے متعلق کیسے جان سکتے ہیں نظریہ ارتقا کیوں اسقدر خطرناک ہے۔

☆ نظریہ ارتقاء خدا کی موجودگی کا انکار کرتا ہے یا اس کو اس حد تک کمتر درجہ پر کر دیتا ہے کہ وہ جو ہے سے نیچے کر دیتا ہے۔ نظریہ ارتقاء خدا کے کلام کی سچائیوں کے متعلق شک کے بیج بو دیتا ہے۔

☆ نظریہ ارتقاء خدا کی فطرت کو غلط طور پر پیش کرتا ہے کیونکہ موت اور خاتمہ خالق کی خصوصیت ہے جو اسکی تخلیق کا ایک اصول ہے۔

☆ نظریہ ارتقاء خدا کو کم کرتا ہے نظریہ ارتقا کائنات کے جس حصے کی وضاحت نہیں کر سکتا صرف وہی جگہ خدا کے لئے مختص کر دی گئی ہے۔ خدا کی ذات کو اتنا کم کر دیا ہے کہ وہ صرف خلاء کو پُر کرنے کیلئے ہے۔ جس سے یہ خیال جنم لیتا ہے کہ خدا محدود نہیں ہے۔

۴۔ اگر خُدا کے تصور کو ختم کر دیا جائے تو کیا ہو گا؟

۔ انسان کسی چیز پر بھی یقین کر سکتا ہے (رومیوں ۱ : ۲۱۔ ۲۲)

۵۔ نظریہ ارتقاء بائبل مُقدس کی تعلیم کا کسطرح انکار کرتا ہے؟

۔ بائبلی تخلیق ایک افسانہ بن جاتا ہے نہ کہ تاریخی اور حقیقی رپورٹ (خروج ۲۰ : ۱۱)

۶۔ ارتقاء کسطرح حقیقت کو غلط طور پر پیش کرتا ہے؟

۔ بائبل مُقدس کی تمام باتیں بشمول سائنسی نوعیت کی بااختیار ہیں (زبور ۱۱۹ : ۱۶۰)

۔ ایک مسیحی کے لئے تخلیق بمقابلہ ارتقاء میں ایک چیلنج ہے کہ اسے خدا کے کلام کی سچائی پر انسان کے اختیار کو زیادہ ترجیح دیتا ہے۔

یاد رکھنے کی اچھی بات:۔ (یوحنا ۳ :۱۲)

"جب میں نے تم سے زمین کی باتیں کہیں اور تم نے یقین نہیں کیا اگر میں تم سے آسمان کی باتیں کہوں تو کیونکہ یقین کرو گے۔"

سبق نمبر ۲۳۔ بائبل مُقدس اور سائنس

مختصراً سائنس نظریاتی طور پر کائنات کی چیزوں کی وضاحت کرتی ہے۔

جس کسی واقعے کو سائنسی طور پر ثابت کرنا مقصود ہو اُسے ہونا چاہیے۔

۱۔ قابلِ مشاہدہ

۲۔ قابلِ دوہرائی

۳۔ قابلِ پیمائش

سائنس کے لئے بائبل مُقدس کی بعض چیزوں کی وضاحت کرنا بہت مشکل ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مافوق الفطرت چیزیں قابل دوہرائی یا قابل پیمائش نہیں۔

۱۔ کن دو طریقوں سے خدا ہم سے ہم کلام ہوتا ہے؟

☆ عام طور پر کائنات کی چیزوں کے ذریعے سے۔ (رومیوں ۱ : ۱۹)

☆ خصوصاً بائبل مُقدس کے ذریعے (یوحنا ۱: ۱۴)

۲۔ ہم کیسے نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ سائنس اور بائبل مُقدس میں تضادات نہیں پائے جاتے؟

۔ یہ خصوصی اور عمومی دونوں خدا کی طرف سے آشکارا ہوتے ہیں اور خدا آپ اپنا انکار نہیں کرتا (1 کرنتھیوں ۱۴:۳۳)

ہم کیسے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ بائبل مُقدس درست ہے جبکہ ہم جو کچھ مشاہدہ کرتے ہیں ان کے ساتھ اختلاف کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

ہم مشاہدے کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں بہ نسبت خالق کی شہادت کے۔

جب ہمارا واسطہ بائبل مُقدس اور سائنسی مشاہدے کے درمیان ظاہری فرق سے ہوتا ہے ہمیں چند باتیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔

☆ خدا لامحدود طاقت کا خدا ہے اور ان طبعی قوانین کا محتاج نہیں جنکا ہم مشاہدہ کرتے ہیں کیونکہ انکا بنانے والا وہ خود ہی ہے۔

☆ سائنسی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جو کچھ ایک نسل میں قابل یقین ہے دوسری میں وہی ناقابل قبول ہے۔

۳۔ بائبل مُقدس میں مندرج قدرت کے کونسے حقائق ہیں جن کی درستگی کی سائنس نے تصدیق کی؟

☆ زمین گول ہے۔ (یسعیاہ ۴۰ : ۲۲)

☆ فضا میں گردش (واعظ ۱ : ۶)

☆ زمین میں ثقلی میدان کی موجودگی۔ (ایوب ۲۶ : ۷)

جب ایک مقام پر سائنسی ثبوت کی بنا پر بائبل مُقدس بظاہر غلط دکھائی دیتی ہے لیکن اس کے ساتھ نئی شہادت جانے سے بائبل مُقدس کا کہنا آخر کار درست ہو جاتا ہے۔

اس لئے کوئی شخص بھی بائبل مُقدس کے کسی حصے سے انکار نہیں کرسکتا صرف اس لیے کہ کسی مقام پر بائبل مُقدس اور سائنس ایک دوسرے سے اختلاف میں ہیں۔

یاد رکھنے کی اچھی بات:۔

(1 تھیمتھیوں ۱۴ : ۳۳)

''کیونکہ خدا ابتری کا نہیں بلکہ امن کا بانی ہے''

دعا کا قومی دن

(۲ تواریخ ۷:۱۴) تب اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے ہیں خاکسار بنکر دعا کریں اور میرے دیدار کے طالب ہوں اور اپنی بری راہوں سے پھریں تو میں آسمان پر سے سن کر انکا گناہ معاف کرونگا اور انکے ملک کو بحال کردونگا۔

اپنے ملک کے لوگوں کے لئے دعا لکھیں۔ آپکی مدد کیلئے نیچے پانچ گروہ دیئے گئے ہیں۔

۱۔ حکومت: خدا سے دعا کریں کہ انکے اچھے فیصلوں میں انکی مدد کرے اور وہ وفاق (ریاست، مقامی رہنماؤں، فوج پر کار بند رہیں)

۲۔ کلیسیائیں اور منسٹری تنظمیں:۔

سچائی کے فروغ کیلئے اپنے خادم رومانی (اجتماع، تنظیم کے لئے جو آپکے خاندان کی مدد کر رہے ہیں۔

۳۔ کاروبار اور صنعتیں:۔

۴۔ خاندان:۔ بائبلی سچائی کے مطابق رہنے کیلئے۔ والدین بچے بڑھتے ہوئے خاندان ٹوٹے ہوئے خاندان پڑوسی دوست

۵۔ ہم خود:۔ بحالی کیلئے اخلاقی طاقت

یاد رکھنے کی اچھی بات: (1 یوحنا ۵ : ۱۴)

اور ہمیں جو اسکے سامنے دلیری ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اگر اسکی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔

(گواہی)

کہانی کا وقت

اپنے کہانی کی سوچ کہ یسوع آپ کی زندگی میں کسطرح آیا۔

آپکے لئے قدرے پریشانی کن ہوسکتا ہے۔ شاہد آپکو ناکامی کا ڈر ہو یا آپکو معلوم نہیں کہ آپ نے کیا کہنا ہے۔ لیکن اگر یسوع مسیح کی خوشخبری کو کیسے دیں گے۔

اس لئے اگر آپنے کبھی اپنی کہانی نہیں سنائی اپنی کہانی کو بنانے کیلئے چند خیالات اور تجاویز درج ذیل ہیں۔

تبدلی:۔ اگر آپکو ایک مخصوص وقت، مقام یا واقع یاد ہو جب آپ نے یسوع مسیح کو اپنی زندگی میں قبول کیا تب شاید اس کے لئے صحیح لفظ تبد تبدیلی کا ہے۔اگر تبدیلی ہے تو ان سالات سے اپنی کہانی کو بنانے کی کوشش کریں:

☆ یسوع کو اپنی زندگی میں دعوت دینے سے پہلے آپ کی زندگی کیسی تھی؟

☆ کیا (واقعہ، گفتگو، وغیرہ) وجہ تھی کہ آپ نے یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا؟

☆ یسوع نے آپکی زندگی کو کیسے تبدیل کیا؟

سفر: اگر آپ کے ایمان کو سفر کی طرح پاتے ہیں تب شاید اس لئے درست لفظ روحانی سفر ہے۔ان سوالات سے کوش کریں:

☆ آپ کی زندگی میں کونسے ایسے واقعات ہیں جن میں خدا نے کام کیا ہے؟

☆ کونسے تجربات، حالات یا کونسے لوگ ہیں جو مسیح میں آپ کے ایمان کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہوئے؟

☆ یسوع کی بغیر آپ کی زندگی کسطرح مختلف ہوتی؟

☆ اپنی کہانی (گواہی) کے وسیلہ سے انجیل (خوشخبری کو بانٹنا):۔

ان سوالات کو اپنی کہانی میں ڈالنے کی کوشش کریں:

☆ تخلیق میں خدا کے مقصد کو آپ کیسے سمجھتے ہیں؟ (افیسوں ۱ :۵)

☆ آپ اپنی زندگی کے مقصد کو کیسے سمجھتے ہیں؟ (متی ۲۲ : ۲۷ ـ ۲۹)

☆ کیا آپ نے اپنی زندگی میں گناہ کا تجربہ کیا ہے؟ (یوحنا ۱۴ : ۱۵)

☆ اس گناہ کے نتائج کیا ہیں/تھے؟ (سیعیاہ ۵۹ : ۲)

☆ آپ یسوع مسیح پر کیسے ایمان لائے (حل)؟ (افسیوں ۲ :۸ ـ ۹)

☆ آپ کا خدا کے کیسے دوبارہ ملاپ ہوا (کیا نتائج تھے؟) (رومیوں ۵ : ۱۱)

☆ کلیسیا اور دوسرے لوگوں نے آپ کے لئے کیا کردار ادا کیا ہے؟ (1 کرنتھیوں ۱۲ : ۲۷)

اپنی گواہی کو ترتیب دینا:۔

☆ آپ کی گواہی کے کونسے عناصر کسی کیلئے باعث دلچسپی بن سکتے تھے؟

☆ پچھلے تمام سوالات میں آپ بائبل مُقدس کی کونسی آیات شامل کر سکتے تھے؟

☆ آپ کی گواہی کے لئے آپ کی زندگی کے کونسے تجربات مثالیں بن سکتی ہیں؟

☆ اس طرح گواہی کو لکھیں جیسے کہ آپ کسی کو سنا رہے ہوں۔

☆ اسے ۳-۵ کے دورانیے لئے لکھیں۔
اپنی گواہی لکھیں کہ آپ نے یسوع کو بطور نجات دھندہ کیسے قبول کیا۔
یاد رکھنے کی اچھی بات:۔ (یوحنا ۹ : ۲۵)
''ایک بات جانتا ہوں کہ میں اندھا تھا اب بینا ہوں''

شکر گزاری

شکر ادا کرنے اور دینے کا وقت:۔

زبور ۱۰۵ :۱-۲ پڑھیں۔
تفہیم بائبل مُقدس کے موقع:۔

☆ جو کچھ آپ کے پاس ہے کہاں سے آتا ہے؟
۔ زمین اور اسکی ساری معموری خداوند ہی کی ہے۔(زبور ۲۴:۱)
۲۔ خدا نے ہمیں کیا دے رکھا ہے؟
☆ ہمیشہ کی زندگی بخشش میں (یوحنا ۳ : ۱۶)
☆ کثرت کی زندگی (یوحنا ۱۰: ۱۰)
☆ آنے والی زندگی میں ہماری سوچ سے بڑھ کر (1 کرنتھیوں ۲:۹)
۳۔ مشکل حالات میں بھی آپ کیسے شکر گزار ہو سکتے ہیں؟
۔ خدُا بُرائی میں سے بھلائی پیدا کرنا جانتا ہے۔(پیدائش ۵۰ : ۲۰)
۔ ہمارے پاس بہت کچھ ہے جس کیلئے ہم شکر گزار ہو سکتے ہیں لیکن شکر گزاری کا دوسرا حصہ دینے کا حصہ ہے۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے:(۲ کرنتھیوں ۹ :۶-۷) لیکن بات یہ ہے کہ جو تھوڑا بوتا ہے وہ تھوڑا کاٹیگا اور جو بہت بوتا ہے وہ بہت کاٹیگا جس قدر ہر ایک نے اپنے دل میں ٹھہرایا ہے اسی قدر دے نہ دریغ کر کے اور نہ ہی لاچاری سے کیونکہ خدا خوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے۔

آپ اپنی صلاحیتوں، اپنے وقت اور اپنے پیسے کو دینے کی کیسے مشق کر سکتے ہیں؟
ایک نئے طریقے سے میں اپنی صلاحیتوں کو دوسروں کی مدد کیلئے استعمال کر سکتا/ سکتی ہوں۔

☆ اپنے معاشرے میں: بچوں کے ہسپتال میں پڑھ کر

☆ اپنے معاشرے سے باہر: محدود مدکیلئے خاندانی مشن دورے پر جا کر۔

ایک نئے طریقے سے میں اپنے وقت کا استعمال کرسکتا ہوں۔

☆ اپنے معاشرے میں: اردگرد کے ماحول کو صاف کرنے کا انتظام کرکے

☆ اپنے معاشرے سے باہر: قلمی دوستی کے ذریعے۔

ایک نئے طریقے سے میں اپنے پیسے کا استعمال کرسکتا/سکتی ہوں۔

اپنے معاشرے سے باہر: کسی مشینری کی خدمت کرکے

یادرکھنے کی اچھی بات (زبور۱۰۵ ۔۲)"اس کے تمام عجائب کا چرچا کرو"

(کرسمس بڑا دن)

لوقا ۲ :۱ ۔ ۷ پڑھیں۔

تفہیمِ بائبل مُقدس کے مواقع:۔

☆ کرسمس کا آغاز کب ہوا؟

ابتدامیں (پیدائش۱ : ۲۶)

۲۔ آدم اور حوا کیلئے خدا کی طرف سے آزمائش تھی وہ آزمائش کیا تھی؟

فرمانبرداری۔(پیدائش۱ : ۱۷)

۳۔ آدم کی نافرمانی کے سبب کیا ہوا تھا؟

۔ گناہ دنیا میں آ گیا اور انسان خدا سے جدا ہوگئے۔(رومیوں ۵ : ۱۲)

۴۔ اس کیلئے خدا نے کیا کیا؟

اس نے ہمیں گناہ سے چھڑانے اور خدا سے جدائی کو ختم کرنے کے لئے راہ تیار کردیا(یوحنا۳:۱۶)

یسوع خدُا کو ابا کہہ کر پکارتا ہے ۔یسوع ہمیں یاد دلاتا ہے کہ خدا کی مرضی ہے کہ ہم اس سے حقیقی شخصی تعلق قائم کریں جسطرح ایک شفیق باپ اپنے بیٹے یا بیٹی سے چاہتا ہے۔جب ہم گناہ کرتے ہیں ہم خدا کے خلاف بغاوت کرتے ہیں کیونکہ ہم انسان ہیں صرف کوئی ایک شخص ہی اس گناہ کا کفارہ ہوسکتا تھا چونکہ بغاوت لامحدود خدا کے خلاف تھی اس لیے صرف خدا خود ہی اس کا عوضانہ ادا کرسکتا تھا۔یسوع جو سو فیصد انسان تھا اس نے کامل زندگی گزاری۔یسوع جو سو فیصد خدا تھا اس میں صلاحیت تھی کہ وہ تمام گناہوں کو اٹھالے اور مٹاڈالے۔

جب یسوع مُوا اس نے ہماری تمام خطاؤں کو اپنے اوپر اٹھا لیا۔ انہیں خطاؤں کے باعث ہم خدا سے جدا تھے۔لیکن جس لمحے آپ اُسے اپنی زندگی میں آنے کی دعوت دیتے ہیں آپ اُس سے جدا نہیں رہتے۔

یسوع خدُا تک رسائی کا راستہ ہے جس کا وعدہ مدتوں پہلے ہوا تھا۔

اس کہانی میں اور بہت کچھ ہے۔لیکن شاید اب اس بڑے دن کے موقع پر خاص طور پر جب تحائف کا تبادلہ ہو۔آپ کو اس عظیم تحفے کی یاد آئے جو کبھی دیا گیا تھا۔ جو خدا نے ہم سب کو مسیح کی صورت میں دیا۔اسی کی وجہ سے ہم بڑا دن مناتے ہیں۔

<u>**یاد رکھنے کی اچھی بات:۔**</u> (۲ کرنتھیوں ۵:۲۱)

"جو گناہ سے واقف نہ تھا۔اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں"

ایسٹر (قیامت المسیح)

یوحنا ۳ : ۱۶ پڑھیں۔

<u>**پس منظر:۔**</u> آخری فسح کی رات۔یسوع نے روٹی توڑی اور اپنے شاگردوں کو دی اور پیالہ لیا۔شکرُ کر کے انہیں دیا اس کے بعد وہ زیتون کے پہاڑ پر چلے گئے۔

<u>**تفہیم بائبل مُقدس کے مواقع:۔**</u>

۱۔ یسوع نے گتسمنی باغ میں خدا سے تین مرتبہ کیا کہا؟

۔ صلیب تک نہ جائے اور خدُا سے جدُا نہ ہو۔(متی ۲۶ : ۳۹)

۲۔ یسوع کی گرفتاری کے بعد،رُومی سپاہیوں نے محل میں یسوع سے کیا کیا؟

☆ اُسے باندھا ☆اُس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا۔

☆ اُس کا مذاق اڑایا ☆اُس پر تھوکا ☆اسے مارا۔(متی ۲۷ : ۲۷۔۳۱)

۳۔ جب یسوع کو مصلوب کیا گیا لوگوں نے اسے کیا کہا؟

☆ بے عزتی کی اور بُرا بھلا کہا۔

☆ اگر توُ خدا کا بیٹا ہے تو اپنے آپ کو بچا۔

☆ صلیب سے نیچے اُتر آ اور ہم تجھ پر ایمان لائیں گے۔

☆ اگر خدا چاہتا ہے تو تجھے بچالے۔ (متی ۲۷ : ۳۸۔۴۴)

۴۔ یسوع کا ردعمل کیا تھا؟

۔ باپ اِن کو معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔ (لوقا ۲۳ : ۳۴)

روایتاً یروشلیم کی ہیکل میں روزانہ کی قربانی سہ پہر تین بجے ہوتی تھی۔اس میں فسح کا دن بھی شامل تھا۔اس وقت کاہن ہیکل میں اونچے مقام پر کھڑا ہوتا اور نرسنگا پھونکتا جو اس بات کی نشانی تھی کہ برہ کی قربانی کی جانے والی تھی۔جب یسوع صلیب پر تھا اس وقت اس نے شہر کے گرداگرد اس نرسنگے کی آواز سُنی۔یسوع نے پہچان لیا تھا کہ اس کی قربانی کا وقت آ پہنچا تھا۔جیسے ہی کاہن نے فسح کا برہ ذبح کیا یسوع نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا تمام ہوا (یوحنا ۱۹ : ۳۰) اسی لمحے فسح کا برہ اور خدا کا پرتو یسوع ۔ہماری فسح کا برہ تین بجے سہ پہر مُوا۔

تمام ہوا، اور یہ تمام ہوا، کوئی ایسی چیز نہیں جو آپ خدا کی نجات میں اضافہ کر سکیں۔یہ آپ کے لئے خدا کی بخشش ہے۔یسوع خدا کا برہ ہے جو آپ کے گناہ اور دنیا کے گناہ اٹھا لئے جاتا ہے کیا آپ نے خدا کے بیٹے سے کہا ہے کہ وہ آپ کے بُرے اعمال اور رویوں سے آپکو معاف کرے؟ کیا آپ نے یسوع کو اپنی زندگی میں نجات دہندہ کے طور پر قبول کر لیا ہے؟

<u>یاد رکھنے کی اچھی بات:۔</u> (یوحنا ۳ : ۱۶)

کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشہ یا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

سبق نمبر۲۴:۔ شہادت کا سیلاب

ا۔ زمین پر سیلاب کا پانی کہاں سے آیا؟

☆ سمندر کے سوتے جو سیلاب کے پانیوں کا بڑا ذریعہ ہیں پُھوٹ پڑے۔ (پیدائش ۷ : ۱۱)

☆ چالیس دن اور چالیس رات تک آسمان کی کھڑکیاں کھولی رہیں۔ (پیدائش ۷ : ۱۱)

۲۔ بائبل مُقدس میں بیان کی گئی آسمان کی کھڑکیوں سے کیا مراد ہے؟

۔ فضا میں موجود پانی کے بخارات کا ایک کمبل (پیدائش ۱: ۶۔۸)

تخلیق کے دوسرے دن (پیدائش ۱ : ۶۔۸) خدا نے زمین پر کے اور فضا کے اوپر کے پانیوں کو جدا کیا اس کا مطلب ہے کہ فضا کے اوپر بھی پانی تھے جو آج پانی کے بخارات کے کمبل کے طور پر موجود ہیں۔

درج ذیل سائنسی شہادت تصدیق کرتی ہے کہ یہ پانی کے بخارات کا کمبل موجود تھا۔

☆ انٹارکٹکا میں کوئلے کی تہ میں موجود پودے جو کبھی گرم حالات میں اُگے تھے۔

☆ سیلاب سے پہلے متعدل آب وہوا کی وجہ سے بڑی ہوائیں نہیں چلتیں۔

☆ نقصان دہ شعاعوں کی عکاسی باعث بزرگوں کے درمیان عمر کے طویل فاصلے (پیدائش ۵)

☆ حفاظت کی کمی کے باعث بخارات کے کمبل کے سکڑنے کے بعد زندگی کی طوالت میں کمی۔

۳۔ سیلاب کے وقوع پذیر ہونے کی شہادت کیا ہے؟

☆ حالیہ سمندر (ایوب ۳۸ : ۸۔۱۱)

☆ واقعات کا سلسلہ (زبور ۱۰۴ : ۶۔۹)

☆ زمین کی تقریباً ۷۰ (ستر) فی صد ابھی بھی پانی سے ڈھکی ہوئی ہے۔

☆ پہاڑی سلسلوں پر مشتمل براعظم وجود میں آئے۔

☆ بحروں کے نشیبی حصے پُر ہوگئے۔

☆ تیزی سے گھٹتے ہوئے پانی کے باعث ارضی مناظر سے جن کے خدوخال آج بھی موجود ہیں جیسے کہ عظیم درہ۔

عبرانی (پرانا عہدنامہ) اور یونانی (نئے عہدنامہ) دونوں میں جو الفاظ سیلاب کے لئے استعمال ہوئے ہیں وہ عام الفاظ سے قدرے مختلف ہیں۔ وہ طغیانی کو بیان کرتے ہیں۔

بائبلی مُقدس خاص طور پر سکھاتی ہے کہ نوح کے طوفان نے ساری اراضی کو ڈھانپ لیا تھا اور تمام سانس لینے والے جانور اور تمام انسان مر گئے تھے سوائے وہ جانیں جو کشتی میں تھیں۔ کیا بائبل مُقدس سیلاب کی اراضی نوعیت کے متعلق واضح ہے۔؟ یا اگر یہ حقیقتاً مقامی سیلاب تھا کیا بائبل مُقدس اس حد سے زیادہ غلط رہنمائی کرسکتی تھی؟

<u>یادرکھنے کی اچھی بات:۔</u> (پیدائش ۷ : ۱۱۔۲۱)

نوح کی عمر کا چھ سواں سال تھا کہ اس کے دوسرے مہینے کی ٹھیک سترھویں تاریخ کو بڑے سمندر کے سب سوتے پُھوٹ نکلے اور آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں اور چالیس دن اور چالیس رات زمین پر بارش ہوتی رہی۔

سبق نمبر۲۵۔ آپ کے چچا بندر نہ تھے۔

۱۔ اگر ہم بندر کی اعلیٰ شکل نہیں ہیں جیسا کہ سائنسی حقائق بتاتے ہیں کہ ہم ہیں، اس ارتقائی نظریے کو غلط ثابت کرنے کے لئے ہم کیا شہادت پیش کرسکتے ہیں؟

۔ یکسانیت کا پایا جانا اس بات کی شہادت نہیں کہ ہمارے آباؤاجداد ایک ہی تھی (ارتقائی کے مطابق) لیکن اس کے بجائے اس بات کی دلیل ہے کہ ہمارا خالق ایک ہی ہے۔

۲۔ اگر تمام جاندار ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوں تو آپ کیا خیال کریں گے؟

۔ ہوسکتا ہے کہ آپ سوچیں کہ خالق بہت سے تھے۔ مخلوق میں یکسانیت اور اتحاد کا پایا جانا ایک سچے خدا کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے جس نے تمام کائنات کو خلق کیا (رومیوں ۱ : ۲۰)

۳۔ بعض حیاتیاتی کیمیائی عوامل کا تمام جانداروں بشمول انسان میں مشترک ہونے کی کوئی سا یک وجہ بیان کریں۔

۔ حیاتیاتی کیمیائی یکسانیت ہمارے لئے ضروری ہے تا کہ ہم زندہ رہنے کے لئے خوراک کا استعمال کرسکیں۔

۴۔ تمام جانوروں میں سے چمز (بندر کی قسم) زیادہ تر انسان سے ملتے ہیں۔ چمز کے DNA اور انسان کے DNA کے متعلق آپ کی توقع کیا ہے؟

۔ وہ یکساں ہوں گے۔

۵۔ کیا چمز اور انسان کے DNA کی 96 فی صد یکسانیت کی حقیقت یہ ثابت کرتی ہے کہ انسان چمز کے آباؤ اجداد سے ہے۔

۔ نہیں انسانی خلیے کے DNA میں معلومات کے برابر کی مقدار انسائیکلو ہیڈیا کے سائز کی ہزار کتابوں کی معلومات کے برابر ہے۔ حتیٰ کہ 96 فی صد یکسانیت کے باجود 4 فی صد فرق ابھی بھی ہے۔ جس کی مقدار انسائیکلو پیڈیا کے سائز کی ہے 40 کتابوں یا (12,000,000) ایک کروڑ بیس لاکھ الفاظ ہیں۔

فوری تبدیلیوں کے لئے یہ فاصلہ ناممکن بڑی رکاوٹ ہے انسان چمز کے آباؤ اجداد سے نہیں ہوسکتا۔

۴۔ درج ذیل جملوں کے موازنہ سے کیسے وضاحت ہوسکتی ہے کہ چمز کے DNA اور انسانی DNA میں یکسانیت کیوں ثابت نہیں کرتی کہ انسان چمز کی بدلی ہوئی شکل ہے۔

☆ بہت سے لوگ ہیں جو بائبل سٹڈی پر جانا اور خدا کا کلا سیکھنا پسند کرتے ہیں۔

☆ وہ لوگ جو بائبل سٹڈی پر جانا اور خدا کا کلام سیکھنا پسند کرتے ہیں زیادہ نہیں۔

۔ یہ جملے ساخت میں ستانوے فی صد یکساں ہیں لیکن ان کے معنی بالکل مختلف ہیں۔ اس طرح DNA ساخت میں یکساں ہوسکتے ہیں افعال میں بالکل مختلف ہیں۔

<u>یادرکھنے کی اچھی بات:۔</u> (رومیوں ۱ : ۲۰)

کیونکہ اس کی اندیکھی صفتیں یعنی اس کی ازلی قُدرت اور الوُہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعہ سے معلوم ہوکر صاف نظر آتی ہیں یہاں تک کہ ان کو عُذر باقی نہیں۔

The End